

لَهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُوَ لَا يَسْتَوُونَ  
مُقَرَّبِينَ مِّنْ رَّبِّهِمْ (اور فرشتے ہیں) وہ رات میں  
اس کی تسبیح کرتے رہتے ہیں ذرا بھی نہیں  
اگتاتے۔

(۵۷) یاہارا آپنار ربرے نیکٹبترتی (اثران نیکٹپراپٹ فیرشاتا)  
تاهارا دیرا-راتر تاسیر پڈیتے تاکے ; اکٹو کلاست ہیر نا  
(سورا ہا-میر سجدہ رکوع ۵)

(۵۹) وَالْمَلَائِكَةُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ  
رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِمَن فِي الْأَرْضِ  
(سورہ شوریٰ رکوع ۱)  
اور فرشتے اپنے رب کی تسبیح و تحمید کرتے  
ہستے ہیں اور ان لوگوں کے لئے جو زمین  
میں رہتے ہیں ان کے لئے استغفار  
کرتے رہتے ہیں۔

(۵۸) ابر فیرشاتاگن آپن ربرے تاسیر و پرشاسا کریتے  
تاکے ارر جمینے یاہارا آحے تاهادر جنر گوناہمافریہ دویا  
کریتے تاکے۔ (سورا شورا، رکوع ۱)

(۶۰) وَقُولُوا سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ  
لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقَرَّبِينَ وَإِنَّا  
إِلَىٰ رَبِّنَا لَنُنْقَلِبُونَ (س زفرن ۱)  
اور تم سوار یوں پر بیٹھ جانے کے بعد  
اپنے رب کی یاد کیا کرو اور کہو پاک ہے  
وہ ذات جس نے ان سوار یوں کو ہمارے  
تابع کیا اور ہم تو ایسے نہ تھے کہ ان کو تابع کر سکتے اور بے شک ہم کو اپنے رب کی طرف  
لوٹ کر جانا ہے۔

(۶۰) (ارر تومرا سویاریں افر برسیبار پر آپن ربرکے سمرن  
کر) ارر بل، پبرتر اے یات، یرن اے سویاریں لیکے آمادرے بارث  
کریرا دیراھن، اتر آامرا تو امان ہیرام نا یر، اے لیکے بارث  
کریتے پارر۔ نیر سندہ اے آمادیرکے آپن ربرے دیکے فیریرا یاہیتے  
ہیرے۔ (سورا یخرکف، رکوع ۱)

(۶۱) سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ  
رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُونَ (س زفرن ۲)  
آسمانوں اور زمین کا پروردگار جو مالک ہے  
عرش کا بھی پاک ہے ان چیزوں سے جن  
کو یر بیان کرتے ہیں۔

(۶۱) سمرست آاسمان و جمینے پروراریرار یرن اررشر و  
مالیک، ترن تاهادرے برترت سب جینس ہیرتے پبرتر۔ (یخرکف، رکوع ۹)

(۶۲) وَلَسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَاقْبِلْ مِنِّي  
اور تسبیح کرتے رہو اس کی صبح کے وقت  
اور شام کے وقت۔

(۶۲) ارر تارار تاسیر پڈیتے تاک سقال-سکلا۔ (فاتھ، رکوع ۱)

(۶۳) فَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ  
سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ  
الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ وَمِنَ  
اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَإِدْبَارَ النُّجُودِ  
(سورہ ق رکوع ۳)  
پس ان لوگوں کی زاماسب باتوں پر راجو  
کچھ وہ کہیں صبر کیجئے اور اپنے رب کی تسبیح  
و تحمید کرتے رہیے آفتاب نکلنے سے پہلے  
اور آفتاب کے غروب کے بعد اور رات میں  
بھی اس کی تسبیح و تحمید کیجئے اور (فرض نمازوں  
کے بعد بھی تسبیح و تحمید کیجئے۔

(۶۳) ات ابر آپنر تاهادرے (اشوہنیر) کثار افر ہبر  
کررر ارر سورودیرے پرے و سوراستر پر تارار تاسیر و پرشاسا  
کریتے تاکون۔ ارر راتر و تارار تاسیر و پرشاسا کررر ابر  
(فرج) نامایرے پر و تاسیر و پرشاسا کررر۔ (سورا کاف، رکوع ۳)

(۶۴) سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ  
اللہ کی ذات پاک ہے ان چیزوں سے جن  
کو وہ شریک کرتے ہیں۔  
(سورہ طور رکوع ۲)

(۶۴) آالارر یات اے سمرست جینس ہیرتے پبرتر یوولیکے ہیرا  
شریک کرے۔ (سورا تور، رکوع ۲)

(۶۵) وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِينَ  
تَقُومُ وَمِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ  
وَإِدْبَارَ النُّجُومِ (سورہ طور رکوع ۲)  
اور اپنے رب کی تسبیح و تحمید کیا کیجئے مجلس  
سے اسونے سے، اٹھنے کے بعد یعنی تہجد  
کے وقت اور رات کے وقت بھی اس  
کی تسبیح کیا کیجئے اور ستاروں کے (غروب ہونے کے بعد بھی۔

(۶۵) آپن ربرے تاسیر و پرشاسا کریتے تاکون (مجلرر اترار  
یوم ہیرتے) اٹیرار پر (اثران تاهاجررے سمر)۔ راتر و تارار  
تاسیر کریتے تاکون ابر تارکاسمور ڈوریرا یاویار پر و (تاسیر  
پڈون)۔ (سورا تور، رکوع ۲)

(۶۶-۶۷) فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ  
(سورۃ واقفہ رکوع ۲۰۲ و ۲۰۱)

پس اپنے اُس بڑی عظمت والے رب  
کے نام کی تسبیح کیجئے۔

(۶۷) (۶۸) ات‌آب آٲان م‌ان ر‌ب‌ر نام‌ر ت‌س‌ب‌ی‌ه ٲ‌ڑیت‌ه  
ث‌اک‌ون۔ (س‌را و‌ی‌اک‌ی‌ا، ر‌ک‌و : ۲ و ۳ : د‌ی‌ آ‌ی‌ا‌ی‌ا)

(۶۸) سَبِّحْ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَ  
الْأَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝  
(سورۃ حدید رکوع ۱)

اللہ جل شانہ کی تسبیح کرتے ہیں وہ سب  
کچھ جو آسمانوں میں ہیں اور زمین میں ہیں۔  
اور وہ زبردست ہے حکمت والا ہے۔

(۶۷) آ‌س‌م‌ان و آ‌م‌ی‌ن‌ه ی‌ا‌ه‌ا ک‌ی‌خ‌و آ‌ه‌ه س‌ب‌ی‌ه آ‌ل‌ل‌ا‌ه‌ ت‌ا‌ی‌ال‌ار  
ت‌س‌ب‌ی‌ه ک‌ریت‌ه ث‌اک‌ه۔ ت‌ین‌ی‌ آ‌ب‌ر‌د‌س‌ت‌ ه‌ک‌م‌ت‌و‌ی‌ال‌ا۔ (س‌را ه‌اد‌ی‌د، ر‌ک‌و : ۱)

(۶۹) سَبِّحْ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَ  
الْأَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝  
(سورۃ حشر رکوع ۱)

اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتی ہیں وہ سب چیزیں  
جو آسمانوں میں ہیں اور وہ سب چیزیں جو  
زمین میں ہیں اور وہ زبردست ہے حکمت  
والا ہے۔

(۶۹) ی‌ا‌ه‌ا ک‌ی‌خ‌و آ‌س‌م‌ان‌ه آ‌ه‌ه، آ‌ار ی‌ا‌ه‌ا ک‌ی‌خ‌و آ‌م‌ی‌ن‌ه آ‌ه‌ه س‌ب‌ی‌ه  
آ‌ل‌ل‌ا‌ه‌ ت‌ا‌ی‌ال‌ار ت‌س‌ب‌ی‌ه ک‌ریت‌ه ث‌اک‌ه۔ ت‌ین‌ی‌ آ‌ب‌ر‌د‌س‌ت‌ ه‌ک‌م‌ت‌و‌ی‌ال‌ا۔  
(س‌را ه‌اش‌ر، ر‌ک‌و : ۱)

(۷۰) سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝  
(سورۃ حشر رکوع ۲)

اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے اس چیز سے  
جس کو یہ شریک کرتے ہیں۔

(۷۰) ت‌ا‌ه‌ار‌ا ی‌ا‌ه‌اک‌ه ش‌ری‌ک‌ ک‌ر‌ه آ‌ل‌ل‌ا‌ه‌ ت‌ا‌ی‌ال‌ا ت‌ا‌ه‌ا ه‌ی‌ت‌ه ٲ‌ب‌ب‌ی‌ر۔  
(س‌را ه‌اش‌ر، ر‌ک‌و : ۳)

(۷۱) يَسْبِيحُ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَ  
الْأَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝  
(سورۃ حشر رکوع ۲)

اللہ تعالیٰ شانہ کی تسبیح کرتی رہتی ہیں وہ  
سب چیزیں جو آسمانوں اور زمین میں ہیں  
اور وہ زبردست ہے حکمت والا ہے۔

(۷۱) ی‌ا‌ه‌ا ک‌ی‌خ‌و آ‌س‌م‌ان‌ه و آ‌م‌ی‌ن‌ه آ‌ه‌ه، س‌ب‌ی‌ه آ‌ل‌ل‌ا‌ه‌ ت‌ا‌ی‌ال‌ار  
ت‌س‌ب‌ی‌ه ک‌ریت‌ه ث‌اک‌ه۔ ت‌ین‌ی‌ آ‌ب‌ر‌د‌س‌ت‌ ه‌ک‌م‌ت‌و‌ی‌ال‌ا۔ (س‌را ه‌اش‌ر، ر‌ک‌و : ۳)

(۷۲) سَبِّحْ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَ  
الْأَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝  
(سورۃ حشر رکوع ۲)

اللہ جل شانہ کی تسبیح کرتی ہیں وہ سب  
چیزیں جو آسمانوں میں ہیں اور زمین میں

(سورۃ صفت رکوع ۱)

ہیں اور وہ زبردست ہے حکمت والا ہے۔

(۹۲) ی‌ا‌ه‌ا ک‌ی‌خ‌و آ‌س‌م‌ان‌ه و آ‌م‌ی‌ن‌ه آ‌ه‌ه، س‌ب‌ی‌ه آ‌ل‌ل‌ا‌ه‌ ت‌ا‌ی‌ال‌ار  
ت‌س‌ب‌ی‌ه ک‌ریت‌ه ث‌اک‌ه۔ ت‌ین‌ی‌ آ‌ب‌ر‌د‌س‌ت‌ ه‌ک‌م‌ت‌و‌ی‌ال‌ا۔ (س‌را ص‌ف‌، ر‌ک‌و : ۱)

(۹۳) يَسْبِيحُ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَ  
مَا فِي الْأَرْضِ ۚ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ  
الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ (سورۃ جموع رکوع ۱)

اللہ جل شانہ کی تسبیح کرتی ہیں وہ سب  
چیزیں جو آسمانوں میں ہیں اور جو چیزیں زمین  
میں ہیں وہ بادشاہ ہے (سب عیبوں سے)  
پاک ہے زبردست ہے حکمت والا ہے۔

(۹۳) آ‌ل‌ل‌ا‌ه‌ ت‌ا‌ی‌ال‌ار ت‌س‌ب‌ی‌ه ک‌ریت‌ه ث‌اک‌ه س‌ب‌ی‌ه ی‌ا‌ه‌ا ک‌ی‌خ‌و  
آ‌س‌م‌ان‌ه و آ‌م‌ی‌ن‌ه آ‌ه‌ه۔ ت‌ین‌ی‌ ب‌اد‌ش‌ا‌ه‌، ی‌اب‌ت‌ی‌ی‌ د‌و‌ش‌-آ‌ر‌ٹ‌ی‌ ه‌ی‌ت‌ه  
ٲ‌اک‌، آ‌ب‌ر‌د‌س‌ت‌ ه‌ک‌م‌ت‌و‌ی‌ال‌ا۔ (س‌را آ‌م‌و‌آ‌، ر‌ک‌و : ۱)

(۹۴) يَسْبِيحُ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَ  
مَا فِي الْأَرْضِ ۚ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ  
وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝  
(سورۃ لقمان رکوع ۱)

اللہ جل شانہ کی تسبیح کرتی ہیں وہ سب  
چیزیں جو آسمانوں میں ہیں اور جو کچھ زمین  
میں ہیں اسی کے لئے ساری سلطنت  
ہے اور وہی تعریف کے قابل ہے اور وہ  
ہر شے پر قادر ہے۔

(۹۴) ی‌ا‌ه‌ا ک‌ی‌خ‌و آ‌س‌م‌ان‌ه و آ‌م‌ی‌ن‌ه آ‌ه‌ه، س‌ب‌ی‌ه آ‌ل‌ل‌ا‌ه‌ ت‌ا‌ی‌ال‌ار  
ت‌س‌ب‌ی‌ه ک‌ریت‌ه ث‌اک‌ه۔ ت‌ا‌ه‌ار‌ی‌ س‌م‌س‌ت‌ ر‌اک‌ض‌، ت‌ین‌ی‌ی‌ ٲ‌ر‌ش‌و‌س‌ار‌ ی‌و‌ا‌ی‌ آ‌ب‌و‌  
ت‌ین‌ی‌ س‌ب‌ آ‌ین‌ی‌س‌ر‌ و‌ٲ‌ر‌ ک‌م‌ت‌اب‌ان‌۔ (س‌را ت‌ا‌ا‌ب‌ون‌، ر‌ک‌و : ۱)

(۹۵-۹۶) قَالَ أَوْسَطُهُمْ أَلْعَاقِلُ  
لَكُمْ وَلَا تَسْبَحُونَ قَالُوا سُبْحَانَ  
بَنِي إِبْرَاهِيمَ ۝ (سورۃ قلم رکوع ۱)

ان میں سے جو افضل تھا وہ کہنے لگا کہ میں  
نے تم سے پہلے ہی کہا تھا اللہ کی تسبیح  
کیوں نہیں کرتے وہ لوگ کہنے لگے سبحان  
رتبنا (ہمارا رب پاک ہے) بیشک ہم خطاوار  
ہیں۔

(۹۵) (۹۶) ت‌ا‌ه‌اد‌ر‌ م‌ث‌ی‌ ی‌ه و‌س‌م‌ آ‌ی‌ل‌ س‌ه ب‌ل‌یت‌ه ل‌ا‌ا‌ی‌ل‌، آ‌ام‌ی‌  
ک‌ی‌ ت‌و‌ام‌اد‌ر‌ (آ‌ا‌ا‌ی‌) ب‌ل‌ی‌ ن‌ا‌ی‌ ی‌ه، ت‌و‌ام‌را آ‌ل‌ل‌ا‌ه‌ر‌ ت‌س‌ب‌ی‌ه ک‌ن‌ ک‌ر‌  
ن‌ا‌؟ آ‌ی‌ س‌م‌س‌ت‌ ل‌و‌اک‌ ب‌ل‌یت‌ه ل‌ا‌ا‌ی‌ل‌، آ‌ام‌اد‌ر‌ر‌ ر‌ب‌ ٲ‌ب‌ب‌ی‌ر ; ن‌ی‌: س‌ن‌د‌ه‌ه

آمرایہ گوناہگار۔ (سُورۃ کالام، رُکُوع ۱)

۴۴ قَسَبِحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ  
(سُورۃ الحاقۃ رُکُوع ۲)  
پس اپنے عظمت والے پروردگار کے نام  
کی تسبیح کرتے رہیے۔

۹۹ اتعاب آپن مہان پورواردیگارےر نامےر تسبیہ کریتے  
ٹاکون۔ (سُورۃ آل-ہاکہ، رُکُوع ۲)

۴۸ دَاذْكُرْ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً  
وَأَصِيلًا ۖ وَمِنَ اللَّيْلِ فَاسْجُدْ  
لَهُ وَسُبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيلًا ۝  
(سُورۃ دہر رُکُوع ۲)  
اپنے پروردگار کا صبح و شام نام لیا کیجئے  
اور رات کو بھی اس کے لئے سجدہ کیجئے اور  
رات کے بڑے حصے میں اس کی تسبیح  
کیا کیجئے۔

۹۷ سکاں-سکنا آپن پورواردیگارےر نام لہیتے ٹاکون،  
راٹرےو تاہار جننا سجدہ کرکون اےو راٹریر بڈ اٹشے تاہار تسبیہ  
کریتے ٹاکون۔ (سُورۃ داہر، رُکُوع ۲)

۴۹ سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى ۝  
(سُورۃ اعلیٰ رُکُوع ۱)  
آپ اپنے عالی شان پروردگار کے نام کی  
تسبیح کیجئے۔

۹۵ آپن مہان پورواردیگارےر نامےر تسبیہ پڈون۔  
(سُورۃ آلنا، رُکُوع ۱)

۸۰ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۖ  
إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا ۝ (سُورۃ نھر رُکُوع ۱)  
پس آپ اپنے رب کی تسبیح و تحمید کرتے  
رہیے اور اس سے مغفرت طلب کرتے  
رہیے بیشک وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے۔

۷۰ اتعاب آپن آپن رےر تسبیہ و প্রশংسا کریتے ٹاکون  
اےو تاہار نیکٹ ماگفےرات کامنا کریتے ٹاکون۔ نیشتر تین بڈ  
تووا کبولکاری۔ (سُورۃ ناہر، رُکُوع ۱)

فایزنا : اے ای آشیٹ آیاٹے آلاہ تاہالار تسبیہ اٹھاٹ تاہار  
پبیترا ورننا کرا با اٹا سہکار کراہر ہکوم کرا ہئیایہ اےو اٹا  
جننا اٹساہیت کرا ہئیایہ۔ اے ای ویشٹیکے ویشکجگتےر مالیک  
آلاہ تاہالا تاہار پاک کالامے اٹ گورٹسہکارے باربار ورننا  
کریایہن اٹا اے اتاتسٹ گورٹسہکارے اے ای ویاپارے کونرکپ دیا ٹاکیتے  
پارے نا۔ اے اٹسب آیاٹےر مٹھے انکے آیاٹےر تسبیہر سڈے تاہمید  
اٹھاٹ প্রশংسا، ہامد بیان کرا اےو تٹسڈے آل-ہامدوللناہ ہلار

ویشٹ و اٹٹٹٹ کرا ہئیایہ۔

اٹا آٹا آار و انکے آیاٹے آل-ہامدوللناہ ہلایتے اٹا  
وواہر اٹھاٹ آلاہر প্রশংسا ورننا کراہر ویشٹیکے ویشکجگتےر مالیک  
کرا ہئیایہ۔ سبٹاٹے گورٹسہکارے اے ای اے، آلاہ تاہالار پاک  
کالام گورٹ کرا ہئیایہ آل-ہامدوللناہ راہیل آلامین دیا۔  
اٹا اٹے بڈ فہیلٹ اے ای کالےمار آار ک اٹے پارے !

۱ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝  
(سُورۃ فاتحہ رُکُوع ۱)  
سب تعریفیں اللہ کو لاتی ہیں جو تمام  
جہانوں کا پروردگار ہے۔

۷ سمست প্রশংسا آلاہر جننا تانما آاٹانےر  
پورواردیگار۔ (سُورۃ فاٹتہ، رُکُوع ۱)

۲ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ  
وَالْأَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمَاتِ وَالنُّورَ ۖ  
ثُمَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُونَ ۝  
(سُورۃ النعام رُکُوع ۱)  
تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے  
آسمانوں کو اور زمین کو پیدا فرمایا اور اندھیرے  
کو اور نور کو بنایا پھر بھی کافر لوگ (دور ٹلے)  
اپنے رب کے برابر کرتے ہیں۔

۷ سمست প্রশংسا اکماٹ آلاہر اے جننا آاسمان و آامین  
پیدا کریایہن اےو انککار و نور پیدا کریایہن۔ تب و  
کافےررا (انٹکے) آپن رےر سمکٹ ساہٹسٹ کرے۔ (آانآام، رُکُوع ۱)

۳ قَطُّعْ دَائِرَ الْقَوْمِ الَّذِينَ  
ظَلَمُوا ۖ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝  
(سُورۃ النعام رُکُوع ۱)  
پھر ہماری گرفت سے، ظالم لوگوں کی  
بڑکٹ گئی اور تمام تعریفیں اللہ ہی کے  
لئے ہے (اٹس کا شکر ہے) جو تمام جہانوں  
کا پروردگار ہے۔

۷ اتےر (آمار پاکٹا وےر کارٹے) آالےمڈےر مٹل کاتیا  
گے۔ سمست প্রশংسا آلاہر اے جننا (تاہار شاکر) اے ای تانما  
آاٹانےر پورواردیگار۔ (سُورۃ آانآام، رُکُوع ۱)

۴ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدَانَا  
لِهَذَا ۖ وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا اَنْ  
هَدَانَا اللّٰهُ ۖ (سُورۃ اعراف رُکُوع ۱)  
اور جنت میں پہنچنے کے بعد وہ لوگ  
کہنے لگے تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہے  
جس نے ہم کو اس مقام تک پہنچا دیا اور ہم  
کبھی بھی یہاں تک نہ پہنچتے اگر اللہ ہمارے لئے نہ ہوتا۔

৪ এবং (জান্নাতে পৌঁছবার পর) ঐ সমস্ত লোক বলিতে লাগিল, সমস্ত প্রশংসা আল্লাহরই জন্য যিনি আমাদেরকে এই স্থান পর্যন্ত পৌঁছাইয়া দিয়াছেন। আমরা এখানে কখনও পৌঁছিতে পারিতাম না যদি আল্লাহ জান্না শানুহ আমাদেরকে না পৌঁছাইতেন। (সূরা আরাফ, রুকু : ৫)

(۵) الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ  
 الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ  
 فِي التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ (سورہ اعراف، ۷)

جو لوگ ایسے رسولِ نبی اُمّی کا اتباع کرتے  
 ہیں جن کو وہ لوگ اپنے پاس تورات اور انجیل  
 میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔

৫) যাহারা এইরূপ নিরঙ্কর নবী ও রাসূলের অনুসরণ করে যাহাকে তাহারা নিজেদের নিকট বিদ্যমান তৌরাত ও ইঞ্জীলে লিখিত পায়।  
(সূরা আ'রাফ, রুকুঃ ১৯)

ফায়দা : তৌরাত কিতাবে হুযূর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লামের যে সমস্ত গুণাবলী বর্ণনা করা হইয়াছে তন্মধ্যে ইহাও উল্লেখ করা হইয়াছে যে, তাঁহার উম্মত বেশী বেশী আল্লাহর প্রশংসা করিবে। ‘দুররে মানছুর’ কিতাবে এ সম্পর্কিত কতিপয় রেওয়াযাত বর্ণিত হইয়াছে।

(۶) اَلْاٰمِنُوْنَ اَلْعَابِدُوْنَ اَلْحَامِدُوْنَ  
 السَّائِحُوْنَ الزَّاكِرُوْنَ السَّاجِدُوْنَ  
 الْاٰمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهِيُوْنَ عَنِ  
 الْمُنْكَرِ وَالْحَافِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ وَكَثِيْرٌ  
 الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ (سورہ توبہ رکوع ۱۳)  
 ہیں، یا اللہ کی رضا کے لئے سفر کرنے والے ہیں، رکوع اور سجدہ کرنے والے ہیں (یعنی  
 نمازی ہیں) نیک باتوں کا حکم کرنے والے ہیں اور بُری باتوں سے روکنے والے ہیں  
 (تبلیغ کرنے والے ہیں)، اور اللہ کی حدود کی (یعنی احکام کی) حفاظت کرنے والے  
 ہیں (ایسے مومنوں کو آپ خوشخبری سنا دیجئے۔

৬) (যে সকল মুজাহিদের জান আল্লাহ তায়াল্লা জান্নাতের বিনিময়ে খরিদ করিয়া নিয়াছেন, তাহাদের গুণাবলী হইল) তাহারা গোনাহ হইতে তওবাকারী, আল্লাহর এবাদতকারী, আল্লাহর প্রশংসাকারী, রোযা পালনকারী (অথবা, আল্লাহর সন্তুষ্টির উদ্দেশ্যে ভ্রমণকারী) রুকু-সেজদাকারী (অর্থাৎ তাহারা নামাযী), নেক কাজে আদেশকারী, মন্দ কাজে নিষেধকারী (অর্থাৎ তাহারা তবলীগ করে) আল্লাহ তায়াল্লার সীমা

(ভুকুম-আহকামের) হেফাজতকারী ; (এইরূপ) মোমিনদেরকে আপনি খোশখবর শুনাইয়া দিন। (সূরা তওবা, রুকু : ১৪)

اور آخری پکار اُن کی یہی ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ  
رَبِّ الْعَالَمِیْنَ (تمام تعریف اللہ ہی کے  
لئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے،  
(سورہ یونس کو ۱۰)

(৭) তাহাদের সর্বশেষ কথা হইল, আল-হামদুলিল্লাহি রাব্বিল আলামীন। (সমস্ত প্রশংসা আল্লাহ তায়ালার যিনি সমগ্র জগতের প্রতিপালক।) (সূরা ইউনুস, রুকু : ১)

(۸) الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي ذَهَبَ لِي  
 عَلَى الْكَبِيرِ إِسْمَاعِيلَ وَرَاسِخًا  
 (سورہ ابراہیم رکوع ۶)

تمام تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جس نے  
 بڑھاپے میں مجھ کو (دھیٹے) اسماعیل و راسخ  
 (علی نبینا وعلیہما الصلوٰۃ والسلام) عطا فرمائے۔

(৮) সমস্ত প্রশংসা আল্লাহর জন্যই, যিনি বৃদ্ধ বয়সে আমাকে (দুইটি পুত্র সন্তান) ইসমাইল ও ইসহাক দান করিয়াছেন। (সূরা ইবরাহীম, রুকুঃ ৬)

(۹) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ بِکُلِّ کَثْرَتِہٖ  
 لَا یَعْلَمُوْنَ (سورہ نحل رکوع ۱۰)  
 تمام تعریف اللہ ہی کے لئے ہے (بھر بھی)  
 وہ لوگ اس طرف مُتَوَجِّہ نہیں ہوتے بلکہ اکثر  
 ان میں سے نا سمجھ ہیں۔

৯ সমস্ত প্রশংসা আল্লাহর জন্যই, (তথাপি তাহারা এইদিকে মনোযোগী হয় না।) বরং তাহাদের অধিকাংশই নির্বোধ। (নাহুল, রুকুঃ ১০)

۱۰) یَوْمَ يَدْعُوکُمْ فَتَسْجُدُونَ  
بِحَمْدِهِ وَتَقْنُونَ اِنْ لَبِثْتُمْ اِلَّا  
قَلِيلًا (سورہ بنی اسرائیل رکوع ۵)

جس دن (صُور پھینکے گا اور تم کو زندہ کر کے  
پکارا جائے گا تو تم مجبوراً اس کی حمد (وشنا)  
کرتے ہوئے حکم کی تعمیل کرو گے اور ان  
حالات کو دیکھ کر گمان کرو گے (کہ تم دنیا میں اور قبر میں) بہت ہی کم مدت ٹھہرے تھے۔

(১০) যেদিন শিঙ্গায় ফুক দেওয়া হইবে এবং তোমাদেরকে জিন্দা করিয়া ডাক দেওয়া হইবে, সেইদিন তোমরা বাধ্য হইয়া তাহার প্রশংসা করতঃ আদেশ পালন করিবে। আর (এইসব অবস্থা দেখিয়া) তোমরা ধারণা করিবে যে, খুব কম সময়ই তোমরা (দুনিয়াতে এবং কবরে) অবস্থান করিয়াছিলে। (সূরা বনী ইসরাঈল, রুকু : ৫)

اور آپ (علیٰ الاعلان) کہہ دیجئے کہ تمام  
تعریف اسی اللہ کے لئے ہے جو نہ اولاد  
رکھتا ہے اور نہ اس کا کوئی سلطنت میں  
شریک ہے اور نہ کمزوری کی وجہ سے اس  
کا کوئی مددگار ہے اور اس کی خوب بیکشیر  
(بڑائی بیان) کیا کیجئے۔

(۱۱) آپ (علیٰ الاعلان) کہہ دیجئے کہ تمام  
تعریف اسی اللہ کے لئے ہے جو نہ اولاد  
رکھتا ہے اور نہ اس کا کوئی سلطنت میں  
شریک ہے اور نہ کمزوری کی وجہ سے اس  
کا کوئی مددگار ہے اور اس کی خوب بیکشیر  
(بڑائی بیان) کیا کیجئے۔

تمام تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس  
نے اپنے بندہ (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پر  
کتاب نازل فرمائی اور اس کتاب میں  
کسی قسم کی ذرا سی بھی گنجی نہیں رکھی۔

(۱۲) تمام تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس  
نے اپنے بندہ (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پر  
کتاب نازل فرمائی اور اس کتاب میں  
کسی قسم کی ذرا سی بھی گنجی نہیں رکھی۔

حضرت نوح علیہ السلام کو خطاب ہے کہ  
جب تم کشتی میں بیٹھ جاؤ تو کہنا کہ تمام  
تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے  
ہمیں ظالموں سے نجات دی۔

(۱۳) ہضرت نوح علیہ السلام کو خطاب ہے کہ  
جب تم کشتی میں بیٹھ جاؤ تو کہنا کہ تمام  
تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے  
ہمیں ظالموں سے نجات دی۔

اور حضرت سلیمان اور حضرت داؤد نے  
کہا تمام تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس  
نے ہم کو اپنے بہت سے ایمان والے  
بندوں پر فضیلت دی۔

(۱۴) اور (حضرت سلیمان اور حضرت داؤد (آء)) বলیلن،  
سمسٹ ٲرشنسا اے آاللہاھر جنہ یین ائنهک مومین بانءار اٲر  
آاماءءرکے مرہااا اان کریرااھن۔ (سؤرا نامل، رکؤ ۲)

آپ (مُطَبَّر کے طور پر) کہیے تمام تعریفیں  
اللہ ہی کے لئے ہیں اور اس کے  
بندوں پر سلام ہو جن کو اس نے منتخب  
فرمایا۔

(۱۵) آپ (مُطَبَّر کے طور پر) کہیے تمام تعریفیں  
اللہ ہی کے لئے ہیں اور اس کے  
بندوں پر سلام ہو جن کو اس نے منتخب  
فرمایا۔

اور آپ کہہ دیجئے کہ سب تعریفیں  
اللہ ہی کے واسطے ہیں وہ عنقریب تم  
کو اپنی نشانیاں دکھاوے گا پس تم  
اس کو پہچان لو گے۔

(۱۶) اور آپ کہہ دیجئے کہ سب تعریفیں  
اللہ ہی کے واسطے ہیں وہ عنقریب تم  
کو اپنی نشانیاں دکھاوے گا پس تم  
اس کو پہچان لو گے۔

حمد و ثناء کے لائق دنیا اور آخرت میں  
وہی ہے اور حکومت بھی اسی کے لئے  
ہے اور اسی کی طرف لوٹاتے جاؤ گے۔

(۱۷) دنیا و آخرت میں  
وہی ہے اور حکومت بھی اسی کے لئے  
ہے اور اسی کی طرف لوٹاتے جاؤ گے۔

(۱۸) قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ طِبْلًا كَثْرَتُهُ  
 لَا يَعْقِلُونَ ۝ (سورہ عنکبوت رکوع ۶)  
 آپ کیسے تمام تعریف اللہ ہی کے واسطے  
 ہے (یہ لوگ مانتے نہیں) بلکہ اکثر ان میں  
 سمجھتے بھی نہیں۔

(১৮) আপনি বলুন, সমস্ত প্রশংসা একমাত্র আল্লাহরই জন্য (ইহারা মানে না) বরং ইহাদের অধিকাংশ বুঝেও না। (সূরা আনকাবুত, রুকুঃ ২)

اور جو شخص کفر کرے (ناشکری کرے) تو اللہ تعالیٰ تو بے نیاز ہے تمام خوبیوں والا ہے۔

(১৯) আর যে ব্যক্তি কুফরী (অর্থাৎ নাশোকরী) করে, তবে আল্লাহ তায়ালা বে-নিয়ায এবং প্রশংসনীয়। (সূরা লোকমান, রুকুঃ ২)

آپ کہہ دیجئے تمام تعریف اللہ کے لئے ہے (یہ لوگ مانتے نہیں) بلکہ اکثر ان میں سے جاہل ہیں۔

২০) আপনি বলিয়া দিন, সমস্ত প্রশংসা আল্লাহর জন্য। (ইহারা মানে না) বরং ইহাদের অধিকাংশ মূর্থ। (সূরা লোকমান, রুকুঃ ৩)

(۲۱) إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ  
(سورہ لقمن رکوع ۳)

بے شک اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے تمام  
غنیوں والا ہے۔

(২১) নিশ্চয় আল্লাহ তায়ালা বে-নিয়ায, সমস্ত প্রশংসার অধিকারী।  
(সূরা লোকমান, রুকু ৫ ৩)

۲۳) الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي الْاٰخِرَةِ ۝ (سورۃ سباعۃ)

تمام تعریف اسی اللہ کے لئے ہے جس کی ملک ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اسی کی حمد (وشنا) ہو گی آخرت میں (کسی دوسرے کی پوجھ نہیں)

(২২) সমস্ত প্রশংসা ঐ আল্লাহর জন্য, যিনি আসমান-জমীনে যাহা কিছু আছে সবকিছুর মালিক। আখেরাতে প্রশংসা একমাত্র তাহারই জন্য হইবে (অন্য কাহারো জন্য নয়)। (সূরা সাবা, রুকুঃ ১)

۳۳ ﴿الْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَ  
الْاَرْضِ﴾ (سورہ فاطر، کوع، ۱)

تمام تعریف اللہ کے لئے ہے جو آسمانوں  
کا پیدا کرنے والا ہے اور زمین کا۔

(২৩) সমস্ত প্রশংসা আল্লাহর জন্য, যিনি আসমানসমূহ পয়দা করিয়াছেন এবং জমীন পয়দা করিয়াছেন। (সূরা ফাতির, রুকুঃ ১)

﴿۲۳﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمْ الْفُقَرَاءُ اِلَى اللّٰهِ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ  
(سورہ فاطر کوٹہ ۳)

(২৪) হে মানুষ! তোমরা আল্লাহ তায়ালায় প্রতি মুখাপেক্ষী আর আল্লাহ বে-নিয়ায। তিনি সমস্ত গুণের অধিকারী। (সূরা ফাতির, রুকুঃ ৩)

(۲۵) وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي  
أَذْهَبَ عَنَّا الْحَزْنَ إِنَّ رَبَّنَا لَغَفُورٌ  
شَكُورٌ ۚ إِنَّ اللَّهَ أَخْلَقَنَا دَارَ الْمَقَامَةِ  
مَنْ فَضَّلَهُ لَمْ يَكُنْ فِيهَا نَصَبٌ  
وَلَا يَسْتَأْذِنُ فِيهَا عُتُوبٌ (سورہ قاف ۲۵)

(جب کمالانِ جنت میں داخل ہوں گے تو  
ریشمی لباس پہنائے جائیں گے، اور کہیں  
گے تمام تعریف اُس اللہ کے لئے ہے جس  
نے ہم سے ہمیشہ کیلئے) رنج دور کر دیا  
بیشک ہمارا رب بڑا بخشنے والا بڑا قدر کرنے  
والا ہے جس نے ہم کو اپنے فضل سے ہمیشہ کے رہنے کے مقام میں پہنچا دیا نہ ہم کو کوئی کلفت  
پہنچے گی اور نہ ہم کو کوئی سختی پہنچے گی۔

২৫ (মুসলমানগণ জালাতে প্রবেশ করার পর তাহাদিগকে রেশমের পোশাক পরানো হইবে) আর তাহারা বলিবে, সমস্ত প্রশংসা ঐ আল্লাহর জন্য, যিনি (চিরদিনের জন্য) আমাদের চিন্তা দূর করিয়া দিয়াছেন। নিঃসন্দেহে আমাদের রব বড় দয়াশীল এবং বড় গুণগ্রাহী। যিনি মেহেরবানী করিয়া আমাদেরকে চিরস্থায়ী বাসস্থানে পৌছাইয়া দিয়াছেন। যেখানে আমাদের না কোন কষ্ট হইবে আর না আমাদের কোন ক্লান্তি আসিবে। (সূরা ফাতির, রুকুঃ ৪)

اور سلام ہو رسولوں پر اور تمام تعریف اللہ  
 ہی کے واسطے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار  
 ہے۔

(২৬) শান্তি বর্ষিত হউক রাসূলগণের উপর এবং সমস্ত প্রশংসা আল্লাহরই জন্য, যিনি সমগ্র জাহানের পরোয়ারদিগার। (ছাফফাত, রুকুঃ ৫)











② مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرٌ  
أَمْثَلُهَا مِنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى  
إِلَّا مِثْلُهَا وَهُمْ لَا يَظْلُمُونَ ۝  
(سورہ النام رکوع ۲۰)

جو شخص ایک نیکی لے کر آئے گا اس کو  
دس گنا اجر ملے گا اور جو شخص بُرائی لے  
کر آئے گا اس کو اُس کے برابر ہی سزا  
ملے گی اور ان پر ظلم نہ ہوگا۔

⑤ یہ ব্যক্তি একটি نیک لہیا آسیرے سے دس گونہ سونوار پائیرے  
آر یہ ব্যক্তি گوناه لہیا آسیرے تاهار سمپارماণ شانتی ملیرے  
اےو تاهادر اُপর جُولُم کرا ہیرے نا۔ (سُرا آناام، رکوع ۲۰)

فایزدا : ہُور ساللاناہ آلاہیہ ویاساللاناہ ارساد فرماہیاہن،  
دوہیٹو بیضی امان آہے یہ، یہ کون موسلمان اُہار پرتی یثربان  
ہیرے جاناہ داکھل ہیرے۔ بیضی دوہیٹو خُوبہی ماملی کینٹ اُہار اُপর  
آاملکاری خُوبہی کم۔ پُرم آامل ہیل، سوبھاناہا، آل-  
ہامدوللناہ، آالناہ آاکبار پُرتوک ناماہیرے ُپر دس دسوار کرییا  
پڈیا لہیرے۔ اُہاتے پُرتاہ (پاچوایاٹ ناماہے) اکشات پٹھاں وار  
پڈا ہیرے۔ یاہار سونوار دسگونہ بڈی پائیا پنر شت نکی ہیرا  
ہیرے۔

آر دیرتی آامل ہیل، شوہار سمی ۳۴ وار آالناہ آاکبار،  
۳۳ وار آل-ہامدوللناہ اےو ۳۳ وار سوبھاناہا پڈیا لہیرے۔  
موت اکشات وار پڈا ہیل، اُہاتے اکہاٹار نکی ہیرا گیل۔ اُখন  
اُہیگول و ساراہینر ناماہ شہیر سمٹٹیل میلیا دوہی ہاٹار پاچش  
نکی ہیرا گیل۔ آاملسمُہ و جن کریرار سمی دینک آڈاہی ہاٹار  
گوناه کاهار ہیرے یاہا اُکٹ نکیسمُہرے اُপর پُربل ہیرا ہیرے۔  
اُدم باندار ماتے، ساہاواہے کرام (راہیہ) اُمر مڈی اُدمن کھ  
ہیرن نا یاہار آڈاہی ہاٹار گوناه دینک ہیرت ; کینٹ ورتمان  
جماناہ آامادر دینک وڈ-آامل اُہا ہیرت اُنک وشی۔ تبے  
ہُور ساللاناہ آلاہیہ ویاساللاناہ مہہربانی کرییا گوناہرے  
تولناہ نکی وشی ہونوار بربھاپٹر بلیا دیاہن۔ اُখন بربھاپٹر  
انُویاہی چلا نا چلا رونی کاج۔ اک ہادیسے آاسیاہے، ساہاواہے  
کرام (راہیہ) آرک کرینلن، اُیا راسُلالناہ ! آامل دوہیٹو اُت  
سہج، تبو و اُہار اُপর آاملکاری اُت کم—اُہار کارا کي؟ ہُور  
ساللاناہ آلاہیہ ویاساللاناہ ارساد فرماہیلن، شوہار سمی  
شایتان تسوہ پڈار آاگے ہُم پاڈاہیا دے آر ناماہیرے سمی  
اُمن کون کٹا مَنے کراہیا دے یاہار دکن تسوہ نا پڈیاہی

اُٹیا چلیا یاہ۔ اک ہادیسے ہُور ساللاناہ آلاہیہ ویاساللاناہ  
اُرساد فرماہیاہن، تومرا کي دینک اک ہاٹار نکی کاماہ  
کریتے اُکنم؟ کھ آرک کرینل، اُیا راسُلالناہ ! ہاٹار نکی  
دینک کي کرییا کاماہ کرا یاہ۔ اُرساد فرماہیلن، اکشات وار  
سوبھاناہا پڈ ہاٹار نکی ہیرا ہیرے۔

③ أَلَمْ لَوْ أَنَّ الْبَنُونَ زِينَةَ الْحَيَاةِ  
الْأُنْثَى وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ  
عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرٌ أَمْلاً ۝  
(سورہ بکف رکوع ۶۴)

مال اور اولاد دنیاوی زندگی کی ایک بُلُق  
(فقط) ہے اور باقیات صالحات (وہ نیک  
اعمال جو ہمیشہ رہنے والے ہیں) وہ تمہارے  
رَب کے نزدیک ثواب کے اعتبار سے  
بھی (بدرجہ) بہتر ہیں اور اُمید کے اعتبار سے بھی بہتر ہیں اگر ان کے ساتھ اُمیدیں قائم  
کی جائیں بخلاف مال اور اولاد کے کہ ان سے اُمیدیں قائم کرنا بے کار ہے۔

⑦ دُن-سمپد و سبتان-سبتتی پارِیب اُیونرے سوندرُ مائر۔ آر  
'بارکیاتے آالہات' (اُرتھاۛ چیرسٹاہی نک آامل) تومادرے  
پرویاردیگارے نیکٹ سونوارے دیک دیاو اُنک وشی اُکٹم اےو  
آشا ہساوے و بھ گونے شری۔ (اُرتھاۛ اُیولر اُপর آشا کرا یاہ۔  
کینٹ مال-آاولادر اُপর آشا کرا انرُک)۔

④ وَيَنْبَغِي لِلَّذِينَ آمَنُوا  
هُدًى وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ  
خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرٌ أَمْلاً ۝  
(سورہ مہم رکوع ۵۴)

اور اللہ تعالیٰ ہدایت والوں کی ہدایت  
بڑھاتا ہے اور باقیات صالحات تمہارے  
رَب کے نزدیک ثواب کے اعتبار سے  
بھی بہتر ہیں اور انجام کے اعتبار سے بھی۔

⑧ آر آالناہ تالانا ہداہت پُراوندرے ہداہت بڈی کرییا  
دن۔ آر 'بارکیاتے آالہات' تومادرے پرویاردیگارے نیکٹ  
سونوارے دیک دیاو اُکٹم اےو پرنامرے دیک دیاو اُکٹم۔

فایزدا : اُدی و 'بارکیاتے آالہات' مڈی اُمن سمٹٹ نک  
آامل اُکٹم بڈی، یہیگولر سونوار چیرکال لائ ہیرت تھاکیرے، کینٹ  
بھ ہادیسے اُہا و آاسیاہے یہ، اُہسب تسوہیکہ اُہ 'بارکیاتے  
آالہات' بلا ہیر۔ یمن ہُور ساللاناہ آلاہیہ ویاساللاناہ اُرساد  
فرماہیاہن، تومرا 'بارکیاتے آالہات' ک وشی وشی کرییا  
پڈیتے تھک۔ کھ اُججاسا کرینل، اُہا کي اُجینس؟ ہُور ساللاناہ  
آلاہیہ ویاساللاناہ اُرساد فرماہیلن، تاکوہر (اُرتھاۛ آالناہ

আকবার), তাহলীল (অর্থাৎ লা ইলাহা ইল্লাল্লাহ বলা), তাসবীহ (অর্থাৎ সুবহানাল্লাহ বলা), তাহমীদ (অর্থাৎ আল-হামদুলিল্লাহ বলা) এবং লা হাওলা ওয়ালা কুওয়াতা ইল্লা বিল্লাহ।

অন্য এক হাদীসে আসিয়াছে, হযূর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম এরশাদ ফরমাইয়াছেন, খুব ভাল করিয়া শুনিয়া রাখ, 'সুবহানাল্লাহি ওয়াল হামদু লিল্লাহি ওয়ালা ইলাহা ইল্লাল্লাহু আকবার' বাকিয়াতে ছালেহাতের অন্তর্ভুক্ত। হযূর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম এরশাদ ফরমাইলেন, দেখ, তোমরা নিজেদের হেফাজতের ব্যবস্থা করিয়া লও। কেহ জিজ্ঞাসা করিল, ইয়া রাসূলাল্লাহ! উপস্থিত কোন দুষমনের আক্রমণ হইতে কি নিজেদের হেফাজত করিব? হযূর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম ফরমাইলেন, না, বরং জাহান্নামের আগুন হইতে হেফাজতের ব্যবস্থা কর। আর তাহা হইল, 'সুবহানাল্লাহি ওয়াল হামদু লিল্লাহি ওয়ালা ইলাহা ইল্লাল্লাহু আকবার' পড়া। এই কালেমাগুলি কেয়ামতের দিন অগ্রগামী থাকিবে (অর্থাৎ সুপারিশ করিবে অথবা আগে বাড়িয়া দিবে অর্থাৎ পাঠকারীকে জান্নাতের দিকে বাড়িয়া দিবে)। পিছনে থাকিবে। (অর্থাৎ পিছনে থাকিয়া হেফাজত করিবে)। এহসান করিবে। আর এইগুলিই হইল বাকিয়াতে ছালেহাত। আরও অনেক রেওয়ায়েতে এই বিষয় বর্ণিত হইয়াছে। আল্লামা সুযূতী (রহঃ) 'দুররে মানছুর' কিতাবে এই সমস্ত রেওয়াযাত উল্লেখ করিয়াছেন।

⑤ لَهُ مَقَالِيدُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ (الآية) الشَّهِيدِ كَسَاطِطِ يَسْجُدُ لَهَا أَسْمَاءُ  
(سورة زمر ٦٤) (سورة شوری ٢٤) کی اور زمین کی

⑤ আসমান ও জমীনের সমস্ত চাবি আল্লাহরই জন্য রহিয়াছে।

(সূরা যুমার, রুকু : ৬ ; সূরা শূরা, রুকু : ২)

ফায়দা : হযরত ওসমান (রাযিঃ) হইতে বর্ণিত, তিনি বলেন, আমি হযূর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লামকে আসমান-জমীনের চাবি সম্পর্কে জিজ্ঞাসা করিয়াছি। তিনি এরশাদ ফরমাইয়াছেন, উহা হইল :

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ سُبْحَانَ اللَّهِ الْحَمْدُ لِلَّهِ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي  
لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ يُعْجِبُ وَيُفْهِمُ وَهُوَ الْحَيُّ  
لَا يَمُوتُ سَيِّدُ الْخَيْرِ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

অন্য এক হাদীসে আছে, আসমান-জমীনের চাবি হইল, 'সুবহানাল্লাহি

ওয়াল হামদু লিল্লাহি ওয়ালা ইলাহা ইল্লাল্লাহু আকবার'। আর ইহা আরশের খাজানা হইতে নাজেল হইয়াছে। এই বিষয়ে আরও হাদীস বর্ণিত রহিয়াছে।

⑥ اَلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ  
وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ

(سورة فاطر ٢٤)

⑥ তাহারই দিকে উত্তম কালেমাসমূহ পৌছে এবং নেক আমল উহাকে পৌছায়। (সূরা ফাতির, রুকু : ২)

ফায়দা : কালেমা তাইয়েবার বয়ানে এই আয়াতের আলোচনা করা হইয়াছে। হযরত আবদুল্লাহ ইবনে মাসউদ (রাযিঃ) বলেন, আমরা যখন তোমাদেরকে কোন হাদীস শুনাই তখন কুরআনের আয়াত দ্বারা উহার সনদ পেশ করিয়া থাকি। মুসলমান যখন 'সুবহানাল্লাহি ওয়াবিহামদিহি' এবং আল-হামদুলিল্লাহ, লা ইলাহা ইল্লাল্লাহ, আল্লাহু আকবার, তাবারাকাল্লাহ পড়ে, তখন ফেরেশতাগণ নিজেদের ডানার মধ্যে অত্যন্ত সতর্কতার সহিত এই কালেমাগুলিকে বহন করিয়া আসমানের উপর লইয়া যায় এবং তাহারা যে যে আসমান অতিক্রম করে সেখানকার ফেরেশতাগণ এই কালেমা পাঠকারীর জন্য মাগফেরাতের দোয়া করিতে থাকে। ইহার সমর্থন কুরআনের এই আয়াত রহিয়াছে :

اَلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ

(সূরা ফাতির, আয়াত : ১০)

হযরত কা'ব আহবার (রহঃ) বলেন, আরশের চারিদিক সুবহানাল্লাহ, আল-হামদুলিল্লাহ, লা ইলাহা ইল্লাল্লাহ, আল্লাহু আকবার-এর এক প্রকার গুঞ্জন হয়, যাহার মধ্যে এই কালেমাগুলি আপন পাঠকারীদের আলোচনা করিতে থাকে। কোন কোন রেওয়ায়েতে হযরত কা'ব (রহঃ) এই বিষয়টি হযূর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম হইতে বর্ণনা করিয়াছেন। সাহাবী হযরত নোমান (রাযিঃ)ও এইরূপ বিষয় হযূর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম হইতে বর্ণনা করিয়াছেন।

দ্বিতীয় পরিচ্ছেদ

এই পরিচ্ছেদে উল্লেখিত কালেমাসমূহের ফযীলত এবং উহাদের প্রতি উৎসাহ প্রদান সম্পর্কিত হাদীসসমূহ উল্লেখ করা হইয়াছে।

① عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ.

حضرت ابو ذرؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ میں تجھے بتاؤں اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ کلام کیا ہے میں نے عرض کیا ضرورتاً میں ارشاد فرمایا سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ۔ دوسری حدیث میں ہے سُبْحَانَ رَبِّيَّ وَبِحَمْدِهِ۔

(رواہ البخاری ومسلم والترمذی والنسائی وابن ماجہ کذا فی الترغیب)

⑤ হযর সালাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম এরশাদ ফরমান, দুইটি কালেমা এমন রহিয়াছে, যাহা জ্বানে বড় হালকা, ওজনে খুব ভারী আর আল্লাহর কাছে অত্যন্ত প্রিয়। উহা হইল, ছুবহানালাহি ওয়াবিহামদিহী ছুবহানালাহিল আজীম। (বুখারী, মুসলিম)

ফায়দা : ‘জ্বানে হালকা’র অর্থ হইল, পড়িতে তেমন সময়ও লাগে না। কেননা অতি সংক্ষিপ্ত আর মুখস্থ করিতে তেমন কষ্ট বা দেৱী হয় না। ইহা সত্ত্বেও আ’মাল ওজ্ঞন করার সময় উক্ত কালেমাগুলি বেশী হওয়ার কারণে অনেক ভারী হইয়া যাইবে। যদি কোন ফায়দা নাও থাকিত তবুও ইহার চেয়ে বড় জিনিস আর কি হইবে যে, এই দুইটি কালেমা আল্লাহর নিকট সবচেয়ে বেশী প্রিয়। ইমাম বোখারী (রহঃ) তাঁহার সহীহ বোখারী শরীফ এই দুই কালেমা দ্বারাই খতম করিয়াছেন এবং উল্লেখিত হাদীসই তাঁহার কিতাবের সর্বশেষ হাদীস।

এক হাদীসে আছে, তোমাদের মধ্যে কেহ যেন দৈনিক এক হাজার নেকী অর্জন করা ছাড়িয়া না দেয় ; ছুবহানালাহি ওয়াবিহামদিহী একশত বার পড়িলে হাজার নেকী হইয়া যাইবে। এতগুলি গোনাহ তো ইনশাআল্লাহ রোজানা হইবেও না ; আর এই তাসবীহ ব্যতীত যত নেক কাজ করিয়া থাকিবে উহার সওয়াব অতিরিক্ত লাভের মধ্যে রহিল। এক হাদীসে আসিয়াছে, যে ব্যক্তি সকাল-সন্ধ্যা এক এক তছবীহ (১০০ বার) পরিমাণ ছুবহানালাহি ওয়াবিহামদিহী পড়িবে, সমুদ্রের ফেনা হইতে বেশী হইলেও তাহার গোনাহ মাফ হইয়া যাইবে। আরেক হাদীসে বর্ণিত হইয়াছে, সুবহানালাহি ওয়ালা হামদুলিল্লাহি ওয়ালা ইলাহা ইল্লাল্লাহু ওয়ালাহু আকবার পড়িলে গোনাহসমূহ এমনভাবে ঝরিয়া যায় যেমন (শীতের মৌসুমে) গাছের পাতাসমূহ ঝরিয়া যায়।

② عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَحَبِّ الْكَلِمِ إِلَى اللَّهِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُخْبِرْنِي بِأَحَبِّ الْكَلِمِ إِلَى اللَّهِ فَقَالَ إِنَّ أَحَبَّ الْكَلِمِ إِلَى اللَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ.

حضرت ابو ذرؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ میں تجھے بتاؤں اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ کلام کیا ہے میں نے عرض کیا ضرورتاً میں ارشاد فرمایا سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ۔ دوسری حدیث میں ہے سُبْحَانَ رَبِّيَّ وَبِحَمْدِهِ۔

ایک حدیث میں یہ بھی ہے کہ اللہ نے جس چیز کو اپنے فرشتوں کے لئے اختیار فرمایا وہی افضل ترین ہے اور وہ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ ہے۔

(رواہ مسلم والنسائی والترمذی الا انه قال سُبْحَانَ رَبِّيَّ وَبِحَمْدِهِ وقال ابن ماجة وعزاه السيوطي في الجامع الصغیر الى مسلم واحمد والترمذی ورفعه له بالصحة وفي رواية لیسلمو ان رسول الله صلى الله عليه وسلم سئل أي الكلام أفضل قال ما اصدقني الله لسانه اذ لعباده سبحانه الله وبحمده كذا في الترغيب قلت واخرج الاخير الحاكم وصححه على شرط مسلم ووافقه عليه الذهبي وذكره السيوطي في الجامع برواية احمد عن رجل مختصر ورفعه له بالصحة)

② হযরত আবু যর (রাযিঃ) বলেন, একবার হযর সালাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম এরশাদ ফরমাইয়াছেন, আমি কি তোমাকে আল্লাহর নিকট সবচাইতে প্রিয় কালাম কোনটি বলিয়া দিব? আমি আরজ করিলাম, নিশ্চয়ই বলিয়া দিন। তিনি বলিলেন, ‘ছুবহানালাহি ওয়াবিহামদিহী’। অন্য হাদীসে আছে, ‘ছুবহানা রাব্বী ওয়াবিহামদিহী’। এক হাদীসে ইহাও আছে, আল্লাহ তায়ালা তাঁহার ফেরেশতাদের জন্য যে জিনিসকে পছন্দ করিয়াছেন, উহাই সর্বোত্তম, অর্থাৎ ‘ছুবহানালাহি ওয়াবিহামদিহী’। (মুসলিম, নাসাঈ)

ফায়দা : প্রথম পরিচ্ছেদে কয়েকটি আয়াতে এই বিষয় আলোচিত হইয়াছে যে, আরশের নিকটস্থ ফেরেশতাগণ ও অন্যান্য সমস্ত ফেরেশতা আল্লাহ তায়ালা পবিত্রতা বর্ণনায় ও প্রশংসায় মশগুল থাকে। তাঁহাদের কাজই হইল আল্লাহর পবিত্রতা ও প্রশংসা বর্ণনায় মশগুল থাকা। এই কারণে যখন আদম (আঃ)কে সৃষ্টি করার সময় হইল তখন তাহারা আল্লাহ তায়ালা দরবারে এই কথাই উল্লেখ করিল যে, আমরা সর্বদা আপনার তসবীহ পাঠ করি আপনার প্রশংসার সহিত এবং সর্বদা আপনার পবিত্রতা

অন্তরে স্বীকার করি। যেমন প্রথম পরিচ্ছেদের প্রথম আয়াতে আলোচিত হইয়াছে। এক হাদীসে বর্ণিত আছে, আল্লাহ তায়ালা আজমত ও মহত্বের ভারে আসমান (কাঁচ কাঁচ করিয়া) শব্দ করে (যেমন চৌকি ইত্যাদি অধিক ভারের দরুন শব্দ করিয়া থাকে)। আর আসমানের জন্য এইরূপ আওয়াজ করিতে বাধ্য ; (কেননা আল্লাহর মহত্বের বোঝা অত্যন্ত ভারী) ঐ মহান যাতের কছম যাহার হাতে মোহাম্মদ (সঃ) এর প্রাণ—সমস্ত আসমানে এক বিঘত পরিমাণ জায়গাও এমন নাই যেখানে কোন ফেরেশতা সেজদা অবস্থায় আল্লাহর তাছবীহ ও তাহমীদে মশগুল না আছেন।

حُضْرًا قَدْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَرِ إِلَّا فِي رَأْسِهِ  
 كَيْفَ كَانَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَيْفَ كَانَ  
 جَنَّتْ وَاجِبٌ هُوَ جَانِبِيٍّ أَوْ جَانِبِيٍّ سُبْحَانَ  
 اللَّهُ وَبِحَمْدِهِ شَوْرَتُهُ بَرُّهُ كَأَنَّكَ لَمْ تَلْ  
 أَيْكَ لَكَ جَوَابِيٍّ هُنَّ أَرْبَعٌ لَمْ يَكُنْ جَانِبِيٍّ  
 صَابِرًا لَمْ يَرْضَ كَيْفَ يَأْتِي رَسُولُ اللَّهِ لَمْ يَكُنْ  
 فِي تَوْكُوفِيٍّ هَبْ (قِيَامَتِيٍّ) هَلْكَ لَا يَكُنْ  
 هُوَ كَمَا أَرَى نِيكِيٍّ غَالِبٌ هَبْ رَيْسِيٍّ كَيْفَ  
 لَمْ يَرِ إِلَّا بَعْضُ لَوْ كَيْفَ هَبْ هَبْ  
 أَوْ كَيْفَ لَمْ يَكُنْ هَبْ لَمْ يَكُنْ هَبْ هَبْ  
 أَيْكَ لَمْ يَكُنْ هَبْ لَمْ يَكُنْ هَبْ هَبْ  
 دَبْ جَانِبِيٍّ لَكِنْ كَيْفَ لَمْ يَكُنْ هَبْ  
 فِي وَهْ كَالْعَدَمِ هَبْ جَانِبِيٍّ كَيْفَ  
 هَبْ هَبْ رَحْمَتِيٍّ رَحْمَتِيٍّ رَحْمَتِيٍّ  
 فَرَمَانِيٍّ كَيْفَ

عَنْ اسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
 عَنْ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ  
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَخَلَ  
 الْجَنَّةَ أَوْ جَبَّتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ  
 قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةً  
 مَرَّةٍ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ مِائَةً أَلْفَ  
 حَسَنَةٍ وَارْتَبَعَ عَشْرِينَ أَلْفَ حَسَنَةٍ  
 قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا لَا يَهْلِكُ مِنْهَا  
 أَحَدٌ قَالَ بَلَى إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَجِيئُ  
 بِالْحَسَنَاتِ لَوْ قُضِعَتْ عَلَى جَبَلٍ  
 أَثْقَلَتْهُ ثُمَّ تَجِيئُ الرَّعُوفُ فَتَذْهَبُ  
 بِبَيْتِكَ ثُمَّ يَنْطَاوِلُ الرَّبُّ بَعْدَ  
 ذَلِكَ بِرَحْمَتِهِ  
 (رواه الحاكم وقال صحيح الإسناد)

كَذَلِكَ فِي التَّرْغِيبِ قُلْتُ وَاقْرَأْ عَلَيْهِ الذَّهَبِيَّ

৩ হযূর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম এরশাদ ফরমাইয়াছেন, যে ব্যক্তি লা ইলাহা ইল্লাল্লাহ বলিবে, তাহার জন্য জান্নাত ওয়াজেব হইয়া যাইবে। আর যে ব্যক্তি ছুবহানাল্লাহি ওয়াবিহামদিহী একশত বার পড়িবে,

তাহার জন্য এক লক্ষ চব্বিশ হাজার নেকী লেখা হইবে। ছাহাবায়ে কেরাম (রাযিঃ) আরজ করিলেন, ইয়া রাসূলাল্লাহ! এমতাবস্থায় তো (কেয়ামতের দিন) কেহই ধ্বংস হইতে পারে না (কেননা নেকীসমূহ বেশী থাকিবে)। হযূর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম ফরমাইলেন, (কোন কোন লোক তবুও ধ্বংস হইবে ; আর কেনই বা ধ্বংস হইবে না)—কিছুসংখ্যক লোক এত বেশী নেকী লইয়া আসিবে যে, উহা পাহাড়ের উপর রাখিলে পাহাড় ধসিয়া যাইবে কিন্তু আল্লাহ তায়ালা নেয়ামতসমূহের মোকাবেলায় ঐসব নিশ্চিহ্ন হইয়া যাইবে। তবে আল্লাহ তায়ালা আপন রহমত ও দয়ার দ্বারা তাহাদিগকে সাহায্য করিবে। (তারগীবঃ হাকেম)

ফায়দা : ‘আল্লাহ তায়ালা নেয়ামতের মোকাবেলায় নিশ্চিহ্ন হইয়া যাইবে’—এই বাক্যটির অর্থ হইল, কেয়ামতের দিন যেখানে নেকী ও বদীর ওজন করা হইবে সেখানে এই বিষয়েও প্রশ্ন করা হইবে এবং হিসাব লওয়া হইবে যে, আল্লাহ তায়ালা যে সকল নেয়ামত দান করিয়াছিলেন উহার কি হক আদায় করিয়াছে ও কি শোকর আদায় করা হইয়াছে। বান্দার নিকট প্রত্যেকটি জিনিস আল্লাহ পাকেরই দেওয়া। প্রত্যেক জিনিসের একটি হক আছে। এই হক আদায় সম্পর্কে কেয়ামতের দিন জিজ্ঞাসা করা হইবে। যেমন হযূর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম ফরমান, প্রত্যেক সকালে প্রত্যেক মানুষের প্রতিটি জোড়া এবং হাড়ের উপর একটা ছদকা ওয়াজিব হয়। অন্য এক হাদীসে আছে—মানুষের শরীরে ৩৬০টি জোড়া আছে ; প্রত্যেক জোড়ার জন্য একটি করিয়া ছদকা করা তাহার উপর জরুরী। অর্থাৎ ইহার শোকরিয়া স্বরূপ যে, আল্লাহ তায়ালা প্রায় মৃত্যু সমতুল্য ঘুম হইতে সুস্থ সবল অঙ্গ-প্রত্যঙ্গ সহকারে জাগ্রত করিয়া তাহাকে নূতন জীবন দান করিয়াছেন। সাহাবায়ে কেরাম (রাযিঃ) আরজ করিলেন, এত বেশী সদকা করার সামর্থ্য কে রাখে? হযূর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম এরশাদ ফরমাইলেন, প্রত্যেক তাসবীহ সদকা প্রত্যেক তাকবীর সদকা, একবার লা ইলাহা ইল্লাল্লাহ পড়া ছদকা, রাস্তা হইতে কষ্টদায়ক বস্তু সরাইয়া ফেলা ছদকা—এইরূপ অনেক ছদকার কথা বলিলেন। এইরূপ অনেক হাদীসে মানুষের নিজের মধ্যে আল্লাহর বহু নেয়ামতের কথা বর্ণিত হইয়াছে। ইহা ছাড়া খাওয়া-দাওয়া, আরাম-আয়েশ ইত্যাদি সম্পর্কিত আরও যে সকল নেয়ামত সর্বক্ষণ ভোগ করা হইতেছে তাহা অতিরিক্তই রহিল।

পবিত্র কুরআনে সূরা ‘তাকাছুর’—এ বর্ণিত হইয়াছে, কেয়ামতের দিন আল্লাহর নেয়ামতের বিষয় জিজ্ঞাসা করা হইবে। হযরত ইবনে আব্বাস

(রাযিঃ) বলেন, ‘শরীর, কান ও চক্ষুর সুস্থতা সম্পর্কে প্রশ্ন করা হইবে যে, আল্লাহ তায়ালা মেহেরবানী করিয়া এই সমস্ত নেয়ামত দিয়াছিলেন, তুমি এইগুলিকে আল্লাহর কোন্ কাজে খরচ করিয়াছ? (নাকি চতুষ্পদ জন্তুর মত কেবল পেট পালার কাজে খরচ করিয়াছ?)’ সূরা বনী ইসরাঈলে এরশাদ হইয়াছে :

إِنَّ السَّعْيَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا

অর্থাৎ কান, চক্ষু, অন্তর সম্পর্কে কেয়ামতের দিন প্রত্যেক ব্যক্তিকে জিজ্ঞাসা করা হইবে যে, এই সমস্ত জিনিস কোথায় ব্যবহার করিয়াছে?

(সূরা বনী ইসরাঈল, আয়াত : ৩৬)

হৃযুর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম এরশাদ ফরমাইয়াছেন, চিন্তা হইতে মুক্ত থাকা ও শারীরিক সুস্থতাও আল্লাহ তায়ালা বড় নেয়ামত—এই সম্পর্কেও জিজ্ঞাসা করা হইবে। হযরত মোজাহেদ (রহঃ) বলেন, দুনিয়ার প্রত্যেক সুস্বাদু ও আনন্দদায়ক বস্তু নেয়ামতের অন্তর্ভুক্ত ; এইগুলি সম্পর্কে জিজ্ঞাসা করা হইবে। হযরত আলী (রাযিঃ) বলেন, সুস্থতাও ইহার অন্তর্ভুক্ত।

হযরত আলী (রাযিঃ)কে এক ব্যক্তি জিজ্ঞাসা করিল, কুরআনের আয়াত **ثُمَّ لَنَسْأَلَنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ** অর্থাৎ, অতঃপর (সেই) দিন নেয়ামতসমূহের ব্যাপারে তোমরা জিজ্ঞাসিত হইবে।) (সূরা তাকাসুর, আয়াত : ৮) এর অর্থ কি? তিনি বলিলেন, ইহার অর্থ গমের রুটি ও ঠাণ্ডা পানি এইগুলি সম্পর্কেও জিজ্ঞাসা করা হইবে এবং বাসস্থান সম্পর্কেও জিজ্ঞাসা করা হইবে। এক হাদীসে আসিয়াছে, যখন উক্ত আয়াত নাযিল হইল, তখন কোন কোন ছাহাবী আরজ করিলেন, ইয়া রাসূলুল্লাহ! কোন নেয়ামত সম্পর্কে জিজ্ঞাসা করা হইবে ; আমাদের তো মাত্র আধা পেট রুটি মিলে, তাহাও যবের রুটি (পেট ভরিয়া খাওয়ার মত রুটিও জোটে না)। ওহী নাযিল হইল, তোমরা কি পায়ে জুতা পর না, তোমরা কি ঠাণ্ডা পানি পান কর না? এইগুলিও তো আল্লাহর নেয়ামত। এক হাদীসে আসিয়াছে, উক্ত আয়াত নাযিল হইবার পর কোন শাহাবী আরজ করিলেন, ইয়া রাসূলুল্লাহ! কোন নেয়ামত সম্পর্কে জিজ্ঞাসা করা হইবে, খানাপিনার জন্য শুধু খেজুর আর পানি এই দুই জিনিসই জুটিয়া থাকে, (জেহাদের জন্য) সবসময় আমাদের তলোয়ার আমাদের কাঁধের উপর থাকে, (কোন না কোন কাফের) শত্রু সম্মুখে আছেই (যাহার ফলে এই দুই জিনিসেরও নিশ্চিন্তে ভোগ করা নহীত হয় না)। হৃযুর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম ফরমাইলেন, শীঘ্রই প্রচুর নেয়ামত লাভ হইবে।

এক হাদীসে হৃযুর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম ফরমান, কেয়ামতের দিন যেই সমস্ত নেয়ামত সম্পর্কে প্রশ্ন করা হইবে সেইগুলির মধ্যে সর্বপ্রথম এই প্রশ্ন করা হইবে যে, আমি তোমাকে শারীরিক সুস্থতা দান করিয়াছিলাম—(এই সুস্থতার কি হক আদায় করিয়াছ এবং ইহার মধ্যে আল্লাহকে রাজী-খুশী করার জন্য কি কাজ করিয়াছ?) আমি ঠাণ্ডা পানি দ্বারা তোমার পিপাসা নিবারণ করিয়াছি—ইহার কি হক আদায় করিয়াছ? (বাস্তবিকই ইহা আল্লাহ তায়ালা বড় নেয়ামত ; যেখানে ঠাণ্ডা পানি পাওয়া যায় না সেখানকার লোকদেরকে ইহার কদর জিজ্ঞাসা করিলে বুঝা যাইবে। ইহা আল্লাহ তায়ালা বড় নেয়ামত যাহার কোন সীমা নাই কিন্তু ইহার শোকর আদায় করা তো দূরের কথা, বরং ইহা যে আল্লাহ তায়ালা বড় নেয়ামত এইদিকে আমরা লক্ষ্য করি না।)

এক হাদীসে বর্ণিত আছে, যেই সব নেয়ামত সম্পর্কে প্রশ্ন করা হইবে, সেইগুলি হইল : ঐ রুটির টুকরা যাহা দ্বারা পেট ভরা হয়, ঐ পানি যাহা দ্বারা পিপাসা দূর করা হয় এবং ঐ কাপড় যাহা দ্বারা শরীর ঢাকা হয়।

একবার দুপুরের সময় প্রখর রৌদ্রের মধ্যে হযরত আবু বকর ছিদ্দীক (রাযিঃ) পেরেশান অবস্থায় ঘর হইতে বাহির হইয়া মসজিদে পৌঁছিলেন। এমন সময় হযরত ওমর (রাযিঃ)ও একই অবস্থায় মসজিদে আসিলেন। হযরত আবু বকর ছিদ্দীক (রাযিঃ)কে বসা দেখিয়া জিজ্ঞাসা করিলেন, আপনি এই সময় এখানে কেন? তিনি বলিলেন, ক্ষুধার জ্বালা আমাকে অস্থির করিয়া দিয়াছে। হযরত ওমর (রাযিঃ) বলিলেন, আল্লাহর কহম, একই জিনিস আমাকেও বাধ্য করিয়াছে যে, কোথাও যাই। তাহারা দুইজন এই বিষয়ে কথা বলিতেছিলেন, এমন সময় হৃযুর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম তশরীফ আনিলেন। তাঁহাদিগকে দেখিয়া জিজ্ঞাসা করিলেন, তোমরা এই সময় এখানে কেন? তাঁহারা আরজ করিলেন, ইয়া রাসূলুল্লাহ! ক্ষুধার জ্বালায় আমরা পেরেশান হইয়া বাহির হইয়া পড়িয়াছি। হৃযুর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম এরশাদ ফরমাইলেন, আমিও তো এই কারণেই আসিয়াছি। তিনজন একত্র হইয়া হযরত আবু আইয়ুব আনছারী (রাযিঃ)এর বাড়ীতে পৌঁছিলেন। তিনি তখন বাড়ীতে উপস্থিত ছিলেন না, তাঁহার বিবি অত্যন্ত আনন্দের সহিত গৌরব মনে করিয়া তাঁহাদিগকে বসাইলেন। হৃযুর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম জিজ্ঞাসা করিলেন, আবু আইয়ুব কোথায় গিয়াছে? বিবি বলিলেন, কোন প্রয়োজনে বাহিরে গিয়াছেন ; এখনই আসিয়া পড়িবেন। ইতিমধ্যে হযরত আবু আইয়ুব (রাযিঃ)ও আসিয়া খেদমতে হাজির হইলেন এবং আনন্দের



আতিশয্যে খেজুরের একটি বড় ছড়া কাটিয়া আনিয়া তাহাদের সম্মুখে রাখিলেন। হযূর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম ফরমাইলেন, সম্পূর্ণ ছড়া আনার কি প্রয়োজন ছিল, ইহাতে কাঁচা ও আধা পাকা খেজুরও আসিয়া গিয়াছে, শুধু পাকা খেজুরগুলি বাছিয়া আনিতে? তিনি বলিলেন, সবগুলি এইজন্য আনিয়াছি যে, সব রকমের খেজুরই সামনে রহিল যাহা পছন্দ হয় তাহা গ্রহণ করিবেন। (কখনও পাকা খেজুরের চাইতে আধা পাকা খেজুর বেশী পছন্দ হয়।) খেজুরের ছড়াটি তাহাদের সামনে রাখিয়া তিনি তাড়াতাড়ি একটি বকরীর বাচ্চা জবাই করিলেন এবং কিছু গোশত এমনিই ভুনিয়া লইলেন ও কিছু রান্না করিলেন। হযূর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম একটি রুটির মধ্যে সামান্য গোশত রাখিয়া আবু আইয়ুব (রাযিঃ)কে দিয়া বলিলেন, ইহা ফাতেমার নিকট পৌছাইয়া দাও কারণ সেও কয়েকদিন যাবত খাওয়ার কিছু পায় নাই। তিনি তৎক্ষণাৎ উহা পৌছাইয়া দিয়া আসিলেন। এদিকে সকলেই তৃপ্তি সহকারে খাইলেন। অতঃপর হযূর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম এরশাদ ফরমাইলেন, দেখ, এইগুলি আল্লাহ তায়ালায় নেয়ামত—রুটি, গোশত এবং কাঁচা-পাকা সব রকমের খেজুর। এই কথা বলিতেই হযূরের চক্ষু মোবারক হইতে অশ্রু গড়াইয়া পড়িতে লাগিল এবং বলিলেন, ঐ পাক যাতের কছম, যাহার কুদরতি হাতে আমার জান, এইগুলিই সেই সমস্ত নেয়ামত যাহা সম্পর্কে কেয়ামতের দিন জিজ্ঞাসা করা হইবে। (যেই চরম অবস্থায় এই জিনিসগুলি মিলিয়াছিল সেই হিসাবে) ছাহাবায়ে কেরাম (রাযিঃ)—এর নিকট ইহা অত্যন্ত ভারী মনে হইল এবং মনে চিন্তার উদয় হইল (যে, এইরূপ কষ্ট ও চরম অবস্থায় এইসব জিনিস মিলিয়াছে আর উহার উপরও প্রশ্ন ও হিসাব হইবে?) হযূর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম ফরমাইলেন, আল্লাহ তায়ালায় শোকর আদায় করা একান্ত জরুরী—যখন এই জাতীয় জিনিসে হাত লাগাও তখন প্রথমে বিসমিল্লাহ পড় এবং খাওয়া শেষ হইলে এই দোয়া পড় :

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَوَّأَنَّا وَانْعَمَ عَلَيْنَا وَافْضَلْ

“সমস্ত প্রশংসা আল্লাহর, যিনি আমাদেরকে পেট ভরিয়া খাওয়াইয়াছেন, আমাদের উপর দয়া করিয়াছেন এবং অনেক বেশী দান করিয়াছেন।” শোকর আদায়ের জন্য এই দোয়া যথেষ্ট হইবে। এই ধরনের ঘটনা আরও কয়েকবার ঘটিয়াছে, যাহা বিভিন্ন হাদীসে বিভিন্নভাবে বর্ণিত হইয়াছে।

যেমন একবার আবুল হায়ছাম মালেক ইবনে তায়হান (রাযিঃ)—র

বাড়ীতেও তশরীফ নিয়া গিয়াছিলেন। ওয়াকফী নামক আরও এক ব্যক্তির সহিতও এই রকম ঘটনা ঘটিয়াছিল।

হযরত ওমর (রাযিঃ) এক ব্যক্তির নিকট দিয়া যাইতেছিলেন। লোকটি কুষ্ঠরোগীও ছিল, অন্ধ, বধির এবং বোবাও ছিল। তিনি সঙ্গীদেরকে জিজ্ঞাসা করিলেন, এই লোকটির মধ্যেও কি তোমরা আল্লাহর কোন নেয়ামত দেখিতেছ? লোকেরা বলিল, এই ব্যক্তির নিকট কি নেয়ামত থাকিতে পারে? হযরত ওমর (রাযিঃ) বলিলেন, সে কি সহজে পেশাব করিতে পারে না?

হযরত আবদুল্লাহ ইবনে মাসউদ (রাযিঃ) বলেন, কেয়ামতের দিন তিনটি আদালত কায়েম হইবে : এক আদালতে নেকীসমূহের হিসাব হইবে। আরেকটিতে আল্লাহর নেয়ামতসমূহের হিসাব লওয়া হইবে। তৃতীয় দরবারে গোনাহের হিসাব লওয়া হইবে। নেকীসমূহ নেয়ামতের বিনিময়ে হইয়া যাইবে। আর গোনাহ বাকী থাকিয়া যাইবে। যাহা আল্লাহ তায়ালায় অনুগ্রহ ও দয়ার উপর নির্ভর করিবে। এই সবকিছুর অর্থ হইল, আল্লাহ তায়ালায় যত নেয়ামত প্রতি মুহূর্তে প্রতি শ্বাসে বান্দার উপর হইতেছে উহার শোকর আদায় করা, উহার হক আদায় করা বান্দার দায়িত্ব। এইজন্য যতবেশী সম্ভব নেকী হাছিল করার ব্যাপারে কোনরূপ কমি করিতে নাই এবং কামাই কোন (বেশী) পরিমাণকেও বেশী মনে করিতে নাই। কারণ, সেখানে যাওয়ার পর বুঝা যাইবে আমরা চোখ, কান, নাক ও অন্যান্য অঙ্গ-প্রত্যঙ্গ দ্বারা দুনিয়াতে কি পরিমাণ গোনাহ করিয়াছি ; অথচ সেইগুলিকে আমরা গোনাহ মনে করি নাই।

হযূর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম এরশাদ ফরমান, তোমাদের মধ্যে কেহই এমন নাই, যে কেয়ামতের দিন আল্লাহর দরবারে হাজির হইবে না। তখন মাঝখানে না কোন পর্দার আড়াল থাকিবে, না কোন দোভাষী (উকিল ইত্যাদি) থাকিবে। ডান দিকে তাকাইবে তো দেখিবে নিজের আমলের স্তূপ, বাম দিকেও তাকাইবে তো দেখিবে নিজের আমলের স্তূপ—ভাল-মন্দ। যাহাকিছু আমল করিয়াছে উহা সবই সঙ্গে থাকিবে। জাহান্নামের আগুন সামনে থাকিবে। কাজেই যতদূর সম্ভব ছদকা দ্বারা জাহান্নামের আগুন নিভাও। যদিও খেজুরের টুকরাই হউক না কেন। এক হাদীসে আসিয়াছে, কেয়ামতের দিন সর্বপ্রথম এই প্রশ্ন করা হইবে যে, আমি তোমাকে শারীরিক সুস্থতা দান করিয়াছি, পান করার জন্য ঠাণ্ডা পানি দিয়াছি। (তুমি এইগুলির কি হক আদায় করিয়াছ?)

আরেক হাদীসে আছে, ঐ পর্যন্ত মানুষ হিসাবের ময়দান হইতে



আরেক হাদীসে আছে, এই সমস্ত কালেমার এক একটির বিনিময়ে জান্নাতে একটি করিয়া গাছ লাগান হয়। (তাবারানী) এক হাদীসে আছে, যে ব্যক্তি 'সুবহানাল্লাহিল আজীম ওয়াবিহামদিহী' পড়িবে উহার বিনিময়ে জান্নাতে একটি গাছ লাগানো হইবে। (তিরমিযী, নাসাঈ) এক হাদীসে আছে, একবার হযূর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম কোথাও যাইতেছিলেন, পথে হযরত আবু হোরায়রা (রাযিঃ)কে একটি গাছের চারা লাগাইতে দেখিয়া জিজ্ঞাসা করিলেন, কি করিতেছ? তিনি আরজ করিলেন, গাছ লাগাইতেছি। হযূর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম এরশাদ ফরমাইলেন, ইহা হইতে উত্তম চারা লাগাইবার কথা আমি তোমাকে বলিব কি—'সুবহানাল্লাহি ওয়ালা হামদুলিল্লাহি ওয়ালা ইলাহা ইল্লাল্লাহু ওয়াল্লাহু আকবার' ইহার প্রতিটি কালেমার বিনিময়ে জান্নাতে একটি গাছ লাগিয়া যায়। (তারগীবঃ ইবনে মাজাহ, হাকেম)

ফায়দা : হযূর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লামের মাধ্যমে হযরত ইবরাহীম (আঃ) ছালাম পাঠাইয়াছেন। এইজন্য ওলামায়ে কেরাম লিখিয়াছেন, যাহার কাছে এই হাদীস পৌঁছবে, সে যেন এই ছালামের জবাবে বলে : 'ওয়াআলাহিছ ছালাম ওয়ারাহ্মাতুল্লাহি ওয়া বারাকাতুহ'। হাদীসে উল্লেখিত 'জান্নাতের মাটি অতি উৎকৃষ্ট এবং পানি সুমিষ্ট হওয়ার দুইটি অর্থ হইতে পারে। প্রথমটি হইল, উদ্দেশ্য, শুধুমাত্র ঐ জায়গার অবস্থা বর্ণনা করা যে, উহা অতি উত্তম স্থান, যাহার মাটি সম্পর্কে হাদীস শরীফে আসিয়াছে যে, উহা মুশক ও জাফরানের। আর পানি অত্যন্ত সুস্বাদু। এমন স্থানে সকলেই বাড়ী তৈরী করিতে চায়। তদুপরি আমোদ প্রমোদের জন্য যদি বাগান ইত্যাদি লাগানোর ব্যবস্থাও থাকে তবে এমন স্থান কে ছাড়িতে চায়। দ্বিতীয় অর্থ হইল, যে জায়গার মাটি উত্তম, পানিও উত্তম সেখানে গাছপালা খুব ভাল জন্মে। এই ক্ষেত্রে অর্থ হইবে যে, একবার ছুবহানাল্লাহ পড়িলেই সেখানে একটি গাছ লাগিয়া যাইবে। অতঃপর মাটি ও পানি উত্তম হওয়ার কারণে উক্ত গাছ নিজে নিজেই বড় হইতে থাকিবে। অর্থাৎ কেবল একবার বীজ বপন করিলেই চলিবে। অন্যান্য সমস্ত কাজ আপনা-আপনিই সমাধা হইয়া যাইবে।

উক্ত হাদীসে জান্নাতকে 'খালি ময়দান' বলা হইয়াছে অথচ অন্যান্য যে সমস্ত হাদীসে জান্নাতের অবস্থা বর্ণনা করা হইয়াছে সেইগুলিতে জান্নাতে সর্বপ্রকার ফলমূল ও গাছপালা ইত্যাদি থাকার কথা বলা হইয়াছে। বরং জান্নাত শব্দের অর্থই হইল বাগান। এইজন্য দৃশ্যতঃ প্রশ্ন জাগে। কোন কোন আলেম ইহার ব্যাখ্যা দিয়াছেন : জান্নাত আসলে

খালি ময়দান ; কিন্তু নেক বান্দাকে যখন উহা দেওয়া হইবে তখন তাহার আমল হিসাবে উহাতে বাগান ও গাছপালা থাকিবে।

দ্বিতীয় ব্যাখ্যা কোন কোন ওলামায়ে কেরাম এই করিয়াছেন যে, জান্নাতের বাগান ইত্যাদি আমল অনুপাতে লাভ হইবে, অতএব যখন ঐগুলি আমলের কারণে এবং আমল অনুপাতে মিলিবে তখন যেন আমলই বাগান ও গাছপালার কারণ হইল।

তৃতীয় ব্যাখ্যা এইরূপ করা হইয়াছে যে, একজন জান্নাতী কমপক্ষে এই দুনিয়ার কয়েকগুণ বড় জান্নাত লাভ করিবে। উহার অনেক অংশে প্রথম হইতেই আসল বাগান বিদ্যমান আছে আর কিছু অংশ খালি পড়িয়া আছে। যে যত পরিমাণ যিকির, তাছবীহ ইত্যাদি পড়িবে তাহার জন্য তত পরিমাণ বাগ-বাগিচা আরও লাগিয়া যাইবে। শায়খুল মাশায়েখ হযরত গাজ্জোহী (রহঃ)এর উক্তি 'কাউকাবুদ-দুররী' নামক কিতাবে নকল করা হইয়াছে যে, জান্নাতের সমস্ত গাছ খামীর আকারে এক জায়গায় জড় হইয়া আছে। প্রত্যেক ব্যক্তির নেক আমল হিসাবে উহা তাহার অংশের জমিতে লাগিতে থাকে ও বৃদ্ধি পাইতে থাকে।

⑤ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هَالَهُ السَّيْلُ أَنْ يَكْبِدَهُ أَوْ يَجْلُ بِالسَّيْلِ أَنْ يَنْفِقَهُ أَوْ يَجْبُنَ عَنِ الْعَدُوِّ أَنْ يُقَاتِلَهُ فَلْيَكْثُرْ مَنْ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ فَإِنَّهَا أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنْ جَبَلٍ ذَهَبٍ يُنْفِقُهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ. يَهْ كَلَامِ پِہاڑکی بقدر سونا خرچ کرنے سے بھی زیادہ محبوب ہے۔

رواه الفریابی والطبرانی واللفظ له وهو حدیث غریب ولا بأس باسنادہ انشاء الله کذا فی الترغیب فی مجمع الزوائد رواه الطبرانی وفيه سليمان بن احمد الواسطي وثقه عبد ان وضعفه المحبهور والغالب على بقية رجاله التوثيق وفي الباب عن الجهريرة مرفوعا اخرجه ابن مردويه وابن عباس ايضا عند ابن مردويه كذا في الدرس-

⑤ হযূর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম এরশাদ ফরমান, যে ব্যক্তি

এই কালেমাগুলি কুরআন পাকেও রহিয়াছে। (তারগীব : মুসলিম, নাসাঈ)

ফায়দা : অর্থাৎ কুরআন পাকেও এই কালেমাগুলি বহু জায়গায় আসিয়াছে। এইগুলি পড়ার হুকুম ও উহার প্রতি উৎসাহিত করা হইয়াছে। প্রথম পরিচ্ছেদে এই সম্পর্কে বিস্তারিত আলোচনা হইয়াছে। এক হাদীসে আসিয়াছে, তোমরা ঈদসমূহকে এই সমস্ত কালেমা দ্বারা সুসজ্জিত কর। অর্থাৎ এইগুলি বেশী পরিমাণে পড়াই হইল ঈদের সৌন্দর্য।

④ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا قَدْ ذَهَبَ أَهْلُ الدُّنْيَا بِالذِّجَابِ الْعَلِيِّ وَالتَّعْبِيرِ الْمُتَعَبِّرِ فَقَالَ مَا ذَاكَ قَالُوا يُصَلُّونَ كَمَا نَصَلُّوهُ وَيُصُومُونَ كَمَا نَصُومُ وَيَصَدَّقُونَ وَلَا تَصَدَّقُ وَيَعْبُدُونَ وَلَا نَعْبُدُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَلَا أَعْلَمُكُمْ شَيْئًا تَذْكُرُونَ بِهِ مَنْ سَبَقَكُمْ وَتَنْفَعُونَ بِهِ مَنْ لَعَنَكُمْ وَلَا يَكُونُ أَحَدٌ أَفْضَلَ مِنْكُمْ وَلَا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ تَسْبِحُونَ وَتُكَبِّرُونَ وَتُحَمِّدُونَ وَتُذَكِّرُونَ ثَلَاثًا وَتُشَلِّينَ مَرَّةً قَالَ أَبُو صَالِحٍ فَرَجَعَ فَقَرَأَ الْمُهَاجِرِينَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا سَمِعَ إِخْوَانُنَا أَهْلُ الْأَمْوَالِ بِمَا فَعَلْنَا فَفَعَلُوا مِثْلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ

حُضُورِ أَقْدَسَ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي خِدْمَتِ  
میں ایک مرتبہ فقرائے مہاجرین جمع ہو کر  
حاضر ہوئے اور عرض کیا، یا رسول اللہ یہ  
مالدار سارے بلند درجے لے اڑے اور  
ہمیشہ کی رہنے والی نعمت انہیں کے حصہ  
میں آگئی، حضورؐ نے فرمایا کیوں عرض کیا کہ  
نماز روزہ میں تو یہ ہمارے شریک کہ ہم بھی  
کرتے ہیں یہ بھی اور مالدار ہونے کی وجہ سے  
یہ لوگ صدقہ کرتے ہیں غلام آزاد کرتے ہیں  
اور ہم ان چیزوں سے عاجز ہیں حضورؐ نے  
فرمایا کہ میں تمہیں ایسی چیز بتاؤں کہ تم اس پر  
عمل کر کے اپنے سے پہلوں کو بچاؤ اور بعد  
والوں سے بھی آگے بڑھے ہو اور کوئی شخص  
تم سے اس وقت تک افضل نہ ہو جب  
تک ان ہی اعمال کو نہ کرے صحابہؓ نے  
عرض کیا ضرور بتا دیجئے ارشاد فرمایا کہ ہر نماز  
کے بعد سبحان اللہ الحمد للہ اکبر اللہ اکبر ۳۳  
مرتبہ پڑھ لیا کرو ان حضرات نے شروع کر دیا  
مگر اس زمانہ کے مالدار بھی اسی نمونہ کے تھے  
انہوں نے بھی معلوم ہوئے پر شروع کر دیا تو  
فقر و بارہ حاضر ہوئے کہ یا رسول اللہ ہمارے

রাত্রের কষ্ট সহ্য করিতে ভয় পায় (অর্থাৎ রাত্রি জাগরণ করতঃ ইবাদতে মশগুল হইতে অক্ষম) অথবা কৃপণতার কারণে মাল খরচ করা কঠিন হয় অথবা কাপুরুষতার কারণে জেহাদের হিম্মত হয় না, সে যেন ছুবহানাল্লাহি ওয়াবিহামদিহী বেশী বেশী করিয়া পড়ে। কেননা, এই কালাম আল্লাহ তায়ালায় নিকট পাহাড় পরিমাণ স্বর্ণ খরচ করার চাইতেও বেশী প্রিয়। (তারগীব : তাবারানী)

ফায়দা : আল্লাহ তায়ালায় কত বড় মেহেরবানী ! যাহারা সর্বপ্রকার কষ্ট হইতে বাঁচিয়া থাকিতে চায় তাহাদের জন্যও সওয়াব ও উচ্চমর্যাদা লাভের দরজা বন্ধ করেন নাই। রাত্রি জাগরণ সম্ভব হয় না, কাপুরুষের কারণে টাকা-পয়সা খরচ করা হয় না, কাপুরুষতার কারণে জেহাদের মত মোবারক আমল হয় না, এতদসত্ত্বেও যদি অন্তরে দ্বীনের কদর ও আখেরাতের ফিকির থাকে তবে তাহার জন্যও রাস্তা খোলা রহিয়াছে। তবুও যদি কিছু কামাই করিতে না পারে তবে ইহা দুর্ভাগ্য ছাড়া আর কি হইতে পারে? পূর্বে এই বিষয়টি কিছুটা বিস্তারিতভাবে বর্ণিত হইয়াছে।

⑤ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الْكَلَامِ إِلَى اللَّهِ أَنْعَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ لَا يُضَرُّهُ بَابِلٌ بَدَأَتْ  
حضور کا ارشاد ہے اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کلام چار کلمے ہیں سُبْحَانَ اللَّهِ الْحَمْدُ لِلَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ ان میں سے جس کو چاہے پہلے پڑھے اور جس کو چاہے بعد میں (کوئی خاص ترتیب نہیں) ایک حدیث میں ہے کہ یہ کلمے قرآن پاک میں بھی موجود ہیں۔

(رواه مسلم وابن ماجه والنسائي وزادوه من القرآن ورواه النسائي ايضا وابن حبان في صحيحه من حديث ابى هريرة كذا في الترغيب وعز السيوطي حديث سيرة الى احمد ايضا ورواه بالصحة وحديث ابى هريرة الى مسند الفردوس للدبيلسي ورواه له ايضا بالصحة)

⑥ ছবুর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম এরশাদ ফরমান, আল্লাহ তায়ালায় নিকট সবচাইতে প্রিয় কালাম হইল চারটি কালেমা : 'সুবহানাল্লাহি ওয়ালা হামদুলিল্লাহি ওয়ালা ইলাহা ইল্লাল্লাহু ওয়াল্লাহু আকবার'। এইগুলির মধ্যে যে কোনটি ইচ্ছা আগে এবং যে কোনটি ইচ্ছা পরে পড়া যাইতে পারে (কোন খাছ তরতীব নাই)। এক হাদীসে আছে,

(متفق عليه وليس قول أبي صالح إلى آخره إلا عند مسلم وفي رواية للبخاري  
تسبحون في دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا تَحِيدُونَ عَشْرًا وَتُكَبِّرُونَ عَشْرًا بَدَلْ ثَلَاثًا  
وَتَلْتِنِينَ كَذَا فِي الْمَشْكُوتَةِ وَعَنِ ابْنِ ذَرٍّ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَفِيهِ إِنْ بَدَلَ تَسْبِيحَةً  
صَدَقَ وَبِكُلِّ تَعْبِيدَةٍ صَدَقَ وَفِي بَعْضِ أَحَادِيثِهِمْ صَدَقَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا  
أَحَدَنَا شَهْرُهُ أَنْ يَكُونَ لَهُ فِيهَا أَجْرُ الْحَدِيثِ أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ وَفِي الْبَابِ عَنْ  
إِبْنِ الدَّرْدَاءِ عِنْدَ أَحْمَدَ)

482

অন্য এক হাদীসেও উক্ত ঘটনা অনুরূপ বর্ণিত হইয়াছে, উহাতে ছ্যূর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম এরশাদ ফরমাইয়াছেন, তোমাদের জন্যও আল্লাহ তায়ালা ছদকার সমতুল্য আমল রাখিয়াছেন। ছুবহানাল্লাহ একবার বলা ছদকা, আল-হামদুলিল্লাহ একবার বলা ছদকা, স্ত্রীর সহিত সহবাস করা ছদকা। সাহাবীগণ আশ্চর্যের সহিত জিজ্ঞাসা করিলেন, ইয়া রাসূলাল্লাহ! স্ত্রীসহবাসে নিজের খাহেশ মিটানো হয়; ইহাও ছদকা হইয়া যাইবে! ছ্যূর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম এরশাদ ফরমাইলেন, যদি সে ব্যক্তি হারামে লিপ্ত হয় তবে কি তাহার গোনাহ হইবে না? সাহাবীগণ আরজ করিলেন, অবশ্যই হইবে। ছ্যূর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম ফরমাইলেন, এমনিভাবে হালালের মধ্যে ছদকা ও ছওয়াব রহিয়াছে।

ফায়দা : অর্থাৎ হারাম কাজ হইতে বাঁচিয়া থাকার নিয়তে স্ত্রীসহবাস নেকী ও ছওয়াবের কারণ হইবে। এই ঘটনা সম্পর্কিত অন্য এক হাদীসে স্ত্রী সহবাসে নিজের খাহেশ মিটানো হয়—এই প্রশ্নের উত্তরে হুযূর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লামের এই এরশাদ নকল করা হইয়াছে যে,—‘বল দেখি—যদি সন্তান জন্ম লাভ করে অতঃপর সে যৌবনে পৌছে আর তোমরা তাহার সম্পর্কে উচ্চ আশা পোষণ কর এমন সময় সে মারা যায়, তবে কি তোমরা ছওয়াবের আশা করিবে না? সাহাবীগণ বলিলেন, অবশ্যই ছওয়াবের আশা করিব। হুযূর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম ফরমাইলেন, কেন? তোমরা কি তাহাকে পয়দা করিয়াছ? তোমরা কি তাহাকে হেদয়াত দান করিয়াছিলে? তোমরা কি তাহাকে রিযিক দান করিয়াছিলে? না, বরং আল্লাহ পাকই পয়দা করিয়াছেন, তিনিই হেদয়াত দান করিয়াছেন, তিনিই রিযিক দিয়াছেন। অনুরূপভাবে সহবাসের দ্বারা তোমরা বীর্যকে হালাল স্থানে রাখিয়া থাক অতঃপর উহা আল্লাহ তায়ালায় কব্জায় চলিয়া যায়। তিনি ইচ্ছা করিলে উহাকে জিন্দা করেন অর্থাৎ উহা

দ্বারা সন্তান পয়দা করেন অথবা উহার মৃত্যু ঘটান সন্তান পয়দা করেন না।' এই হাদীস হইতে বুঝা যায় যে, সহবাস সন্তান লাভের কারণ হয় বলিয়াই নেকী ও ছওয়াব পাওয়া যায়।

⑧ عَنْ لَيْثٍ مِّنْ بَرَاءَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَلَّمَ اللَّهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَحَمِدَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَكَبَّرَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَقُلْتُ تَعْنِي وَتَعْنُونَ وَقَالَ ثَبَامُ الْبَاهَةِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحَدَّثَ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ بِطَرَفِ اس كُتِرَتْ سَعَى هَوْنِ سَمْدَرِ كُفَّاهِ

الْبُحْنَ (رواه مسلم كذا في الشكوة وكذا في مسند أحمد)

⑧ ছযর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম এরশাদ ফরমান, যে ব্যক্তি প্রত্যেক নামাযের পর ৩৩ বার ছুবহানাল্লাহ, ৩৩ বার আল-হামদুলিল্লাহ, ৩৩ বার আল্লাহু আকবার এবং ১ বার—

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

পড়িবে সেই ব্যক্তির গোনাহ সমুদ্রের ফেনা পরিমাণ হইলেও মাফ হইয়া যায়। (মিশকাত : মুসলিম)

ফায়দা : গোনাহসমূহের ক্ষমার ব্যাপারে পূর্বে কয়েকটি হাদীসের ব্যাখ্যায় বলা হইয়াছে যে, এইসব গোনাহ বলিতে আলেমদের মতে ছগীরা গোনাহ বুঝায়। এই হাদীসে তিনটি কালেমা ৩৩ বার এবং লা ইলাহা ইল্লাল্লাহ একবার আসিয়াছে। পরবর্তী হাদীসে দুই কালেমা ৩৩ বার করিয়া এবং আল্লাহু আকবার ৩৪ বার আসিতেছে। হযরত জায়েদ (রাযিঃ) হইতে বর্ণিত যে, ছযর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম আমাদেরকে প্রত্যেক নামাযের পর ছুবহানাল্লাহ, আল-হামদুলিল্লাহ, আল্লাহু আকবার ৩৩ বার করিয়া পড়ার হুকুম করিয়াছিলেন। এক আনছারী সাহাবী স্বপ্নে দেখিলেন, কেহ বলিতেছে, প্রত্যেকটি কালেমা পঁচিশবার করিয়া পড় এবং এইগুলির সহিত লা ইলাহা ইল্লাল্লাহও পঁচিশ বার পড়। ছযর সাল্লাল্লাহু আলাইহি

ওয়াসাল্লামের নিকট এই স্বপ্নের কথা আরজ করিলে তিনি ইহা কবুল করিয়া নেন এবং এইরূপ করার অনুমতি প্রদান করেন।

এক হাদীসে ছুবহানাল্লাহ, আল-হামদুলিল্লাহ, আল্লাহু আকবার এই তিন কালেমাকে প্রত্যেক নামাযের পর ১১ বার করিয়া পড়ার হুকুম করা হইয়াছে। আরেক হাদীসে ১০ বার করিয়া বর্ণিত হইয়াছে। এক হাদীসে লা ইলাহা ইল্লাল্লাহ ১০ বার বাকী তিন কালেমা প্রত্যেকটি ৩৩ বার বর্ণিত হইয়াছে। এক হাদীসে প্রত্যেক নামাযের পর উপরোক্ত চার কালেমা ১০০ বার করিয়া বর্ণিত হইয়াছে। এই সমস্ত রেওয়াযাত 'হিসনে হাসীন' কিতাবে বর্ণিত হইয়াছে। সংখ্যার এই পার্থক্য মানুষের বাহ্যিক অবস্থার পার্থক্যের কারণে হইয়াছে। অবসর ও ব্যস্ততা হিসাবে মানুষ বিভিন্ন রকমের হয়। যাহারা অন্যান্য জরুরী কাজে মশগুল থাকে তাহাদের জন্য কম সংখ্যা আর যাহারা অবসর তাহাদের জন্য বেশী নির্ধারণ করা হইয়াছে। মোহাক্কেক আলেমগণের অভিমত এই যে, হাদীসে যেই সমস্ত সংখ্যা দেওয়া হইয়াছে সেইগুলিকে বজায় রাখা জরুরী। কেননা যেই জিনিস ঔষধ হিসাবে ব্যবহার করা হয় উহাতে পরিমাণ ঠিক রাখাও গুরুত্বপূর্ণ।

⑨ عَنْ كَيْسِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعْبَاتٌ لَا يَحِبُّ قَائِلُهُنَّ أَوْ فَاعِلُهُنَّ دُبُرُ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ ثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ نَسِيحَةً وَثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ تَحْسِيدَةً وَارْبَعٌ وَثَلَاثُونَ تَكْبِيرَةً

(رواه مسلم كذا في الشكوة وعزاه السيوطي في الجامع إلى أحمد ومسلم والترمذي والنسائي ورفعه بالضعف في الباب عن أبي الدرداء عند الطبراني)

⑨ ছযর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম এরশাদ ফরমান, কতিপয় পশ্চাদগামী কালেমা এমন রহিয়াছে যে, যাহার পাঠকারী বিফল হয় না। সেই কালেমাগুলি হইল : প্রত্যেক ফরজ নামাযের পর ৩৩ বার সুবহানাল্লাহ, ৩৩ বার আল-হামদুলিল্লাহ, ৩৪ বার আল্লাহু আকবার পাঠ করা। (মিশকাত : মুসলিম)

ফায়দা : এই কালেমাগুলিকে 'পশ্চাদগামী' হয়ত বা এইজন্য বলা হইয়াছে যে, এইগুলিকে নামাযের পর পড়া হয়। অথবা এইজন্য যে,



گوناہر پر ایہی گول پڈار دھار گوناہکے دھوت کریریا دےہ و مٹاہیرا دےہ۔ اٹہہا ایہجنہا ہے، ایہ کلمہگولہ اکٹیر ہر آرےکٹ پڈا ہہ۔ ہہرٹ آہو داردا (راہیہ) ہلےن، آماہدےکے ناماہےر ہر سوہاناللاہ، آل-ہامدولللاہ ۳۳ ہار کریریا اہہ آلالاہ آکہار ۳۴ ہار پڈار ہکم کرا ہہیراہے۔

١٠ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَصِينٍ رَفَعَهُ  
أَمَّا يَسْطِيعُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَجْعَلَ كَلَّ  
يَوْمٍ مِثْلَ أَحَدِ عَمَلٍ قَالُوا يَا رَسُولَ  
اللَّهِ وَمَنْ يَسْطِيعُ قَالَ كَلَّكُمْ يَسْطِيعُ  
قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَاذَا قَالَ سُبْحَانَ  
اللَّهِ أَعْظَمُ مِنْ أَحَدٍ وَلَا إِلَهَ إِلَّا  
اللَّهُ أَعْظَمُ مِنْ أَحَدٍ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ  
أَعْظَمُ مِنْ أَحَدٍ وَاللَّهُ أَكْبَرُ  
أَعْظَمُ مِنْ أَحَدٍ۔  
سُبْحَانَ اللَّهِ كَأَنَّكَ أَكْبَرُ مِنْ أَحَدٍ  
كَأَنَّكَ أَكْبَرُ مِنْ أَحَدٍ هَلْ أَكْبَرُ مِنْ أَحَدٍ هَلْ أَكْبَرُ مِنْ أَحَدٍ هَلْ أَكْبَرُ مِنْ أَحَدٍ

للكبير والبنان كذا في جميع الفوائد واليهما عزله في الحصن ومجمع الزوائد  
قال رجالها رجال الصالحين

٥٥) ہہر سالللالاہ آلالاہیہ ویرا سالللام اکہار اہرشاہ فرماہلےن، توماہدےر مٹھہ کي اہمن کھہ ناہ، ہے ہرٹیدن وڈد (ہاہا مڈنا موناویرار اکٹ پاہاڈےر نام) ہرماہا آمال کرہے؟ ساہاہاے کیرام آارہ کرہلےن، ہیرا راسولاللاہ! کي ہہار کھمٹا راٹھ ہے، (اٹ ہڈ پاہاڈ ہرماہا آمال کرہے)؟ ہہر سالللالاہ آلالاہیہ ویرا سالللام اہرشاہ فرماہلےن، ہرٹیک ہآہٹہی کھمٹا راٹھ۔ ساہاہیگن آارہ کرہلےن، اٹا کيٹاہے ہہٹے ہارے؟ اہرشاہ فرماہلےن، سوہاناللاہر ہوہاہ وڈد ہہٹے ہہشہ، لا ہلاہا ہلاللاہر ہوہاہ وڈد ہہٹے ہہشہ، آلہامدولللاہ اہر سہوہاہ وڈد ہہٹے ہہشہ، آلالاہ آکہار-اہر ہوہاہ وڈد ہہٹے ہہشہ۔

(ہامڈل-ہاویراڈ : تاہارانی، ہاہہار)

ہاہدا : اٹھارہ ایہ کالہماگولہر ہرٹیکٹہی اہمن ہے، اٹاہر ہوہاہ وڈد پاہاڈ ہہٹے ہہشہ۔ اک پاہاڈ کھن، نا ہانہ کٹ پاہاڈ ہہٹے ہہشہ۔ ہادیس ہرہیہ ہرٹہ ہہیراہے، سوہاناللاہ، آل-ہامدولللاہ سمٹ آاسمان و ہمینکے ہوہاہ دھار ہرہرہ کریریا دےہ۔ اک ہادیسے آاسیراہے، سوہاناللاہ اہر سہوہاہ پاللاہ اٹھک، آل-ہامدولللاہ پاللاکے ہرہ کریریا دےہ، آار آلالاہ آکہار آاسمان و ہمینےر مٹھہہٹہ ہٹانکے ہرہرہ کریریا دےہ۔ آارےک ہادیسے ہہر سالللالاہ آلالاہیہ ویرا سالللامےر اہرشاہ نکل کرا ہہیراہے، سوہاناللاہ، آل-ہامدولللاہ، لا ہلاہا ہلاللاہ، آلالاہ آکہار آمار نیکٹ اہرہ سکل ہٹے اٹھک ہرہ ہاہار اٹہر سہر اڈد ہہ۔ مولا آالی کاری (رہہ) ہلےن، ہہار اٹھ ہہل، سمٹ دنیہا آلالاہر ہنہ ہرٹ کیریریا دےہا ہہٹے و ہہا ہہشہ ہرہ۔ کٹہٹ آاہے ہے، ہہرٹ سولایمان (آہ) اٹاہر ہاوہاہ تہٹے ہڈیرا کواہ و ہاہٹےہلےن۔ پاہیرا اٹاہار اٹہر ہاہا کریریا راہیراہل اہہ ہن و مانوہ ہٹاہر لہکک دہ سارہٹے ہل۔ اٹاہر اہی تہٹ اک آاہد ہآہٹہر اٹہر دیرا اٹہکرم کرہل۔ سہ ہہرٹ سولایمان (آہ) اہر اہی ہشال و ہآاکک راکھڑے ہرٹاں کرہل۔ تہن ہہرٹ سولایمان (آہ) ہلہلےن، مومہنر آاملناماہ اک تہہہ سولایمانےر سمٹ راکھڑ ہہٹے اٹہم۔ کھننا سولایمانےر راکھڑ اکڈن ہہہہ ہہیرا ہاہے آار اک تہہہ ہرٹکال ٹاکیہ۔

١١ عَنْ أَبِي سَلَامٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَعْثَ  
خَسْرٍ مَا أَتَقَلَّمُ فِي الْمِيزَانِ لِأَلِ  
إِلَهِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَسُبْحَانَ اللَّهِ  
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَالْوَلَدُ الصَّالِحُ يَتَوَفَّى  
لِلنَّارِ النَّارُ فَتَحْتَبِئُ۔

الحديث أخرجه أحمد في مسنده ورجالته ثقات كما في مجمع الزوائد والحاكم و  
قال صحيح الإسناد وقره عليه الذمى وذكره في الجامع الصغير برواية البزار  
عن ثوبان ورواية النسائي وابن حبان والحاكم عن أبي سلمى ورواية أحمد عن



যাইবে। আর সমস্ত আসমান ও জমীনকে যদি এক পাল্লায় রাখা হয় আর দ্বিতীয় পাল্লায় এই পাক কালেমাকে রাখা হয়, তবে কালেমার পাল্লাই ঝুঁকিয়া যাইবে। আর দ্বিতীয় যে কাজটি করিতে হইবে উহা হইল—‘সুবহানাল্লাহি ওয়াবিহামদিহী’ পড়া। কেননা, এই কালেমা সমস্ত মখলূকের এবাদত। আর ইহারই বরকতে সমস্ত মখলূককে রিযিক দান করা হয়। মখলূকের মধ্যে কোন জিনিস এমন নাই যে, আল্লাহর তাসবীহ পড়ে না কিন্তু তোমরা তাহাদের কথা বুঝিতে পার না।

আর যে দুই কাজ হইতে নিষেধ করিতেছি, উহা হইল, শিরক ও অহংকার। কেননা, এই দুই কাজের কারণে আল্লাহ ও বান্দার মাঝখানে পর্দা পড়িয়া যায় এবং আল্লাহর নেক বান্দাদের সহিতও পর্দা হইয়া যায়।

(তারগীব : নাসাঈ)

ফায়দা : লা ইলাহা ইল্লাল্লাহর বর্ণনাতেও এই হাদীসের বিষয়বস্তু বর্ণিত হইয়াছে। এই হাদীসে তাসবীহ সম্পর্কে যাহা বলা হইয়াছে, তাহা কুরআন পাকের আয়াতেও পূর্বে বর্ণিত হইয়াছে :

وَأَنَّ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا يَسْبُحُ بِحَمْدِهِ

(সূরা বনী ইসরাঈল, আয়াত : ৪৪)

নবী করীম সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লামের এরশাদ অনেক হাদীসে বর্ণিত হইয়াছে যে, শবে মেরাজে হযূর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম স্বয়ং আসমানসমূহের তাসবীহ পড়া শুনিয়াছেন। একবার হযূর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম এমন কিছু লোকের নিকট গমন করিলেন, যাহারা নিজেদের ঘোড়া ও উটের উপর দাঁড়াইয়াছিল। তিনি তাহাদেরকে বলিলেন, তোমরা জানায়োরসমূহকে মিস্বর ও কুরসী বানাইও না। কেননা, অনেক জানায়োর আরোহণকারীদের হইতে উত্তম এবং তাহাদের চাইতে বেশী আল্লাহর যিকির করিয়া থাকে। হযরত ইবনে আব্বাস (রাযিঃ) বলেন, ক্ষেতের ফসলও আল্লাহর যিকির করে এবং ক্ষেতের মালিক উহার ছওয়াব লাভ করে। একবার হযূর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লামের খেদমতে এক পেয়লা ‘ছারীদ’ (গোশত-রুটি মিশান এক প্রকার খাদ্য) পেশ করা হইল। তিনি এরশাদ ফরমাইলেন, এই খাদ্য তাসবীহ পড়িতেছে। কেহ আরজ করিল, আপনি উহার তাসবীহ বুঝিতেছেন? হযূর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম ফরমাইলেন, হাঁ বুঝিতেছি। অতঃপর তিনি এক ব্যক্তিকে আদেশ করিলেন, ইহা অমুকের নিকটে নিয়া যাও। তাহার নিকট নেওয়া হইলে সেও উহার তাসবীহ শুনিতে পাইল। অতঃপর তৃতীয় এক ব্যক্তির নিকট এইরূপ করা হইলে

সেও শুনিতে পাইল। কেহ দরখাস্ত করিল, মজলিসের সকলকেই শুনানো হউক। হযূর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম এরশাদ ফরমাইলেন, ইহাদের মধ্য হইতে কেহ যদি শুনিতে না পায় তবে লোকেরা তাহাকে গোনাহগার মনে করিবে। এইসব জিনিসের সম্পর্ক কাশফের সহিত। আর নবীগণের তো কাশফ (অন্তর্দৃষ্টি) পুরাপুরিই হাসিল ছিল এবং থাকার কথাও। সাহাবায়ে কেরামেরও অনেক সময় হযূর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লামের ছোহবতের বরকতে ও সান্নিধ্যের নূরের বদৌলতে কাশফ হাসিল হইত ; শত শত ঘটনা ইহার সাক্ষী রহিয়াছে। সূফীগণেরও বেশীর ভাগ ক্ষেত্রে অধিক মোজাহাদার কারণে কাশফ হাসিল হয়। ফলে, তাঁহারা প্রাণী ও নিষ্প্রাণ বস্তুর তাসবীহ তাহাদের ভাষা ও কথাবার্তা বুঝিতে পারেন। কিন্তু মোহাক্কে মাশায়েখগণের মতে ইহা কামেল হওয়ার দলীল নয় এবং আল্লাহর নৈকট্যলাভেরও কারণ নয়। কেননা যে কোন লোক মোজাহেদা করিয়া ইহা হাসিল করিতে পারে। চাই সেই ব্যক্তির আল্লাহ তাআলার নৈকট্য হাসিল হউক বা না হউক। কাজেই মোহাক্কেগণ এই বিষয়টিকে গুরুত্বপূর্ণ বিষয় মনে করেন না। বরং এই হিসাবে তাহারা ইহাকে ক্ষতিকর মনে করেন যে, প্রাথমিক দরজার সাধক যখন ইহাতে লাগিয়া যায়, তখন দুনিয়া পরিভ্রমণের এক আগ্রহ জন্মিয়া তাহার উন্নতির জন্য বাধা হইয়া যায়।

হযরত মাওলানা খলীল আহমদ (রহঃ)—এর কোন এক খাদেম সম্পর্কে আমার জানা আছে, যখন তাহার কাশফের অবস্থা শুরু হইতে লাগিল, তখন হযরত অত্যন্ত গুরুত্ব সহকারে কিছুদিনের জন্য তাহার যিকির-আযকার বন্ধ করাওয়া দিয়াছিলেন। যাহাতে এই অবস্থার উন্নতি হইতে না পারে। ইহা ছাড়া কাশফ দ্বারা অন্যের গোনাহসমূহ প্রকাশিত হইয়া অন্তর কলুষিত হওয়ার কারণ হয়। বিধায় এই সকল বুয়ুর্গণ ইহা হইতে বাঁচিয়া থাকিতে চান। আল্লামা শা'রানী (রহঃ) মীজানুল কুবরা নামক কিতাবে লিখিয়াছেন, হযরত ইমাম আবু হানীফা (রহঃ) কাহাকেও ওজু করিতে দেখিলে ওজুর পানিতে ধৌত হইয়া যাওয়া গোনাহ দেখিতে পাইতেন এবং গোনাহটি কবীরা না ছগীরা অথবা মকরুহ না অনুত্তম তাহাও অন্যান্য দৃশ্যমান বস্তুর ন্যায় বুঝিতে পারিতেন।

যেমন একবার তিনি কুফার জামে মসজিদের অজুখানায় উপস্থিত ছিলেন। এক যুবক অযু করিতেছিল। তিনি তাহার অজুর পানি দেখিয়া চুপে চুপে তাহাকে নসীহতস্বরূপ বলিলেন, বেটা! তুমি মা-বাপের নাফরমানী হইতে তওবা কর। তখন সে তওবা করিয়া নিল। আরেক

ব্যক্তিকে দেখিয়া তাহাকে নসীহত করিলেন, ভাই! জেনা করিও না ; ইহা অত্যন্ত খারাপ কাজ। সেও তখন জেনা হইতে তওবা করিল। আরেক ব্যক্তিকে দেখিলেন, তাহার ওজুর পানি হইতে মদ্যপান ও অবৈধ আমোদ-প্রমোদের গোনাহ বরিতেছে। তিনি তাহাকেও নসীহত করিলেন। সেও তওবা করিল। ইহার পর ইমাম সাহেব আল্লাহ তায়ালা নিকট দোয়া করিলেন, হে আল্লাহ! আমি মানুষের দোষ-ত্রুটি জানিতে চাই না ; এই জিনিস আমার মধ্য হইতে দূর করিয়া দাও। আল্লাহ তায়ালা তাহার দোয়া কবুল করিলেন এবং এই অবস্থা দূর হইয়া গেল। কথিত আছে যে, ঐ সময় ইমাম সাহেব ব্যবহৃত পানিকে নাপাক বলিয়া ফতওয়া দিয়াছিলেন। কেননা, যখন ঐ পানি পঁচা ও দুর্গন্ধময় দেখা যাইতেছে, তখন উহাকে কি করিয়া পাক বলিয়া ফতওয়া দিবেন? কিন্তু যখন এই অবস্থা দূর হইয়া গেল তখন উহাকে নাপাক বলাও ছাড়িয়া দিলেন।

আমাদের হযরত মাওলানা আবদুর রহীম রায়পুরী (রহঃ)-এর এক খাদেমের অবস্থা এমন হইয়াছিল যে, কয়েকদিন পর্যন্ত তিনি পেশাব-পায়খানায় যাইতে পারিতেন না। কারণ, যেখানেই যাইতেন সেখানেই তিনি নূর দেখিতে পাইতেন। এই ধরনের আরও শত সহস্র ঘটনা আছে, যেইগুলির বাস্তবতা ও সত্যতার ব্যাপারে কোন সন্দেহ নাই। কেননা, যাহারা যেই পরিমাণ কাশফের অংশ পাইয়াছেন, সেই অনুপাতে তাহারা বিভিন্ন অবস্থা জানিতে পারিতেন।

(۱۳) عَنْ أُمِّ هَانِئَةَ قَالَتْ مَرَّ بِی رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ كَبُرَتْ وَضَعُفْتُ أَوْ كَمَا قَالَتْ فَمُرْنِي بِعَمَلٍ أَعْمَلُهُ وَأَنَا جَالِسَةٌ قَالَ سَبِّحِ اللَّهَ مِائَةَ تَبِيحَةً فَإِنَّهَا تَعْدِلُ لَكَ مِائَةَ رَقَبَةٍ تَغْنِيْهَا مِنْ وَلَدٍ أَسْبَغِيلٍ وَاحِدٍ وَاللَّهِ مِائَةُ تَحْبِيْدَةٍ فَإِنَّهَا تَعْدِلُ لَكَ مِائَةَ فَرَسٍ مُسَرَّجَةٍ مُلَجَمَةٍ تَحْمِلِينَ عَلَيْهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَكَتَبَرَى اللَّهُ مِائَةَ تَكْبِيْرَةٍ فَإِنَّهَا تَعْدِلُ لَكَ

مَائَةِ بَدَنَةٍ مُّقْلَدَةٍ مُّتَقَبِّلَةٍ وَ  
هَلَلِي اللَّهُ مَائَةَ تَهْلِيلَةٍ قَالَ أَبُو حَلْتٍ  
أَحْبَبُهُ قَالَ تِلْكَ مَا بَيْنَ السَّاءِ وَ  
الْأَرْضِ وَلَا يَرْفَعُ لِأَحَدٍ عَمَلٌ أَفْضَلُ  
مِمَّا يَرْفَعُ لَكَ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَ بِشَيْءٍ  
مَا أَتَيْتَ -

مختصر سابتا دیجے زیادہ لمبائے ہو حضور نے ارشاد فرمایا کہ اللہ اکبر دس مرتبہ پڑھا کرو اللہ  
جل شانہ اس کے جواب میں فرماتے ہیں کہ یہ میرے لئے ہے پھر سبحان اللہ دس مرتبہ کہا  
کر اللہ تعالیٰ پھر یہی فرماتے ہیں کہ یہ میرے لئے ہے پھر اللھم اغفر لی دس مرتبہ پڑھا کرو  
حق تعالیٰ شانہ فرماتے ہیں کہ ہاں میں نے مغفرت کر دی۔ دس مرتبہ تم اللھم اغفر لی کہو  
(دس مرتبہ اللہ جل شانہ فرماتے ہیں کہ میں نے مغفرت کر دی)

(رواه أحمد بأسناد حسن واللفظ له والسائي ولم يقل ولا يرفع إلى آخره والبيهقي يثمه  
وابن أبي الدنيا فجعل ثواب الرقاب في التعميد والغرس في التسليم وابن ماجة بمعناه  
باختصار والطبراني في الكبير بنحو أحمد ولم يقل أحبه وفي الأوسط بأسناد  
حسن بمعناه كذا في الترغيب باختصار قلت رواه الحاكم بمعناه وصححه وعزاه  
في الجامع الصغير إلى أحمد والطبراني والحاكم ورواه بالصححة وذكره في مجمع  
الزوائد بطريق وقال أسانيدهم حسنة وفي الترغيب الضعيف عن أبي امامة مرفوعاً  
بنحو حديث الباب مختصراً وقال رواه الطبراني ورواه رواية الصحيح خلا سليمان  
بن عثمان الفوري يكشف حاله فانه لا يحضر في الآن فيه جرح ولا علة إياه وفي الباب  
عن سلمى أم بني أبي رافع قالت قال رسول الله أخبرني بكل مايات ولا تنكرن علي الحديث  
مختصراً فيه التكبير والتسليم عشر عشر والله ما غفر لي غير ما قال المنذري رواه الطبراني  
ورواه محتج به في الصحيح اه قلت وبمعناه عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن  
جده مرفوعاً بلفظ من سألني بالله مائة بالغداة ومائة بالعشي كان كن حجة مائة  
حجة الحديث وجعل فيه التعميد كما من حمل على مائة ذر من التمهيل كما اعتق  
مائة زبقة من ولد أسلم ذكره في المشكوة برواية الترمذي وقال من  
غريب)





كَأَشَدَّ عَلَيْهَا حَرًّا وَأَشَدَّ لَهَا طَلَبًا  
وَأَعْظَمَ فِيهَا رَغْبَةً قَالَ فَبِمَا  
يَسْعَوْنَ فِيَقُولُونَ مِنَ النَّارِ فَيَقُولُ وَمَلَّ  
رَأُوهَا فَيَقُولُونَ لَا فَيَقُولُ فَكَيْفَ  
لَوْ رَأُوهَا فَيَقُولُونَ لَوْ أَنَّهُمْ رَأُوهَا  
كَانُوا أَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا أَشَدَّ  
لَهَا مَخَافَةً فَيَقُولُ أَشْهَدُكُمْ أَنِّي  
قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ فَيَقُولُ مَلَكٌ مِّنَ  
السَّمَاءِ مُكَذِّبٌ لِّكَيْسٍ مِنْهُمْ أَنَا  
جَاءَ لِحَاجَةٍ قَالَ هَؤُلَاءِ الْقَوْمُ لَا يَتَّقُونَ  
بِهِمْ حِيلَتَهُمْ  
تھے عرض کرتے ہیں کہ جہنم سے پناہ مانگ رہے تھے ارشاد ہوتا ہے کیا انھوں نے جہنم کو  
دیکھا ہے عرض کرتے ہیں کہ دیکھا تو ہے نہیں ارشاد ہوتا ہے اگر دیکھتے تو کیا ہوتا عرض کرتے  
ہیں اور بھی زیادہ اس سے بھگتے اور بچنے کی کوشش کرتے ارشاد ہوتا ہے اچھا تم گواہ  
رہو کہ میں نے اس مجلس والوں کو سب کو بخش دیا۔ ایک فرشتہ عرض کرتا ہے یا اللہ فلاں شخص  
اس مجلس میں اتفاقاً اپنی کسی ضرورت سے آیا تھا وہ اس مجلس کا شریک نہیں تھا ارشاد  
ہوتا ہے کہ یہ جماعت ایسی مبارک ہے کہ ان کا پاس بیٹھنے والا بھی محروم نہیں ہوتا اور انہیں  
اس کو بھی بخش دیا

(رداء البخاری و مسعودیہ فی الاسماء والصفات کذا فی الدرر والمذکوة)

১৪) ছয় সাল্লাল্লাহু আলাইہি ওয়াসাল্লাম এরশাদ ফরমাইয়াছেন,  
ফেরেশতাদের একটি জামাত রহিয়াছে, যাহারা পথেঘাটে ঘুরিয়া বেড়াইতে  
থাকে। যেখানেই তাহারা আল্লাহর যিকিরকারী লোকদেরকে দেখিতে পায়,  
তাহারা পরস্পর একে অপরকে ডাকিয়া সকলেই জমা হইয়া যায় এবং  
যিকিরকারীদের চতুর্দিকে আসমান পর্যন্ত জমা হইতে থাকে। যখন ঐ  
মজলিস শেষ হইয়া যায়, তখন তাহারা আসমানে উঠিয়া যায়। আল্লাহ  
তায়াল্লা সবকিছু জানা সত্ত্বেও জিজ্ঞাসা করেন, তোমরা কোথা হইতে  
আসিয়াছ? তাহারা বলে, আমরা আপনার বান্দাদের অমুক জামাতের  
নিকট হইতে আসিয়াছি, যাহারা আপনার তাসবীহ, তাকবীর ও তাহমীদে

(মহত্ব বর্ণনা ও প্রশংসায়) মশগুল ছিল। আল্লাহ তায়াল্লা বলেন, তাহারা  
কি আমাকে দেখিয়াছে? ফেরেশতারা বলে, হে আল্লাহ! তাহারা আপনাকে  
দেখে নাই। আল্লাহ তায়াল্লা বলেন, তাহারা যদি আমাকে দেখিত, তবে কি  
অবস্থা হইত? ফেরেশতারা আরজ করে, তাহারা আরও বেশী এবাদতে  
মশগুল হইত এবং আরও বেশী আপনার প্রশংসা ও পবিত্রতা বর্ণনায় মগ্ন  
হইত। আল্লাহ তায়াল্লা বলেন, তাহারা কি চায়? ফেরেশতারা আরজ  
করে, তাহারা জান্নাত চায়। আল্লাহ তায়াল্লা বলেন, তাহারা কি জান্নাত  
দেখিয়াছে? ফেরেশতারা আরজ করে, তাহারা তো জান্নাত দেখে নাই।  
আল্লাহ তায়াল্লা বলেন, তাহারা যদি জান্নাত দেখিত তবে কি অবস্থা  
হইত? ফেরেশতারা আরজ করে, আরও বেশী শওক ও আকাঙ্ক্ষা সহকারে  
উহা পাইবার চেষ্টায় লাগিয়া যাইত। অতঃপর আল্লাহ তায়াল্লা বলেন,  
তাহারা কোন্ জিনিস হইতে পানাহ চাহিতেছিল? ফেরেশতারা আরজ  
করে, তাহারা জাহান্নাম হইতে পানাহ চাহিতেছিল। আল্লাহ তায়াল্লা  
বলেন, তাহারা কি জাহান্নাম দেখিয়াছে? ফেরেশতারা আরজ করে,  
তাহারা জাহান্নাম দেখে নাই। আল্লাহ তায়াল্লা বলেন, যদি দেখিত তবে কি  
অবস্থা হইত? ফেরেশতারা আরজ করে, আরও বেশী উহা হইতে পলায়ন  
করিত এবং বাঁচার চেষ্টা করিত। আল্লাহ তায়াল্লা বলেন, আচ্ছা, তোমরা  
সাক্ষী থাক আমি ঐ মজলিসের সকলকে মাফ করিয়া দিলাম। এক  
ফেরেশতা বলে, হে আল্লাহ! অমুক ব্যক্তি ঐ মজলিসে ঘটনাক্রমে নিজের  
কোন প্রয়োজনে আসিয়াছিল; সে উহাতে শরীক ছিল না। আল্লাহ  
তায়াল্লা বলেন, ইহা এমন মোবারক জামাত, যাহাদের সহিত  
উপবেশনকারীও বঞ্চিত হয় না। (কাজেই তাহাকেও মাফ করিয়া দিলাম।)

(মিশকাত : বুখারী, মুসলিম)

ফায়দা : এই ধরনের বিষয়বস্তু বিভিন্ন হাদীসে বর্ণিত হইয়াছে যে,  
ফেরেশতাদের একটি জামাত যিকিরের মজলিস, যিকিরকারী জামাত ও  
ব্যক্তিদেরকে তালাশ করিতে থাকে। যেখানেই পায়, সেখানেই তাহারা  
বসিয়া যায় এবং যিকির শুনিতে থাকে। যেমন প্রথম অধ্যায়ের ৮ নম্বর  
হাদীসে এই সম্পর্কে আলোচনা করা হইয়াছে। আল্লাহ তায়াল্লা  
ফেরেশতাদের সহিত গর্ব করিয়া যিকিরকারীদের কথা কেন আলোচনা  
করেন, ইহার কারণও সেই অধ্যায়ে বর্ণনা করা হইয়াছে। মজলিসে  
একব্যক্তি এমনও ছিল যে, নিজের ব্যক্তিগত প্রয়োজনে আসিয়াছিল।  
ফেরেশতাদের এরূপ আরজ করার উদ্দেশ্য হইল প্রকৃত ঘটনা প্রকাশ করা।  
কারণ এই সময় ফেরেশতারা সাক্ষীর পর্যায়ে রহিয়াছে এবং ঐ সমস্ত



লোকদের ইবাদত ও আল্লাহর যিকিরে মশগুল হওয়ার সাক্ষ্য প্রদান করিতেছে। এই কারণে উক্ত ব্যক্তির অবস্থা ব্যক্ত করার প্রয়োজন দেখা দিয়েছে ; যাহাতে কোনরূপ প্রশ্ন হইতে না পারে। কিন্তু ইহা আল্লাহ তায়ালা দয়া ও মেহেরবানী যে, যিকিরকারীদের বরকতে তাহাদের নিকট নিজ প্রয়োজনে উপবেশনকারীকেও মাহরুম করেন নাই। আল্লাহ তায়ালা এরশাদ ফরমান :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ (সূরা তওবা: ১১৯)

“হে ঈমানদারগণ! তোমরা আল্লাহকে ভয় কর এবং সত্যবাদীদের সঙ্গে থাক।” (সূরা তওবা, আয়াত : ১১৯)

সূফীগণ বলেন, তোমরা আল্লাহ তায়ালা সঙ্গে থাক। যদি ইহা না হয় তবে ঐ সমস্ত লোকদের সঙ্গে থাক যাহারা আল্লাহ তায়ালা সঙ্গে থাকে। আল্লাহর সঙ্গে থাকার অর্থ হইল, যেমন সহীহ বোখারী শরীফে বর্ণিত আছে, আল্লাহ তায়ালা ফরমান, বান্দা নফল এবাদতের দ্বারা আমার নৈকট্য লাভে উন্নতি করিতে থাকে, অবশেষে আমি তাহাকে আমার প্রিয়পাত্র বানাইয়া লই। আর যখন আমি প্রিয় বানাইয়া লই তখন আমি তাহার কান হইয়া যাই যাহা দ্বারা সে শুনে, তাহার চক্ষু হইয়া যাই যাহা দ্বারা সে দেখে, তাহার হাত হইয়া যাই যাহা দ্বারা সে ধরে, তাহার পা হইয়া যাই যাহা দ্বারা সে চলে ; সে আমার নিকট যাহা চায় আমি তাহাকে দান করি।

আল্লাহ তায়ালা বান্দার হাত-পা হইয়া যাওয়ার অর্থ হইল, বান্দার সমস্ত কাজ আল্লাহকে রাজী-খুশী করার জন্য হয় ; তাহার কোন আমল আল্লাহর মজ্রির খেলাপ হয় না। ইতিহাসে বর্ণিত সূফীগণের অবস্থা ও তাহাদের বহু ঘটনা ইহার জ্বলন্ত প্রমাণ। এইসব ঘটনা এত বেশী পরিমাণে বর্ণিত হইয়াছে যে, অস্বীকার করার কোন উপায় নাই। ‘নুজহাতুল বাসাতীন’ নামক প্রসিদ্ধ কিতাবে এইসব অবস্থা ও ঘটনাবলী পাওয়া যায়।

শায়খ আবু বকর কাস্তানী (রহঃ) বলেন, একবার হজ্জ-মৌসুমে মক্কা মোকাররমায় কিছুসংখ্যক সূফী-সাধক সমবেত হইয়াছিলেন। তাহাদের মধ্যে সবচাইতে কম বয়সের ছিলেন হযরত জুনাইদ বাগদাদী (রহঃ)। উক্ত মজলিসে ‘আল্লাহর মহব্বত’ সম্পর্কে আলোচনা শুরু হইল যে, আশেক কোন্ ব্যক্তি? তাঁহারা বিভিন্নজনে বিভিন্ন কথা বলিতেছিলেন। হযরত জুনাইদ বাগদাদী (রহঃ) চুপ রহিলেন। সকলে তাঁহাকে বলিলেন, তুমিও কিছু বল। তিনি মাথা নিচু করিয়া কাঁদিতে কাঁদিতে বলিলেন, আশেক হইল ঐ ব্যক্তি, যে আমিত্বকে মিটাইয়া দিয়াছে, আল্লাহর যিকিরে আবদ্ধ

হইয়া গিয়াছে এবং উহার হক আদায় করে, অন্তর দ্বারা আল্লাহ তায়ালা প্রতি দেখে, আল্লাহ তায়ালা হায়বতের নূর তাহার অন্তরকে জ্বলাইয়া দিয়াছে। আল্লাহর যিকির তাহার জন্য শরাবের পেয়ালাস্বরূপ হইয়া যায়। সে কথা বলিলে তাহা আল্লাহরই কথা হয় ; যেন আল্লাহ তায়ালাই তাহার জবান দ্বারা কথা বলেন। নড়চড়া করিলে তাহাও আল্লাহরই হুকুমে। শান্তি পাইলে তাহাও আল্লাহরই সঙ্গে। যখন এই অবস্থা হইয়া যায় তখন তাহার খানাপিনা, ঘুম-জাগরণ, কাজকর্ম সবকিছু আল্লাহর সন্তুষ্টির জন্যই হইয়া যায়। না দুনিয়ার রসম ও রেওয়াজের প্রতি তাহার কোন লক্ষ্য থাকে, না মানুষের গালমন্দ ও ধিক্বারের কোন পরওয়া সে করে।

হযরত সাঈদ ইবনে মুসাইয়াব (রহঃ) বিখ্যাত তাবেয়ী এবং বড় মোহাদ্দেস ছিলেন। তাঁহার খেদমতে আবদুল্লাহ ইবনে আবী ওদায়াহ নামক এক ব্যক্তি বেশী বেশী যাওয়া-আসা করিতেন। একবার তিনি কিছুদিন হাজির হইতে পারেন নাই। কয়েকদিন পর যখন তিনি হাজির হইলেন তখন হযরত সাঈদ (রহঃ) তাহাকে অনুপস্থিতির কারণ জিজ্ঞাসা করিলেন। তিনি বলিলেন, আমার বিবি মারা গিয়াছে তাই বিভিন্ন কাজে ব্যস্ত ছিলাম। হযরত সাঈদ বলিলেন, আমাদেরকেও জানাইতে, আমরা জানাযায় শরীক হইতাম। কিছুক্ষণ পর আমি যখন মজলিস হইতে উঠিয়া রওনা হইলাম, তখন তিনি জিজ্ঞাসা করিলেন, তুমি কি পুনরায় বিবাহ করিয়াছ? আমি আরজ করিলাম, হযরত! আমার নিকট কে বিবাহ দিবে? আমার আমদানী ও সামর্থ্য মাত্র দু’ তিন আনার মত। তিনি বলিলেন, আমিই দিব। এই বলিয়া তিনি বিবাহের খুতবা পড়িলেন এবং সামান্য আট দশ আনা মহরের বিনিময়ে তাঁহার কন্যাকে আমার নিকট বিবাহ দিয়া দিলেন। (হানাফীদের মতে যদিও আড়াই রুপীর কম মহর হইতে পারে না কিন্তু অন্য ইমামের মতে জায়েয আছে, তাঁহার নিকটও হয়ত জায়েয হইবে।) বিবাহের পর আমি রওয়ানা হইলাম। একমাত্র আল্লাহ পাকই জানেন, এই বিবাহে আমি কতটুকু আনন্দিত হইয়াছি! খুশীতে চিন্তা করিতেছিলাম স্ত্রীকে উঠাইয়া আনার জন্য কাহার নিকট হইতে ধার করিব আর কি ব্যবস্থা করিব। এই চিন্তা করিতে করিতে সন্ধ্যা হইয়া গেল। ঐ দিন আমি রোযা রাখিয়াছিলাম। মাগরিবের সময় রোযা ইফতার করিয়া নামাযের পর ঘরে আসিয়া বাতি জ্বলাইয়া রুটি আর যায়তুনের তৈল যাহা ছিল উহা খাইতে বসিলাম। এমন সময় কেহ যেন দরজায় করাঘাত করিল। আমি জিজ্ঞাসা করিলাম, কে? উত্তর আসিল, সাঈদ। আমি চিন্তা করিতে লাগিলাম, কোন্ সাঈদ ; হযরতের দিকে

আমার খেয়ালই যায় নাই। কেননা চল্লিশ বৎসর যাবৎ তিনি নিজের ঘর ও মসজিদ ছাড়া অন্য কোথাও যাওয়া আসা করেন নাই। বাহিরে আসিয়া দেখিলাম হযরত সাঈদ ইবনে মুসাইয়াব (রহঃ)। আমি আরজ করিলাম, আপনি আমাকে ডাকাইতেন। তিনি বলিলেন, আমার আসাই সঙ্গত ছিল। আমি আরজ করিলাম, কি হুকুম বলুন। তিনি বলিলেন, আমার খেয়ালে আসিল, এখন তোমার বিবাহ হইয়া গিয়াছে একাকী রাত্রিপাশ ঠিক নয়। তাই তোমার স্ত্রীকে নিয়া আসিয়াছি। এই বলিয়া তিনি নিজ কন্যাকে ভিতরে প্রবেশ করাইয়া দিলেন এবং দরজা বন্ধ করিয়া চলিয়া গেলেন। কন্যা লজ্জায় ভাঙ্গিয়া পড়িল। আমি ভিতর দিক হইতে দরজা বন্ধ করিলাম এবং বাতির সামনে রাখা সেই রুটি ও তৈল যাহাতে তাহার নজরে না পড়ে, সেইখান হইতে সরাইয়া ফেলিলাম। আমি ঘরের ছাদের উপর উঠিয়া প্রতিবেশীদেরকে ডাকিলাম। লোকেরা জমা হইলে আমি বলিলাম, হযরত সাঈদ (রহঃ) তাঁহার কন্যার সহিত আমার বিবাহ করাইয়া দিয়াছেন এবং এইমাত্র তিনি নিজে তাহার মেয়েকে পৌছাইয়া দিয়া গিয়াছেন। ইহা শুনিয়া সকলেই আশ্চর্য হইয়া বলিতে লাগিল, সত্যই তাঁহার কন্যা তোমার ঘরে! আমি বলিলাম, হাঁ। এই খবর ছড়াইয়া পড়িল। আমার মা-ও জানিতে পারিয়া তখনই আসিয়া বলিতে লাগিলেন, তিন দিনের মধ্যে যদি তুমি তাহাকে স্পর্শ কর তবে আমি তোমার মুখ দেখিব না। তিন দিনের মধ্যে আমরা ইহার জন্য প্রস্তুতি নিব। তিন দিন পর যখন ঐ মেয়ের সহিত আমার সাক্ষাৎ হইল তখন দেখিলাম, অত্যন্ত সুন্দরী, কুরআনের হাফেজা, সুন্নাতে রাসূল সম্পর্কেও অনেক বেশী জ্ঞান রাখে এবং স্বামীর হক সম্পর্কেও খুব সচেতন। এক মাস পর্যন্ত হযরত সাঈদ (রহঃ)ও আমার নিকট আসেন নাই এবং আমিও তাঁহার নিকট যাই নাই। এক মাস পর আমি তাঁহার খেদমতে হাজির হইলাম, তখন মজলিসে লোকজন ছিল। আমি সালাম করিয়া বসিয়া পড়িলাম। সমস্ত লোকজন চলিয়া যাওয়ার পর তিনি জিজ্ঞাসা করিলেন, ঐ মানুষটিকে কেমন পাইয়াছ? আমি আরজ করিলাম, খুবই ভাল; এমন যে, আপনজন দেখিয়া খুশী হয় আর দুশমন দেখিয়া জ্বলিয়া মরে। তিনি বলিলেন, যদি অপছন্দনীয় কোন বিষয় দেখ তবে লাঠি দ্বারা শাসন করিও। আমি ফিরিয়া আসিলাম, তখন তিনি একজন লোক পাঠাইলেন, যে আমাকে চব্বিশ হাজার দেবহাম (প্রায় পাঁচ হাজার রুপী) দিয়া গেল।

এই মেয়েকে বাদশাহ আবদুল মালেক ইবনে মারওয়ান তাঁহার পুত্র যুবরাজ ওলীদের জন্য চাহিয়াছিলেন কিন্তু হযরত সাঈদ (রহঃ) অসম্মতি

প্রকাশ করিয়াছিলেন। যেই কারণে বাদশাহ আবদুল মালেক তাঁহার প্রতি অসন্তুষ্ট হইয়া কোন অজুহাতে তাঁহাকে ভীষণ শীতের মধ্যে একশত বেত্রাঘাত করাইয়াছিল এবং কলসীভর্তি পানি তাঁহার উপর ঢালাইয়া দিয়াছিল।

(১৫) عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ كُتِبَتْ لَهُ بِكُلِّ حَرْفٍ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَمَنْ أَعَانَ عَلَى حُصُومَةٍ بَاطِلَةٍ لَوْ زِلَ فِي سَخِطِ اللَّهِ حَتَّى يَنْزِعَ وَمَنْ حَالَتْ شَفَاعَتُهُ دُونَ حَذَرٍ مِّنْ حُدُودِ اللَّهِ فَفَقَدَ صَادَ اللَّهُ فِي أَمْرِهِ وَمَنْ بَدَّلَتْ مُؤْمِنًا أَوْ مُؤْمِنَةً حَبْسَهُ اللَّهُ فِي رَذَاةِ الْخَبَالِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَخْرُجَ مِمَّا قَالُوا لَبِئْسَ بِخَارِجٍ.

حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشاد ہے کہ جو شخص سُبْحَانَ اللہ الْحَمْدُ لِلَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اللَّهُ أَكْبَرُ پڑھے ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں ملیں گی اور جو شخص کسی جھگڑے میں ناامنی کی حمایت کرتا ہے وہ اللہ کے غصے میں رہتا ہے جب تک کہ اس سے توبہ نہ کرے اور جو اللہ کی کسی سزا میں غرور کرے (اور شرعی سزا کے ملنے میں حرج ہو) وہ اللہ کا مقابلہ کرتا ہے اور جو شخص کسی مومن مرد یا عورت پر بہتان باندھے وہ قیامت کے دن رَذَاةِ الْخَبَالِ میں قید کیا جائے گا یہاں تک کہ اس بہتان سے نکلے اور کس طرح اس سے نکل سکتا ہے۔

رواہ الطبرانی فی الکبیر والوسط ورجال الصالح کذا فی مجمع الزوائد قلت اخرجہ ابوداؤد بدون ذکر التسبیح فیہ

(১৫) হযুর সালাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম এরশাদ ফরমান, যে ব্যক্তি ‘সুবহানাল্লাহ ওয়াল হামদুলিল্লাহ ওয়ালা ইলাহা ইল্লাল্লাহ ওয়াল্লাহু আকবার’ পড়িবে সে প্রতি অক্ষরের बदলে দশটি করিয়া নেকী পাইবে। যে ব্যক্তি কোন ঝগড়ায় অন্যায়ের সাহায্য করে সে তওবা না করা পর্যন্ত আল্লাহ তায়ালার অসন্তুষ্টির মধ্যে থাকে। যে ব্যক্তি আল্লাহর কোন শাস্তির ব্যাপারে সুপারিশ করে এবং শরীয়তসম্মত শাস্তি বিধানে প্রতিবন্ধক হয় সে আল্লাহর সহিত মোকাবেলা করে। যে ব্যক্তি কোন ঈমানদার পুরুষ বা স্ত্রীলোকের উপর অপবাদ দিল তাহাকে কেয়ামতের দিন ‘রাদগাতুল খাবালে’ বন্দী করিয়া রাখা হইবে যে পর্যন্ত না সে এই অপবাদের দায় হইতে মুক্ত হইবে। আর সে এই দায়মুক্ত কিভাবে হইবে?

(মাঃ যাওয়ায়িদ : তাবারানী)

ফায়দা : আজকাল অন্যায়ের পক্ষ অবলম্বন করা আমাদের স্বভাবে পরিণত হইয়া গিয়াছে। কোন একটা বিষয়কে নিজের ভুল ও অন্যায় জানিয়াও আত্মীয়তা ও দলীয় স্বার্থের কারণে উহাকে সমর্থন দিয়া থাকি। আল্লাহ তায়ালার লাখে ক্রোধে পতিত হইতেছি, তাঁহার অসন্তুষ্টির ভাগী হইতেছি, তাহার শাস্তির যোগ্য হইয়া যাইতেছি তবু স্বজনপ্রীতির কারণে এইসব মারাত্মক পরিণতির কোন পরওয়া করিতেছি না, অন্যায়কারীদের প্রতিবাদ করিতে না পারি এই ব্যাপারে চুপ থাকিব তাহাও নয় বরং সবদিক হইতে অন্যায়ের সমর্থন ও সাহায্য সহযোগিতা করিব। যদি উহার বিরুদ্ধে কোন প্রতিবাদকারী খাড়া হয় তখন তাহার মোকাবেলা করিব। কোন বন্ধু চুরি করিল, জুলুম করিল, অন্যায় অবৈধ কাজ করিল, তাহাকে আরো উৎসাহিত করিব। তাহাকে সর্বরকমের সাহায্য করিব। ইহাই কি আমাদের ঈমানের দাবী? ইহাই কি আমাদের দীনদারী? এহেন অবস্থা লইয়া আমরা ইসলামের উপর গর্ব করিতেছি নাকি ইসলামকে অন্যদের দৃষ্টিতে হেয় প্রতিপন্ন করিতেছি এবং আল্লাহর নিকট নিজেরা অপদস্থ হইতেছি। এক হাদীসে আছে, যে ব্যক্তি আছবিয়াতের প্রতি কাহাকেও আহবান করে অথবা আছবিয়াতের উপর লড়াই করে সে আমাদের মধ্যে নহে। অন্য হাদীসে আছে, আছবিয়াতের অর্থ হইল, জুলুমের পক্ষে নিজের কণ্ঠমকে সাহায্য করা।

‘রাদগাতুল খাবাল’ ঐ কাদা যাহা জাহান্নামীদের রক্ত, পুঁজ ইত্যাদি জমা হইয়া সৃষ্টি হয়। কত মারাত্মক দুর্গন্ধময় ও কষ্টদায়ক জায়গা। যাহারা মুসলমানদের উপর অপবাদ দেয় তাহাদেরকে সেখানে আবদ্ধ করিয়া রাখা হইবে। আজ দুনিয়াতে কাহারো সম্পর্কে যাহা ইচ্ছা মন্তব্য করা অতি সাধারণ ব্যাপার মনে হইতেছে। অথচ কাল কেয়ামতের ময়দানে যখন মুখের প্রতিটি কথাকে প্রমাণ করিতে হইবে এবং শরীয়তের যথাযথ বিধান অনুযায়ী প্রমাণ করিতে হইবে দুনিয়াতে যেমন গায়ের জোরে ও মিথ্যা বানোয়ার দ্বারা অন্যকে চুপ করা ইয়া দেওয়া হয় সেইখানে উহা মোটেও সম্ভব হইবে না। তখন বুঝিতে পারিবে আমরা কি বলিয়াছিলাম এবং পরিণাম কি দাঁড়াইল। নবী করীম সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম এরশাদ ফরমাইয়াছেন, মানুষ বেপরোয়া হইয়া জবানে এমন কথা উচ্চারণ করিয়া বসে যাহার কারণে তাহাকে জাহান্নামে নিক্ষেপ করা হয়। এক হাদীসে আছে, মানুষ ঠাট্টা করিয়া লোকদেরকে হাসানোর জন্য এমন কথা বলে, যাহার কারণে তাহাকে জাহান্নামের ভিতরে আসমান হইতে জমিন পর্যন্ত দূরত্বে নিক্ষেপ করা হয়। হযূর সাল্লাল্লাহু আলাইহি

ওয়াসাল্লাম আরও ফরমাইয়াছেন, পা পিছলানো অপেক্ষা জবান পিছলানো অধিক ভয়ঙ্কর।

এক হাদীসে আছে, যে ব্যক্তি কৃত পাপের জন্য কাহাকেও লজ্জা দিবে, মৃত্যুর আগে সে ঐ পাপে লিপ্ত হইবে। ইমাম আহমদ (রহঃ) বলেন, ইহা ঐ পাপ যাহা হইতে সে তওবা করিয়াছে। হযরত আবু বকর সিদ্দীক (রাযিঃ) নিজের জিহ্বাকে ধরিয়া টানিতেন আর বলিতেন, তোর কারণেই আমরা ধ্বংস হই। বিখ্যাত মোহাদ্দেস ও তাবয়ী হযরত ইবনুল মুনকাদির (রহঃ) এশ্তেকালের সময় কাঁদিতেন। কেহ কারণ জিজ্ঞাসা করিলে বলিলেন, তেমন কোন গোনাহ করিয়াছি বলিয়া তো মনে পড়ে না কিন্তু কাঁদিতেন এইজন্য যে, হযরত এমন কোন কথা বা কাজ হইয়া গিয়াছে, আমি যাহাকে সাধারণ মনে করিয়াছি অথচ আল্লাহর নিকট উহা কঠিন।

(১৬) عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِالْجَرَمِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَقُومَ مِنَ الْمَجْلِسِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ طُحَاكَتِي كَسَى نِي عِزِّكَ كَمَا كَرَّ كُلُّ يَوْمٍ دَعَاكَ مَعْمُولٌ حُضُورٌ كَمَا هِيَ سَبِيلُهُ تَوْبَةٍ مَعْمُولٌ نَحْنُ حُضُورٌ نَعْنِي إِرْشَادَ فَرِيَاكَ مَجْلِسَ كَالْفَارِ هِيَ دُورِي رَوَايَتِي فِي هَذِهِ قِصَّةِ مَذْكُورَةٍ فِي هَذِهِ حُضُورِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا إِرْشَادَ مَنْقُولٍ هِيَ كَرِيهِ كَلِمَاتِ مَجْلِسِ كَالْفَارِ فِي هَذِهِ حَضْرَتِ جَبْرِ تَبِيلٍ نَعْنِي مَجْهُ بَنَاتِي هِيَ

(رواه ابن أبي شيبة والبوداد والنسائي والحاكم وابن مردويه كذا في الدرر وفيه أيضا رواية ابن أبي شيبة عن ابن أبي العالبيه بن بادة عن عيسى بن جبر عن جبر)

(১৬) হযূর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লামের শেষ জীবনে এই অভ্যাস ছিল যে, যখন তিনি মজলিস হইতে উঠিতেন তখন এই দোয়া পড়িতেন : سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

কেহ আরজ করিল, ইয়া রাসূলুল্লাহ! আজকাল আপনি যে দোয়া

پڌیتےھن، ۛہا پۛرے کھنۛ پڌیتن نا۔ ھۛر ساللالملاھ آلالاھی ۛیاساللام ۛرشاڌ فرماہیلن، ۛہا مڄلسیر کا فکارا۔

آرےک رےۛیاسالامے ۛہ ڄٹنا برڄیت ہہیاساھ، ۛہاٹے ھۛر ساللالملاھ آلالاھی ۛیاساللامیر ۛہ ۛرشاڌ نکل کرا ہہیاساھ ۛے، ۛہ شءگل ۛل مڄلسیر کا فکارا ۛو ہۛرٹ ڄبراسل (آا) ۛہگل ۛل آماکے بلایاھن۔ (دورے مانسۛر : آابو داۛڌ، ناساڌ)

فایدا : ہۛرٹ آایشا (رایا) ہہٹے ۛ برڄیت ہہیاساھ، نہی کریم ساللالملاھ آلالاھی ۛیاساللام ۛھنہی مڄلس ہہٹے ۛٹیتن، ٹھنہی ۛہ دویا پڌیتن :

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبِّي وَبِحَمْدِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

آامی آارڄ کرللام، ۛیا راسۛلالماھ! آاپنی ۛہ دویا آنک ۛہی پڌیا ٹاکن۔ ھۛر ساللالملاھ آلالاھی ۛیاساللام ۛرشاڌ فرماہیلن، “ۛے ۛکٹ مڄلس شے ہۛیار پر ۛہ دویا پڌیے، ۛ مڄلسے ٹاھار ۛٹ ڌول-ٹٹ ہہیاساھ ۛہا سب ما ف ہہیاساھ ۛہیے۔”

مڄلسے ساڌارنٹ: اھتۛک کٹاٲارٹا ۛ ۛھڌا آالوآنا ہہیاساھ ۛای۔ کٹ سٹکٹڌ دویا ۛڌ کون ۛکٹ ۛہ سکل دویاسمۛہر مٹھ ہہٹے کون ۛکٹ دویا پڌیا لۛ ٹے سے مڄلسیر کٹیت ۛ آنیٹ ہہٹے ۛاٹیا ۛہٹے پارے۔ آالماھ ٹایالا مےھرۛانی کریا کٹ سھڄ ۛپای دان کریاھن۔

عَنْ الثَّعَالِ بْنِ بِشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِينَ يَذْكُرُونَ مِنْ جَدَلِ اللَّهِ مِنْ تَسْبِيحِهِ وَتَحْمِيدِهِ وَتَكْبِيرِهِ وَتَهْلِيلِهِ يَتَعَاطَفْنَ حَوْلَ الْعَرْشِ لَهْنٌ دَوِجِي كَدَوِجِي النَّحْلِ يَذْكُرْنَ بِصَاحِبِهِنَّ لَا يَجِبُ أَحَدُكُمْ أَنْ لَازِلَ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ شَيْءٌ يَذْكُرُ بِهِ. جَابِتے کون ۛٹھاٹز کز کرنے والا اللہ کے پاس موجود ہو جو ٹھاٹز کر خیر کرٹا ہے۔

رواه احمد والحاكم وقال صحيح الاسناد قال الذهبي موثق بن صالح قال البو حاتم مشكور الحديث ولفظ الحاكم كدوحي النحل يقلن بصاحبهن واخرجه يسند اخر وصححه على شرط مسلم واقره عليه الذهبي وفيه كدوحي النحل يذكرون بصاحبهن

(ۛۛ)

ھۛر ساللالملاھ آلالاھی ۛیاساللام ۛرشاڌ فرمان، ۛاھارا آالماھ ٹایالار ۛڌٹ ۛرڄنا کرے آرٹا ۛ سۛۛھاناالماھ، آال-ھامڌللملاھ، آالماھ آاکۛار، لا ۛلاھا ۛللملاھ پڌے ٹاھاڌر ۛہ کالےماگل آارشرے آاری پارے ڄریتے ٹاکے، ۛھاڌر کارڄے مڌو گلڄن ہہٹے ٹاکے ۛو ۛھارا سۛی پاٹکاریر آالوآنا کریتے ٹاکے۔ ٹامرا کی ۛہا آاۛ نا ۛے، آالماھ ٹایالار نکٹ سۛڌا ٹامارے آالوآناکاری کھ ۛپٹٹ ٹاکے-ۛاھارا ٹامارے پشٹسا کریتے ٹاکے۔ (آاھمڌ، آاکم)

فایدا : ۛاھارا سرکاری ۛٹ پریارے لاکڌر سٹٹ سٹپک راکھ، آےارمیان نامے پریٹٹ ٹاھاڌرکے ڄڄسا کریا ڌھن، ۛاڌشاھ نۛ مٹٹۛ ۛ نۛ ڄٹنر ڄنارلکے ۛ ۛاڌ ڌن شڌو ڄٹنررے نکٹ ۛ ۛڌ ٹاھاڌر پشٹسا کرا ہۛ ٹے ڄھیر آٹ ٹاکے نا، ڄرے آاسمانے پوٹیا ۛای۔ آٹھ ۛہ پشٹسار ڌارا نا ڌینی فایدا آاھ، نا ڌنیاۛی فایدا۔ ڌینی فایدا نا ٹاکا ٹا ۛکےۛارے ۛ سٹٹ۔ آار ڌنیاۛی فایدا نا ہۛیار کارڄ ۛہ ۛے، سٹۛۛٹ: ۛہ ڌرنےر آالوآنا ڌارا ۛٹ فایدا ہہیاساھ ۛاکے ۛھار آے ۛہی کٹیت ۛہ ڄاٹای مریاڌا ۛ پشٹسا لاک کریتے ڄیا ہہیاساھ ۛاکے۔ ڄایڄا-ڄمی ۛکری ۛریا سڌی کرڄ لہیا ۛہ سٹٹ مریاڌا آاسیلرے آےٹا کرا ہۛ۔ ۛنا مۛلےر شٹٹا پۛسا ڌیا ڄرید کرا ہۛ۔ سۛۛڌرنےر آپمان ڄوڄ کریتے ہۛ۔ نیراآن ۛ ۛلکشنےر سمان ۛے کی ڌشا ہۛ ٹاھا سکلرے ۛ سامنے رھیاھے۔ پکٹاٹرے آالماھ ڄالما ڄالالوھر آارشے آالوآنا سٹٹ ۛاڌشاھڌر ۛاڌشاھ-ٹاھار ڌرۛارے آالوآنا ۛ پۛٹ سٹار ڌرۛارے آالوآنا۔ ۛاھار کڌرٹےر آاٹے ڌین، ڌنیا ۛ کول کایناٹےر آڄو-پرمآڄو سۛکٹھ رھیاھے۔ ۛ کڌرٹۛیالار سامنے آالوآنا ۛاھار مٹٹے ۛاڌشاھڌر ڌل رھیاھے۔ شاسکڌر کمتا ٹاھارے ۛاٹے رھیاھے۔ سٹٹ لاک-کٹیر ۛکٹھ مالیک ٹینہی۔ سٹٹ ڄڄٹےر مانۛ، شاسک، شاسٹ، رڄا-پڄا ۛکساٹے ملیاۛ ۛڌ کاهار ۛ کٹیت کرارے آےٹا کرے آار مھان رڄاڌیراڄ ۛڌ ۛہا نا آاھن ٹے ٹاھارا کھہی ۛکٹ پشمۛ ۛاڄا کریتے

५७७

६७९



হাদীসসমূহে এই সাক্ষ্য দেওয়ার বিভিন্ন ঘটনা বর্ণিত হইয়াছে। এক হাদীসে আছে—“কেয়ামতের দিন কাফের ব্যক্তি নিজের বদ আমলসমূহ জানা সত্ত্বেও অস্বীকার করিয়া বলিবে যে, আমি গোনাহ করি নাই। তখন তাহাকে বলা হইবে, তোমার প্রতিবেশী তোমার বিরুদ্ধে সাক্ষ্য দিতেছে। সে বলিবে, তাহারা শত্রুতা করিয়া মিথ্যা বলিতেছে। পুনরায় বলা হইবে, তোমার আত্মীয়-স্বজন সাক্ষ্য দিতেছে। সে তাহাদেরকেও মিথ্যাবাদী সাব্যস্ত করিবে। অতঃপর তাহার অঙ্গ-প্রত্যঙ্গকে সাক্ষী বানানো হইবে।” এক হাদীসে আছে, “সর্বপ্রথম উরু সাক্ষ্য প্রদান করিবে যে, কি কি অন্যায় কাজ তাহার দ্বারা করানো হইয়াছিল।”

এক হাদীসে আছে—“পুলসিরাতের উপর দিয়া সর্বশেষ যে ব্যক্তি পার হইবে সে এমনভাবে উঠিয়া-পড়িয়া পার হইতে থাকিবে যেমন ছোট বাচ্চাকে পিতা যখন মারিতে থাকে তখন সে কখনও এদিক কখনও ওদিক পড়িয়া যায়। ফেরেশতারা বলিবে, আচ্ছা, তুমি যদি সোজা চলিয়া পুলসিরাত পার হইয়া যাইতে পার তবে কি তোমার সমস্ত আমলের কথা বলিয়া দিবে? সে ওয়াদা করিয়া বলিবে, আমি সবকিছু সত্য সত্য বলিয়া দিব। এমনকি আল্লাহ তায়ালা ইজ্জতের কসম খাইয়া বলিবে যে, আমি কোনকিছু গোপন করিব না। ফেরেশতারা বলিবে, আচ্ছা, সোজা হইয়া দাঁড়াও এবং চলিতে থাক। সে অতি সহজে পুলসিরাত পার হইয়া যাইবে এবং পার হওয়ার পর তাহাকে জিজ্ঞাসা করা হইবে যে, আচ্ছা এখন বল। সে ব্যক্তি চিন্তা করিবে, যদি আমি স্বীকার করিয়া ফেলি তবে এমন না হয় যে, আমাকে আবার ফিরাইয়া দেওয়া হয়। এইজন্য সে পরিষ্কার অস্বীকার করিয়া বসিবে এবং বলিবে, আমি কোন গোনাহ করি নাই। ফেরেশতারা বলিবে, আচ্ছা, আমরা যদি সাক্ষী উপস্থিত করি? তখন সে এদিক-সেদিক দেখিবে যে, আশেপাশে কোন লোক নাই। সে মনে করিবে যে, এখন সাক্ষী কোথায় হইতে আসিবে, সকলেই তো নিজ নিজ ঠিকানায় পৌছিয়া গিয়াছে। কাজেই সে বলিবে, আচ্ছা সাক্ষী আন। তখন তাহার অঙ্গ-প্রত্যঙ্গকে হুকুম করা হইবে এবং উহারা বলিতে শুরু করিবে। বাধ্য হইয়া তাহাকে স্বীকার করিতে হইবে এবং নিজেই বলিবে যে, আমার আরও অনেক মারাত্মক গোনাহ বাকী রহিয়াছে যেইগুলি বর্ণনা করা হয় নাই। তখন আল্লাহ তায়ালা এরশাদ করিবেন, যাও, আমি তোমাকে মাফ করিয়া দিলাম।”

মোটকথা, এই সমস্ত কারণে মানুষের উচিত, অঙ্গ-প্রত্যঙ্গের দ্বারা বেশী বেশী নেক আমল করা। যাহাতে উভয় প্রকারের সাক্ষী মিলিতে পারে। এই

কারণেই উপরোক্ত হাদীসে হুযুর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম অঙ্গুলির মাধ্যমে গণনা করার হুকুম করিয়াছেন। এমনভাবে অন্যান্য হাদীসে মসজিদে বেশী বেশী আসা-যাওয়া করিতে হুকুম করিয়াছেন। কেননা, এই পদচিহ্নসমূহও সাক্ষ্য প্রদান করিবে এবং উহার সওয়াব লেখা হয়। কত সৌভাগ্যবান ঐ সমস্ত লোক যাহাদের জন্য গোনাহের কোন সাক্ষীই নাই, কেননা কোন গোনাহই করে নাই, অথবা তৌবা ইত্যাদির দ্বারা মাফ লইয়া গিয়াছে। পক্ষান্তরে সৎকাজ ও নেকীর সাক্ষী শত সহস্র রহিয়াছে। ইহা হাসিল করার সহজ পন্থা হইল, যখনই কোন গোনাহ হইয়া যায় সঙ্গে সঙ্গে তওবা করিয়া উহা মিটাইয়া ফেলিবে। কেননা, তওবা দ্বারা গোনাহ মুছিয়া যায়। যেমন দ্বিতীয় অধ্যায়ের তৃতীয় পরিচ্ছেদের ৩৩নং হাদীসের ব্যাখ্যায় বলা হইয়াছে আর নেক আমলসমূহ বাকী থাকিয়া যায়, ইহার সাক্ষীও থাকে এবং যেইসমস্ত অঙ্গ দ্বারা নেক আমলগুলি করা হইয়াছে উহারাও সাক্ষ্য প্রদান করে। বিভিন্ন হাদীসে বর্ণিত হইয়াছে যে, স্বয়ং নবী করীম সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম অঙ্গুলির মাধ্যমে তাসবীহ গণনা করিয়াছেন। হযরত আবদুল্লাহ ইবনে আমর (রাযিঃ) বলেন, নবী করীম সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম অঙ্গুলির মাধ্যমে তাসবীহ গণনা করিতেন।

ইহার পর উপরোক্ত হাদীসে আল্লাহর যিকির হইতে গাফেল থাকার কারণে আল্লাহর রহমত হইতে বঞ্চিত করার ভয় দেখানো হইয়াছে। ইহাতে বুঝা যায় যে, যাহারা আল্লাহর যিকির হইতে বঞ্চিত থাকে তাহারা আল্লাহর রহমত হইতেও বঞ্চিত থাকে। কুরআন পাকে এরশাদ হইয়াছে, ‘তোমরা আমাকে স্মরণ কর, আমিও তোমাদেরকে (রহমতের সহিত) স্মরণ করিব।’ আল্লাহ তায়ালা নিজের স্মরণকে বান্দার স্মরণের সহিত শর্তযুক্ত করিয়াছেন। কুরআন পাকে এরশাদ হইয়াছে :

وَمَنْ يَنْسَ عَنْ الذِّكْرِ الْيَحْنُ لَهٗ شَيْطَانٌ مُّخْتَلٍ لَهُ فُتُوٰةٌ قَرِيۡبَةٌ ۚ وَٱلَّذُۥرُۥ لِيَمۡسُدُوۡهُنَّ  
عَنِ السَّبۡۥلِ وَيَخۡسَبُوۡنَ ۚ ۝ ١٧ ۝ ۚ

অর্থাৎ, যে ব্যক্তি আল্লাহর যিকির হইতে (কুরআন পাক হউক বা অন্য কোন যিকির হউক—জানিয়া বুঝিয়া) অন্ধ হইয়া যায়, আমি তাহার উপর এক শয়তান নিযুক্ত করিয়া দেই। ঐ শয়তান সর্বদা তাহার সঙ্গে থাকে। আর ঐ শয়তান তাহার অন্যান্য সঙ্গীদেরকে লইয়া ঐ সমস্ত লোকদেরকে যাহারা আল্লাহর যিকির হইতে অন্ধ হইয়া গিয়াছে সোজা পথ হইতে সরাইতে থাকে। আর তাহারা ধারণা করে যে, আমরা হেদায়েতের উপর আছি। (সূরা যুখরুফ, আয়াত : ৩৬-৩৭)



হাদীসে আছে, প্রত্যেক ব্যক্তির সঙ্গে একটি শয়তান নিযুক্ত রহিয়াছে। কাফেরের সহিত এই শয়তান সর্বাবস্থায় থাকে। খানাপিনা, ঘুম-জাগরণ সকল অবস্থাতেই তাহার সহিত থাকে। কিন্তু মোমেনের নিকট হইতে সেই শয়তান কিছুটা দূরে থাকে এবং অপেক্ষা করিতে থাকে—যখনই তাহাকে যিকির হইতে একটু গাফেল পায় তখনই হামলা করিয়া বসে। অন্য এক আয়াতে এরশাদ হইয়াছে :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ (সূরা মুনাফিকুন)

অর্থাৎ, হে ঈমানদারগণ! তোমাদের ধনসম্পদ ও সন্তান-সন্ততি (এমনিভাবে অন্যান্য জিনিস) যেন তোমাদেরকে আল্লাহর যিকির হইতে গাফেল করিয়া না দেয়। আর যাহারা এইরূপ করিবে তাহারাই ক্ষতিগ্রস্ত। (সূরা মুনাফিকুন, আয়াত : ৯) আমি (ধন-সম্পদ) যাহা কিছু তোমাদেরকে দান করিয়াছি উহা হইতে তোমরা (আল্লাহর রাস্তায়) খরচ করিয়া লও ঐ সময় আসিয়া পড়ার পূর্বেই যখন তোমাদের কাহারও মৃত্যু আসিয়া হাজির হইবে আর যখন দুঃখ ও আফসোসের সহিত বলিবে, হে আমার পরোয়ারদেগার! কিছুদিনের জন্য আমাকে সুযোগ দিলেন না কেন ; যাহাতে আমি দান-খয়রাত করিয়া লইতাম এবং আমি নেক বান্দাদের অন্তর্ভুক্ত হইতাম। আল্লাহ তায়ালা কাহারও মৃত্যুর সময় আসিয়া গেলে আর সুযোগ দেন না। আল্লাহ তায়ালা তোমাদের আমল সম্পর্কে পুরাপুরি অবগত আছেন। (অর্থাৎ যেমন করিবে ভাল অথবা মন্দ তেমনই ফল পাইবে।)

আল্লাহ তায়ালা এমনিও বান্দা রহিয়াছেন, যাহারা কখনও যিকির হইতে গাফেল হন না। হযরত শিবলী (রহঃ) বলেন, আমি এক জায়গায় দেখিলাম—একজন পাগল লোককে দুষ্ট ছেলেরা ঢিল মারিতেছে। আমি তাহাদেরকে ধমকাইলাম। ছেলেরা বলিতে লাগিল, এই লোকটি বলে আমি আল্লাহকে দেখি। এই কথা শুনিয়া আমি পাগলের নিকটে গেলাম ; তখন সে কি যেন বলিতেছিল। খুব খেয়াল করিয়া শুনিলাম, সে বলিতেছে, তুমি খুব ভাল কাজ করিয়াছ যে, ছেলেদেরকে আমার পিছনে লেলাইয়া দিয়াছ। আমি বলিলাম, এই ছেলেরা তোমার উপর একটি অপবাদ দিতেছে। সে বলিল, কি বলে? আমি বলিলাম, তাহারা বলে, তুমি আল্লাহকে দেখ বলিয়া দাবী কর। এই কথা শুনিয়া সে এক চিৎকার দিয়া বলিল, শিবলী! ঐ পাক যাতের কসম, যিনি আমাকে আপন মহব্বতে ভগ্নাবস্থা করিয়া রাখিয়াছেন এবং কখনও তিনি আমাকে নিজের

কাছে আবার কখনও দূরে রাখিয়া উদ্ভাস্ত করিয়া রাখিয়াছেন। সামান্য সময়ের জন্যও তিনি আমার নিকট হইতে গায়েব হইলে (অর্থাৎ উপস্থিতি হাসিল না থাকিলে) আমি বিচ্ছেদ বেদনায় টুকরা টুকরা হইয়া যাইব। এই কথা বলিয়া সে আমার দিক হইতে মুখ ফিরাইয়া এই কবিতা পড়িতে পড়িতে চলিয়া গেল :

خَيْالِكَ فِي عَيْنِي وَذِكْرِي فِي فَيْئِي وَمَثْوَاكَ فِي ظِلِّي مَا يَنْتَبِئُ

“তোমার চেহারা আমার চোখে বিরাজমান, তোমার যিকির আমার জবানে সর্বদা উচ্চারিত, তোমার ঠিকানা আমার অন্তরে অবস্থিত, সুতরাং তুমি কোথায় গায়েব হইবে।”

হযরত জুনাইদ বাগদাদী (রহঃ) এর এন্তেকালের সময় কেহ তাহাকে কালেমা লা ইলাহা ইল্লাল্লাহ তালকীন করিল। তিনি বলিলেন, আমি ইহা কোন সময়ই ভুলি নাই অর্থাৎ ইহা ঐ ব্যক্তিকে স্মরণ করাও যে কখনও ভুলিয়াছে।

হযরত মামশাদ (রহঃ) বিখ্যাত বুয়ুর্গ ছিলেন। তাঁহার এন্তেকালের সময় নিকটে বসা এক ব্যক্তি তাঁহার জন্য দোয়া করিল, আল্লাহ তায়ালা আপনাকে জান্নাতের অমুক অমুক নেয়ামত দান করুন। ইহা শুনিয়া তিনি হাসিয়া উঠিলেন এবং বলিলেন, ত্রিশ বৎসর যাবৎ জান্নাত তাহার পূর্ণ সাজ-সজ্জাসহ আমার সামনে প্রকাশ হইতেছে। তথাপি আমি একবারও আল্লাহ তায়ালা হইতে নজর হটাইয়া ঐ দিকে তাকাই নাই।

হযরত রোয়াইম (রহঃ) এর এন্তেকালের সময় কেহ তাহাকে কালেমা তালকীন করিলে তিনি বলিলেন, আমি এই কালেমা ছাড়া অন্য কিছু ভাল করিয়া জানিই না।

আহমদ ইবনে খাজরাভিয়া (রহঃ) এর এন্তেকালের সময় কেহ তাহাকে কোন কথা জিজ্ঞাসা করিলে তাহার চক্ষু হইতে অশ্রু বহিতে লাগিল। তিনি বলিলেন, পঁচানব্বই বৎসর যাবৎ একটি দরজায় করাঘাত করিতেছি ; আজ সেই দরজা খুলিবার সময় আসিয়াছে। জানি না উহা সৌভাগ্যের সহিত খুলিবে নাকি দুর্ভাগ্যের সহিত ; এখন আমার কোন কথা বলার অবসর কোথায়।

۱۹) عَنْ جُوَيْرِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ عِنْدَهَا بُكْرَةً حِينَ صَلَّى الصُّبْحَ وَهِيَ

أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حَضَرَتْ جُوَيْرِيَةَ فَرَمَاتِي فِي كَرْتِ  
حَضْرَةِ أَقْدَسَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبِيحَ كِي نَمَازِ  
كَه وَتَقْتِ أَنْ كَه پَاسِ سَه نَمَازِ كَه لَه



আলাইহি ওয়াসাল্লামের সহিত একজন মহিলা সাহাবিয়ার নিকট তশরীফ নিয়া গেলেন। তাঁহার সম্মুখে খেজুরের বীচি অথবা কংকর রাখা ছিল। উহা দ্বারা তিনি তসবীহ পড়িতেছিলেন। হুযূর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম ফরমাইলেন, আমি তোমাকে এমন জিনিস বলিয়া দিব কি যাহা ইহা হইতে সহজ অর্থাৎ কংকর দ্বারা গণনা করা হইতে সহজ হয়। অথবা এরূপ বলিয়াছেন যে, ইহা হইতে উত্তম হয়। তাহা হইল :

سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْأَرْضِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا بَيْنَ ذَلِكَ وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ وَاللَّهُ أَكْبَرُ مِثْلَ ذَلِكَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِثْلَ ذَلِكَ وَاللَّهُ إِلَّا اللَّهُ مِثْلَ ذَلِكَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ مِثْلَ ذَلِكَ.

“আমি আল্লাহর প্রশংসা করিতেছি, আসমানে সৃষ্ট তাঁহার মখলুকের সমপরিমাণ, জমিনে সৃষ্ট তাঁহার মখলুকের সমপরিমাণ, এই দুইয়ের মাঝখানে আসমান ও জমিনের মাঝখানে সৃষ্ট মখলুকের সমপরিমাণ। আমি আল্লাহর পবিত্রতা বর্ণনা করিতেছি ঐ সবকিছুর সমপরিমাণ যাহা তিনি সৃষ্টি করিবেন। আর ঐ সবকিছুর সমপরিমাণ ‘আল্লাহু আকবার’, ঐ সবকিছুর সমপরিমাণ ‘আল-হামদুলিল্লাহ’ এবং ঐ সবকিছুর সমপরিমাণ ‘লা ইলাহা ইল্লাল্লাহ’ এবং ঐ সব কিছুর সমপরিমাণ ‘ওয়া লা-হাওলা ওয়ালা কুওয়াতা ইল্লাবিল্লাহ।’” (মিশকাত : আবু দউদ, তিরমিযী)

ফায়দা : মোল্লা আলী কারী (রহঃ) লিখিয়াছেন, এইভাবে তসবীহ উত্তম হওয়ার অর্থ হইল, উল্লেখিত শব্দগুলি সহ যিকির করার দ্বারা আলোচ্য অবস্থা ও গুণাবলীর দিকে মন আকৃষ্ট হইবে। আর ইহা বলা বাহুল্য যে, চিন্তা-ফিকির ও ধ্যান যত বেশী হইবে যিকির তত উত্তম হইবে। এইজন্যই চিন্তা ও ফিকিরের সহিত কুরআনের অল্প তেলাওয়াত চিন্তা-ফিকির ব্যতীত বেশী তেলাওয়াত হইতে উত্তম। কোন কোন ওলামায়ে কেরাম বলিয়াছেন, এই ধরনের যিকির উত্তম হওয়ার কারণ হইল, এইগুলিতে আল্লাহ তায়ালার হামদ ও ছানা গণনার ব্যাপারে বান্দার অক্ষমতা প্রকাশ করা হইয়াছে, নিঃসন্দেহে ইহা বান্দার পরিপূর্ণ আব্দীয়ত অর্থাৎ দাসত্বের পরিচয়। এইজন্য কোন কোন সূফী বলিয়াছেন—‘অসংখ্য-অগণিত গোনাহ করিতেছ অথচ আল্লাহর নাম গণিয়া গণিয়া সীমিত সংখ্যায় লইতেছ!’ ইহার অর্থ এই নয় যে, আল্লাহর

নাম গণনা করা উচিত নয়। যদি তাহাই হইত তবে বহু হাদীসে বিশেষ বিশেষ সময়ে বিশেষ বিশেষ সংখ্যায় তসবীহ গণনা করিয়া পড়ার কথা কেন বলা হইয়াছে? অথচ বহু হাদীসে বিশেষ বিশেষ পরিমাণের উপর বিশেষ ওয়াদা করা হইয়াছে। বরং উহার অর্থ হইল কেবল নির্দিষ্ট সংখ্যাকে যথেষ্ট মনে করা চাই না। অতএব নির্দিষ্ট সময়ের ওযিফা আদায়ের পর অবসর সময়ে যতসম্ভব অগণিত সংখ্যায় আল্লাহর যিকিরে মশগুল থাকা চাই। কেননা, ইহা এত বড় সম্পদ যাহা সংখ্যার ধরা বাঁধা সীমারও উর্ধ্বে।

উল্লেখিত হাদীসসমূহ দ্বারা সুতায় গাঁথা প্রচলিত তসবীহ জায়েয হওয়া প্রমাণিত হয়। কেহ কেহ ইহাকে বেদআত বলিয়াছেন কিন্তু ইহা সঠিক নয়। হুযূর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম বীচি অথবা কংকর দ্বারা গণনা করিতে দেখিয়া কোনরূপ বাধা বা অসম্মতি প্রকাশ করেন নাই। কাজেই মূল বিষয়টি প্রমাণিত হইয়া গিয়াছে। সুতায় গাঁথা বা না গাঁথার মধ্যে কোন পার্থক্য নাই। এইজন্যই সমস্ত মাশায়েখ ও ফকীহগণ ইহা ব্যবহার করিয়া আসিতেছেন। মাওলানা আবদুল হাই (রহঃ) এই সম্পর্কে ‘নুজহাতুল ফিকার’ নামক একটি স্বতন্ত্র পুস্তিকা রচনা করিয়াছেন। মোল্লা আলী কারী (রহঃ) বলেন, উল্লেখিত হাদীস প্রচলিত তাসবীহ জায়েয হওয়ার সহীহ দলীল। কেননা, নবী করীম সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম ঐ সমস্ত খেজুরের বীচি ও কংকরের সাহায্যে তাসবীহ পড়িতে দেখিয়া কোনরূপ অসম্মতি প্রকাশ করেন নাই। ইহা একটি শরীয়তসম্মত দলীল। আর সুতায় গাঁথা ও খোলা থাকার মধ্যে কোন পার্থক্য নাই। এই কারণে যাহারা ইহাকে বেদআত বলেন, তাহাদের উক্তি নির্ভরযোগ্য নহে।

সূফিয়ায়ে কেরামের পরিভাষায় প্রচলিত তসবীহকে শয়তানের জন্য চাবুক স্বরূপ বলা হয়। হযরত জুনায়েদ বাগদাদী (রহঃ) আধ্যাত্মিকতার চরম পর্যায়ে পৌঁছার পরও তাহার হাতে তসবীহ দেখিয়া কেহ জিজ্ঞাসা করিলে তিনি বলিলেন, যে তসবীহের সাহায্যে আমি আল্লাহ পর্যন্ত পৌঁছিয়াছি, উহাকে আমি কি করিয়া ছাড়িতে পারি?

বহু সাহাবায়ে কেরাম হইতে ইহা বর্ণিত আছে, তাহাদের নিকট খেজুরের বীচি অথবা কংকর থাকিত। তাহারা উহা দ্বারা গণনা করিয়া তাসবীহ পড়িতেন। হযরত আবু সাফিয়্যাহ সাহাবী (রাযিঃ) হইতে বর্ণিত, তিনি কংকর দ্বারা গণনা করিয়া তসবীহ পড়িতেন। হযরত সাঈদ ইবনে আবী ওয়াক্কাস (রাযিঃ) হইতে খেজুরের বীচি ও কংকর উভয়টি দ্বারা গণনা করা বর্ণিত হইয়াছে। হযরত আবু সাঈদ খুদরী (রাযিঃ) হইতেও

کھنکر دھارآ تاسوہہ گننا کرا برنیت ہئیاہے۔ 'مەرکات' کیتاے لیا ہئیاہے، ہسرآ آابو ہرایرا (راہیہ)۔ر نکٹ گيرا لاگانو اکیٹ سوتا آیل اها دھارا تینی گننا کریتوں۔ آابو داؤد شریفہ آاھے، ہسرآ آابو ہرایرا (راہیہ)۔ر نکٹ آےآرےر وئی آا کھنکر آرتی اکیٹ آلی آیل، تینی اها دھارا تاسوہہ پڈیتوں۔ یشن آلی آالی ہئیا یشت تآن آاآار وائی آاوار آریا آاآار نکٹ راآیا دیت۔ آرآا تاسوہہ گننار آنآ آلی ہئیتہ واکیر کریتہ آاکیتوں۔ اہیآاے آلی آالی ہئیا یشت۔ اتآہر وائی سہیگولیکہ اکرآ کریا آاوار آریا راآیت۔

ہسرآ آابو داردا (راہیہ) ہئیتہ اها برنیت ہئیاہے یش، آاآار اکیٹ آلی آیل۔ فآرےر ناما یش پڈیا تینی اہی آلی نیا وایتوں اےآ آلی آالی نا ہویا یشنت وایتا پڈیتہ آاکیتوں۔ آسر ساللاآا آالایہی وياساللامےر گولام ہسرآ آابو سافیاآ (راہیہ)۔ر سامنہ اکیٹ آامڈا ویاآنو آاکیت۔ اها ر اهر وآ کھنکر راآا آاکیت۔ تینی آویال آرآا دپور یشنت اہیگول دھارا پڈیتہ آاکیتوں۔ یشن دپور ہئیا یشت اہی آامڈا اٹایا نويا ہئت۔ آر تینی آنآ آرآوانیآ کآے لاگیا یشتوں۔ آآارےر ناما یش ر پونرا یش ویاآایا دويا ہئت اےآ سآآا یشنت تینی اها پڈیتہ آاکیتوں۔ ہسرآ آابو ہرایرا (راہیہ)۔ر پوآ برنا کرون، آامار دادر نکٹ اکیٹ سوتا آیل۔ اها تہ دہی آآار گيرا لاگانو آیل۔ تینی اها ر تاسوہہ نا پڈا یشنت آامایتوں نا۔ ہسرآ آاساین (راہیہ)۔ر کنآا ہسرآ آاتما (رہہ) سآآکے برنیت آاھے، آاآار نکٹ وآ گيرا لاگانو اکیٹ سوتا آیل۔ اها دھارا تینی تاسوہہ پڈیتوں۔

سوفیاآے کرامےر نکٹ تاسوہہکے 'مؤآاککیرا' (سمرن کراییا دیرار وآ) ولاء ہآ۔ کیننا، اها تہ نیلہ امانیتہی کیکو نا کیکو پڈیتہ منہ آای۔ کآےہی اها یشن آاللاآار نام سمرن کراییا دےآ۔ اہی سآآکے ہسرآ آالی (راہیہ) ہئیتہ اکیٹ آادیس و برنیت آاھے، آسر ساللاآا آالایہی وياساللام ارساآ فرمایاآوں، تاسوہہ کتہی نا اؤآم مؤآاککیرا و سمارک۔ ہسرآ آاؤلانا آابدول آای (رہہ) اہی سآآکے اکیٹ ماسالسال آادیس برنا کریاآوں آرآا و آاؤلانا آابدول آای (رہہ) ہئیتہ اهر یشنت اکرے ر اکر سکل اؤآادہی آاآار آاآرےدکہ اکیٹ کریا تاسوہہ دان کریاآوں اےآ

اها تہ پڈار انومآ دیاآوں۔ اهرےر دیکہ اہی آارا ہسرآ آوناید واآدادی (رہہ)۔اےر اکر آاآرےد یشنت پوآے۔ تینی ولن، آامی آمار اؤآاد ہسرآ آوناید (رہہ)۔اےر تہ تاسوہہ دہیا آآآاسا کرللام، آاپنی اے اؤ آرآا لآآےر ر و تاسوہہ تہ رآآن؟ تینی ولیلن، آامی آمار اؤآاد سیرری آاکآی (رہہ)اےر تہ تاسوہہ دہیا اہی آرآہی کریاآیللام یاآا آومی کرلے۔ تینی ولیاآوں، آامی آمار اؤآاد مارف کارآی (رہہ)۔اےر تہ تاسوہہ دہیا اہی آرآہی کریاآیللام۔ تینی ولیلن، آامی آمار اؤآاد ویشرہ آافی (رہہ)۔اےر تہ تاسوہہ دہیا اہی آرآہی کریاآیللام۔ تینی ولیاآیلن، آامی آمار اؤآاد اومر مآی (رہہ)۔اےر تہ تاسوہہ دہیا اہی آرآہی کریاآیللام۔ تینی ولیاآیلن، آامی آمار اؤآاد (سآآ آیشآیا مآآآآآےدےر ساردار) ہسرآ آاسان وسری (رہہ)۔اےر تہ تاسوہہ دہیا آرآ کرللام، آاپنی اے اؤ آرآاآار اآکاری ہویا سآآے و آاپنار تہ تاسوہہ رآیاآے۔ تینی ولیاآیلن، آامی آاساؤفےر آرآتہ اها دھارای کآ لہیاآیللام اےآ اها دھارای اؤآا لآ کریاآیللام۔ اآن شے اےآآا اهاکے آاڈیا دیتہ منہ آای نا۔ آامی آای۔دیلہ، آوانہ، تہ سآآاے آاللاآار یشکیر کر۔ اےآآا مآآآےسآآےر دآیتہ اؤآ برنار اهر آاپآی و کرا ہئیاآے۔

حضرت علیؑ نے اپنے ایک گرسے فرمایا  
کہ میں تمہیں اپنا اور اپنی بیوی فاطمہؑ کا جو  
مضروب کی صاحبزادی اور سب گھروالوں میں  
زیادہ لڑکی تھیں قصہ سنناؤں؟ انہوں  
نے عرض کیا ضرور سنائیں۔ فرمایا کہ وہ خود  
چلی بیٹی تھیں جس سے ہاتھوں میں گئے  
پڑ گئے تھے اور خود ہی مشک بھر کر  
لائی تھیں جس سے سینہ پر رستی کے  
نشان پڑ گئے تھے خود ہی بھاڑ دیتی تھیں  
جس کی وجہ سے کپڑے میلے رہتے تھے  
ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی

۲۰ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ اَلَا  
اَحَدٌ نُّنْكُ عَجَى وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ  
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ  
وَكَاْنَتْ مِنْ اَحَبِّ اَهْلِ الْبَيْتِ  
قُلْتُ بَلَى قَالَ اِنَّهَا جَرَتْ بِالرَّحْلِ  
حَتَّى اُتْرِفَ بِیَدِہَا وَاسْتَقَمْتُ بِالْفَرْجِ  
حَتَّى اُتْرِفَ بِنَحْوِہَا وَكُنْتُ الْبَيْتِ  
حَتَّى اِغْبَرْتُ ثِيَابَهَا فَآَلَى الشَّيْءِ  
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ وَحَمَّ فُلْتُ  
لَوْ اَنَّیْتُ اَبَاکَ مَسَّ لَبِہِ خَاوِمًا فَآَتَتْہُ  
فَوَجَدَتْ عِنْدَہُ جَدًّا اَنَا فَرَجَعْتُ



ভর্তি মোশক বহন করিয়া আনার কারণে বুকের উপর রশির দাগ পড়িয়া গিয়াছে। ঝাড়ু দেওয়ার কারণে কাপড়-চোপড় ময়লা হইয়া থাকে। গতকাল আপনার নিকট কিছু গোলাম ও বাঁদী আসিয়াছিল সেইজন্য আমি নিজেই তাঁহাকে বলিয়াছিলাম একজন খাদেম চাহিয়া আনার জন্য। যাহাতে তাঁহার কষ্ট কিছুটা লাঘব হইয়া যায়। হুযূর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম এরশাদ ফরমাইলেন, হে ফাতেমা! আল্লাহকে ভয় করিতে থাক। তোমার ফরয আদায় করিতে থাক। আর ঘরের কাজকর্ম করিতে থাক। আর যখন ঘুমাইবার জন্য শয়ন কর তখন ৩৩ বার সুবহানাল্লাহ, ৩৩ বার আল-হামদুলিল্লাহ এবং ৩৪ বার আল্লাহু আকবার পড়িয়া নিও। ইহা খাদেম হইতে উত্তম আমল। তিনি বলিলেন, আমি আল্লাহ তায়ালা (তাকদীর) ও তাহার রাসুলের (ফয়সালার) উপর সন্তুষ্ট আছি। (আবু দাউদ)

আরেক হাদীসে হুযূর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লামের ফুফাত বোনদের ঘটনাও অনুরূপ বর্ণিত হইয়াছে। তাঁহারা বলেন, আমরা দুই বোন এবং হুযূরের কন্যা হযরত ফাতেমা (রাযিঃ) সহ তিনজন হুযূর (সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লামের খেদমতে হাজির হইলাম এবং নিজেদের কষ্ট ও অসুবিধার কথা উল্লেখ করিয়া একজন খাদেম চাহিলাম। তখন তিনি এরশাদ ফরমাইলেন—‘বদর যুদ্ধে যাহারা শহীদ হইয়াছে তাহাদের এতীম সন্তানরা খাদেম পাওয়ার ব্যাপারে তোমাদের চাইতে বেশী হক রাখে। আমি তোমাদের জন্য খাদেমের চাইতেও উত্তম জিনিস বলিয়া দিতেছি—তোমরা প্রত্যেক নামাযের পর সুবহানাল্লাহ, আল-হামদুলিল্লাহ, আল্লাহু আকবার এই তিনটি কালেমা তেত্রিশবার করিয়া পড় আর একবার এই কালেমা পড়িয়া লও—ইহা খাদেম হইতে উত্তম।

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَيَاةُ  
وَمَوْعِدُهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

ফায়দা : হুযূর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম পরিবারের লোকদেরকে এবং আত্মীয়-স্বজনকে বিশেষভাবে এই সমস্ত তসবীহ পড়ার জন্য হুকুম করিতেন। এক হাদীসে আছে—‘হুযূর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম নিজের বিবিদেরকে শুইবার সময় সুবহানাল্লাহ, আল-হামদুলিল্লাহ ও আল্লাহু আকবার তেত্রিশবার করিয়া পড়িতে বলিতেন।’

উপরোক্ত হাদীসে হুযূর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম দুনিয়াবী কষ্ট ও পরিশ্রমের মোকাবেলায় এই সমস্ত তসবীহ শিক্ষা দিয়াছেন। ইহার বাহ্যিক কারণ একেবারে স্পষ্ট যে, মুসলমানের জন্য দুনিয়াবী কষ্ট ও

পরিশ্রম ভ্রক্ষেপ করার বিষয় নয়; বরং তাহার জন্য জরুরী হইল সবসময় আখেরাত ও মরণের পরের জীবনের সুখ-শান্তির ফিকির করা। এইজন্য হুযূর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম দুনিয়ার ক্ষণস্থায়ী জিন্দেগীর দুঃখ-কষ্ট হইতে দৃষ্টি সরাইয়া আখেরাতের সুখ-শান্তির ছামান বৃদ্ধি করার জন্য মনোযোগী করিয়াছেন। আর এই তসবীহসমূহ আখেরাতে অধিক উপকারী হওয়াটা এই অধ্যায়ে বর্ণিত রেওয়ায়েতসমূহ দ্বারা স্পষ্ট বুঝা যায়। ইহা ছাড়া দ্বিতীয় কারণ ইহাও হইতে পারে যে, এই সমস্ত তসবীহের মধ্যে আল্লাহ তায়ালা যেমন দ্বীনি উপকার ও লাভ রাখিয়াছেন তেমনি দুনিয়াবী ফায়দাও রাখিয়াছেন। আল্লাহ তায়ালা পাক কালামে রাসূল সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লামের পাক কালামে অনেক জিনিস এমন রহিয়াছে যেইগুলি দ্বারা আখেরাতের ফায়দার সাথে সাথে দুনিয়ারও ফায়দা হাসিল হয়। যেমন এক হাদীসে আছে, দাজ্জালের যামানায় ফেরেশতাদের খাদ্যই মুমিনদের খাদ্য হইবে। (অর্থাৎ তাসবীহ তাকদীস সুবহানাল্লাহ ইত্যাদি শব্দ পড়া)। যেই ব্যক্তি মুখে এই কালেমাগুলি পড়িবে আল্লাহ তায়ালা তাহার ক্ষুধার কষ্ট দূর করিয়া দিবেন। এই হাদীস হইতে ইহাও জানা গেল যে, এই দুনিয়াতে খানাপিনা না করিয়া শুধু আল্লাহর যিকিরের উপর জীবন-যাপন সম্ভব হইতে পারে। দাজ্জালের সময় সাধারণ মুসলমানের এই সৌভাগ্য লাভ হইবে, কাজেই এই জামানায় খাছ মুমিনদের সেই অবস্থা হাসিল হওয়া অসম্ভব কিছু নহে। এইজন্যই যে সকল বুযুর্গদের সম্পর্কে এই ধরনের বহু ঘটনা বর্ণিত হইয়াছে যে, তাঁহারা সামান্য খাদ্যের উপর কিংবা একেবারে না খাইয়া দিনের পর দিন কাটাইয়া দিতেন। এইগুলিকে অস্বীকার করার কোন কারণ নাই।

এক হাদীসে আছে, যদি কোথাও আগুন লাগিয়া যায় তবে বেশী বেশী আল্লাহু আকবার পড়িতে থাক; ইহা আগুনকে নিভাইয়া দেয়।

‘হিসনে হাসীন’ কিতাবে আছে, কোন ব্যক্তি যদি কাজকর্মে ক্লান্তি বা কষ্ট অনুভব করে কিংবা শক্তি পাইতে চায়, তবে সে যেন শুইবার সময় সুবহানাল্লাহ ৩৩ বার আল-হামদুলিল্লাহ ৩৩ বার, আল্লাহু আকবার ৩৪ বার পড়ে। অথবা প্রত্যেকটি ৩৩ বার কিংবা যে কোন দুইটি ৩৩ বার ও একটি ৩৪ বার পড়িয়া নেয়। যেহেতু বিভিন্ন হাদীসে বিভিন্ন সংখ্যা বর্ণিত হইয়াছে সেহেতু সবগুলিই বর্ণনা করিয়া দিয়াছেন।

যে সকল হাদীসে নবী করীম সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম হযরত ফাতেমা (রাযিঃ)কে খাদেমের পরিবর্তে এই তাসবীহসমূহ শিক্ষা দিয়াছেন উহার ব্যাখ্যায় হাফেজ ইবনে তাইমিয়াহ (রহঃ) এই কথা বলিয়াছেন যে,



যে ব্যক্তি নিয়মিত এই তাসবীহগুলি পড়িবে সে কোন কষ্ট ও পরিশ্রমের কাজে ক্লাস্তি অনুভব করিবে না। হাফেজ ইবনে হযর (রহঃ) বলেন, সামান্য ক্লাস্তি অনুভব হইলেও কোনরূপ ক্ষতি হইবে না। মোল্লা আলী কারী (রহঃ) লিখিয়াছেন, এই আমল পরীক্ষিত, এই তাসবীহসমূহ শুইবার সময় পাঠ করা ক্লাস্তি দূর হওয়া ও শক্তি বৃদ্ধির কারণ হয়। আল্লামা সুযূতী (রহঃ) 'মেরকাতুস সুউদ' কিতাবে লিখিয়াছেন, এই সমস্ত তসবীহ খাদেম হইতে উত্তম হওয়া, আখেরাত ও দুনিয়া উভয় হিসাবে হইতে পারে। আখেরাতে এই হিসাবে যে, এই সমস্ত তসবীহ আখেরাতে যত উপকারী হইবে দুনিয়াতে খাদেম এত উপকারী হইতে পারে না। আর দুনিয়াতে এই হিসাবে যে, এই সমস্ত তসবীহ পড়ার কারণে কাজে-কর্মে যতটুকু শক্তি ও হিম্মত লাভ হইতে পারে, খাদেম দ্বারা তাহা হইতে পারে না।

এক হাদীসে আছে, দুইটি আমল এমন আছে, যে ব্যক্তি উহার উপর আমল করিবে সে জান্নাতে প্রবেশ করিবে। আমল দুইটি খুবই সহজ কিন্তু উহার উপর আমলকারী খুবই কম। একটি হইল, এই তসবীহগুলিকে প্রত্যেক নামাযের পর দশ দশ বার করিয়া পড়িবে। পড়ার মধ্যে তো একশত পঞ্চাশ কিন্তু আমলের পাল্লায় পনেরশত হইবে। দ্বিতীয়টি হইল, শুইবার সময় সুবহানাল্লাহ ৩৩ বার, আল-হামদুলিল্লাহ ৩৩ এবং আল্লাহু আকবার ৩৪ বার পড়িবে। পড়ার মধ্যে তো একশত হয় কিন্তু সওয়াবের দিক হইতে এক হাজার হইবে। কেহ জিজ্ঞাসা করিল, ইয়া রাসূলাল্লাহ! ইহার কি কারণ যে ইহার আমলকারী অনেক কম হইবে? হযূর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম এরশাদ ফরমাইলেন, নামাযের সময় শয়তান আসিয়া বলিতে থাকে, তোমার অমুক কাজ আছে, অমুক প্রয়োজন রহিয়া গিয়াছে। অনুরূপ শুইবার সময়ও সে বিভিন্ন প্রয়োজনের বিষয় স্মরণ করাইয়া দেয়। ফলে তসবীহ পড়া বাদ পড়িয়া যায়।

এই সমস্ত হাদীসের মধ্যে ইহাও গভীরভাবে চিন্তা করিবার বিষয় যে, হযরত ফাতেমা (রাযিঃ) জান্নাতী মহিলাগণের সর্দার, দোজাহানের বাদশাহের কন্যা নিজ হাতে আটা পিষিতেন, ফলে তাহার হাতে গিট পড়িয়া গিয়াছিল। নিজেই পানির মোশক বহন করিয়া আনিতেন, ফলে তাঁহার বুকে রশির দাগ পড়িয়া গিয়াছিল। নিজ হাতে ঘর ঝাড়ু ইত্যাদি সমস্ত কাজ করিতেন, ফলে কাপড়-চোপড় ময়লা হইয়া থাকিত। আটা মলা রুটি পাকানো এককথায়, সমস্ত কাজ তিনি নিজ হাতে করিতেন। আমাদের স্ত্রীগণ এই সমস্ত কাজ তো দূরের কথা ইহার অর্ধেকও কি নিজ হাতে করিয়া থাকেন! যদি না করেন তবে কত লজ্জার কথা যে, যাহাদের

মনিবদের জিন্দেগী এইরূপ তাহাদের নাম ধারণকারী, তাহাদের নামের উপর গর্বকারীদের জিন্দেগী তাহাদের ধারে কাছেও হইবে না? উচিত তো ছিল গোলামদের কাজ এবং তাহাদের পরিশ্রম মনিবদের তুলনায় আরো বেশী হইবে। কিন্তু আফসোসের বিষয় হইল আমরা উহার ধারে-কাছেও নাই। **فَالِی اللّٰهُ الْمُسْتَكِی وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ** (অভিযোগ আল্লাহ পাকের দরবারেই এবং তাহারই সাহায্য প্রার্থনা করিতেছি।)

## পরিশিষ্ট

পরিশেষে অতি গুরুত্বপূর্ণ একটি বিষয় আলোচনা করিতেছি। আর ইহারই উপর এই পুস্তিকা সমাপ্ত করিতেছি। উপরে বর্ণিত তসবীহসমূহ অত্যন্ত গুরুত্বপূর্ণ এবং দুনিয়া ও আখেরাতে দরকারী ও উপকারী। যেমন উপরে বর্ণিত হাদীস দ্বারা জানা হইয়াছে। এই গুরুত্ব ও ফযীলতের কারণে হযূর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম একটি বিশেষ নামাযের জন্য উৎসাহিত করিয়াছেন যাহা 'সালাতুত তসবীহ' (তসবীহের নামায) নামে প্রসিদ্ধ। এই নামাযের মধ্যে তিনশতবার উক্ত তসবীহ পড়া হয় বলিয়া ইহাকে সালাতুত তসবীহ বলা হয়। হযূর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম অত্যন্ত গুরুত্বের সহিত উৎসাহ প্রদানসহ এই নামায শিক্ষা দিয়াছেন।

হাদীস শরীফে আছে :

صُورَاقِدْسٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَوْمٍ اَيُّهَا  
لَيْسَ يَحْضُرُ حَضْرَتِ عِبَّاسٍ فِيْ سَفَرٍ اَيُّهَا  
لَيْسَ يَحْضُرُ حَضْرَتِ عِبَّاسٍ فِيْ سَفَرٍ اَيُّهَا  
لَيْسَ يَحْضُرُ حَضْرَتِ عِبَّاسٍ فِيْ سَفَرٍ اَيُّهَا  
لَيْسَ يَحْضُرُ حَضْرَتِ عِبَّاسٍ فِيْ سَفَرٍ اَيُّهَا  
لَيْسَ يَحْضُرُ حَضْرَتِ عِبَّاسٍ فِيْ سَفَرٍ اَيُّهَا  
لَيْسَ يَحْضُرُ حَضْرَتِ عِبَّاسٍ فِيْ سَفَرٍ اَيُّهَا  
لَيْسَ يَحْضُرُ حَضْرَتِ عِبَّاسٍ فِيْ سَفَرٍ اَيُّهَا  
لَيْسَ يَحْضُرُ حَضْرَتِ عِبَّاسٍ فِيْ سَفَرٍ اَيُّهَا  
لَيْسَ يَحْضُرُ حَضْرَتِ عِبَّاسٍ فِيْ سَفَرٍ اَيُّهَا  
لَيْسَ يَحْضُرُ حَضْرَتِ عِبَّاسٍ فِيْ سَفَرٍ اَيُّهَا  
لَيْسَ يَحْضُرُ حَضْرَتِ عِبَّاسٍ فِيْ سَفَرٍ اَيُّهَا

① عَنْ اَبِي عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْعَبَّاسِ بْنِ  
عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَا عَبَّاسُ يَا عَمَّاهُ الْا  
اَعْطَيْكَ الْا اَمْنَحُكَ الْا اَخْبِرْ  
اَلَا اَقْعَلُ بِكَ عَشْرَ خِصَالٍ اِذَا اَنْتَ  
فَعَلْتَ ذَلِكَ عَفَرَ اللّٰهُ لَكَ ذَنْبَكَ  
اَوَّلَهُ وَآخِرَهُ قَدِيْمَهُ وَحَدِيْثَهُ  
خَطَاةَ وَعَمَلَهُ صَفِيْرَةً وَكَبِيْرَةً  
سِرَّةً وَعَلَانِيَةً اَنْ تَقُولَ اَنْتَ  
رَكْعَاتٍ تَقْرَأُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ  
الْكِتَابِ وَسُوْرَةَ اَوْ اَفْرَعْتَ مِنْ  
الْقُرْآنِ فِيْ اَوَّلِ رَكْعَةٍ وَاَنْتَ



فَإِنَّكَ لَوَكُنْتَ اعْظَمَ أَهْلِ الْأَرْضِ  
ذَنْبًا غُفِرَ لَكَ بِذَلِكَ قَالَ قُلْتُ  
فَإِنْ لَوْ اسْتَطَعْتُ أَنْ أَصِلَهَا تِلْكَ  
السَّاعَةَ قَالَ صَلَّيْتُهَا مِنَ اللَّيْلِ  
وَالنَّهَارِ (رواه البوداؤد)

کہ اگر تم ساری دنیا کے لوگوں سے زیادہ  
گنہگار ہو گے، تو تمھارے گناہ معاف ہو  
جائیں گے میں نے عرض کیا کہ اگر اس وقت  
میں کسی وجہ سے نہ پڑھ سکوں تو ارشاد فرمایا  
کہ جس وقت ہو سکے دن میں یا رات میں پڑھ لیا کرو۔

۲) ایک سہابی বলেন، ہضیر ساللہ اللہ علیہ و آلہ و سلم آماکے  
بلیلین، تومی آگامی کال سکالے آسایو آمی توماکے ایک  
بکھشیش دیب، ایک جینس دیب، ایک بکھش دان کریرب۔ سہابی (راوی)ۛ  
بلین، ای کتھار دھارا آمی منے کریرلام، ہضیر ساللہ اللہ علیہ و آلہ و سلم  
و یاساللام آماکے کون پارثیب سمپد دان کریربن۔ آمی پر دین  
آسیا ہاجر ہیلے ہضیر ساللہ اللہ علیہ و آلہ و سلم فرماییلین،  
دپورے یکن سور ہیلیا یای تکن چار راکات نامای پڈیو۔ اتپر  
پربرتی ہادیسے بریت نیامے پڈیتے بلیلین۔ آر ہواو بلیلین یے،  
تومی یدی سارا دنیار مانوسر چایتے بےشی گوناہگار ہو تبو تومار  
گوناہ ماف ہئیایا یایبے۔ آمی آرج کریرلام، یدی ای سامے پڈیتے  
نا پاریر؟ ہضیر ساللہ اللہ علیہ و آلہ و سلم فرماییلین، دینے اٹھا  
راتے یے کون سامی پار پڈیای لہیو۔ (آبو داؤد)

۳) عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ  
وَجَّهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ جَعْفَرَ بْنَ أَبِي حَلَالٍ إِلَى  
بِلَادِ الْحَبَشَةِ فَلَمَّا قَدِمَ اعْتَقَهُ  
وَقَبَّلَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَهَبُ  
لَكَ الْإِلَیْثَرَ أَلَا أَمْنَحُكَ أَلَا نَجْفُكَ  
قَالَ نَعُو يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ تَصَلِّيَ  
أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ (فذكر نحوه) أخرجه الحاكم  
وقال اسناد صحيح

حضرت عباسؓ فرماتے ہیں مجھے حضورؐ نے  
فرمایا کہ میں تمھیں بخش کر دوں، ایک عطیہ  
دوں، ایک چیز عطا کر دوں۔ وہ کہتے ہیں  
میں یہ سمجھا کہ کوئی دنیا کی ایسی چیز دینے  
کا ارادہ ہے جو کسی کو نہیں دی (اسی وجہ  
سے اس قسم کے الفاظ بخشش عطا وغیرہ  
کو بار بار فرماتے ہیں) پھر آپؐ نے چار رکعت نماز سکھائی جو اوپر گزری اس میں یہ بھی  
فرمایا کہ جب التیمات کے لئے بیٹھو تو پہلے ان بیسوں کو پڑھو پھر التیمات پڑھنا۔

حضرت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے  
چچا زاد بھائی حضرت جعفر کو حبشہ بھیج دیا  
تھا جب وہ وہاں سے واپس مدینہ طیبہ  
پہنچے تو حضورؐ نے ان کو گلے لگایا اور پیشانی  
پر بوسہ دیا پھر فرمایا میں تجھے ایک چیز  
دوں، ایک خوشخبری سناؤں، ایک  
بخش کر دوں، ایک تحفہ دوں۔ انہوں  
نے عرض کیا حضورؐ نے فرمایا چار رکعت  
نماز پڑھ پھر اسی طریقہ سے بتائی جو اوپر  
گزارا۔ اس حدیث میں ان چار کلموں کے ساتھ لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلیٰ العظیم بھی آیا ہے۔

لَا غَارَ عَلَيْهِ وَتَعْقِبُهُ الذِّهْبِي بَنُ أَحْمَدَ بْنِ دَاؤُدَ كَذِبَهُ الدَّارِ قَطْنِي كَذَا فِي النَّهْلِ وَكَذَا  
قَالَ غَيْرُهُ تَبْعًا لِلْحَافِظِ لَكِنْ فِي النَّسَخَةِ الَّتِي بَايَدِينَا مِنَ الْمُسْتَدْرَكِ وَقَدْ صَحَّتِ  
الرَّوَايَةُ عَنْ ابْنِ عَمْرَانَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلُو ابْنِ عَمَةَ جَعْفَرَ  
ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ بِسَنَدِهِ وَقَالَ فِي آخِرِهِ هَذَا السَّنَادُ صَحِيحٌ لَا غَارَ عَلَيْهِ وَهَكَذَا  
قَالَ الذِّهْبِيُّ فِي أَوَّلِ الْحَدِيثِ وَآخِرُهُ ثَمَّ لَا يَذْهَبُ عَلَيْهِ إِنْ فِي هَذَا الْحَدِيثِ رِيَاةٌ  
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ الصَّاحِي عَلَى الْكَلِمَاتِ الْأَرْبَعِ

۴) ہضیر ساللہ اللہ علیہ و آلہ و سلم آپن چاچا تہا ہضیرت  
جافر (راوی)ۛ کے ہابشای پارٹایاھیلین۔ سیکان ہیتے مدینای  
فیریای آسار پر ہضیر ساللہ اللہ علیہ و آلہ و سلم تہا ہضیرت سہیت  
کولاکولی کریرلین اےب کپالے چومب کریرلین۔ اتپر ارشاد  
فرماییلین، آمی توماکے ایک جینس دیب، ایک سوسند شونایب،  
ایک بکھشیش دیب، ایک اپھار دیب؟ ہضیرت جافر (راوی)ۛ  
بلیلین، ابشای دین۔ ہضیر ساللہ اللہ علیہ و آلہ و سلم ارشاد  
فرماییلین، چار راکات نامای پڈیو۔ اتپر اپرے بریت ہادیس  
انویای بلیلین۔ ای ہادیسے اکت چار کالیمار سہیت 'لا ہاولا  
ویالا کوویاتہ ایلا بیللہ الہ الیامیل آجیم'و پڈار کتھا  
آسیاھے۔ (ہاکم)

۴) وَعَنْ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ  
قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أَهَبُ لَكَ أَلَا  
أُعْطِيكَ أَلَا أَمْنَحُكَ فَلَمَّا نَزَلْتُ أَنَّهُ  
يُعْطِيَنِي مِنَ الدُّنْيَا شَيْئًا لَوْ يُعْطِيَهُ  
أَحَدًا مِّنْ قَبْلِي قَالَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ

حضرت عباسؓ فرماتے ہیں مجھے حضورؐ نے  
فرمایا کہ میں تمھیں بخش کر دوں، ایک عطیہ  
دوں، ایک چیز عطا کر دوں۔ وہ کہتے ہیں  
میں یہ سمجھا کہ کوئی دنیا کی ایسی چیز دینے  
کا ارادہ ہے جو کسی کو نہیں دی (اسی وجہ  
سے اس قسم کے الفاظ بخشش عطا وغیرہ  
کو بار بار فرماتے ہیں) پھر آپؐ نے چار رکعت نماز سکھائی جو اوپر گزری اس میں یہ بھی  
فرمایا کہ جب التیمات کے لئے بیٹھو تو پہلے ان بیسوں کو پڑھو پھر التیمات پڑھنا۔

(فذكر الحديث وفي آخره غير ذلك) إذا جلست لتشهد قلت ذلك عشر مرات قبل التشهد الحديث أخرجه  
الدارقطني في الأفراد والبيهقي في الشعب وابن شاهين في الترغيب كذا في تحف السادة شرح الأحياء

الثَّانِيَةُ فَيَقُولُهَا عَشْرًا يُصَلِّيَ أَرْبَعًا  
رَكَعَاتٍ عَلَى هَذَا فَذَلِكَ خَمْسٌ وَسَبْعُونَ تَسْبِيحَةً فِي كُلِّ رَكَعَةٍ ثَوَقَالَ قَالَ  
أَبُو هُبَيْرٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ يَبْدَأُ فِي الشُّكُوعِ سُبْحَانَ  
رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَفِي السُّجْدَةِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى ثَلَاثًا ثَوَقَالَ تَسْبِيحُ التَّسْبِيحَاتِ قَالَ  
عَبْدُ الْعَزِيزِ قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ إِنْ سَهَا فِيهَا يُسَبِّحُ فِي سُجْدَةٍ فِي السَّمَاءِ  
عَشْرًا عَشْرًا قَالَ لَا إِنَّمَا هِيَ ثَلَاثُ مِائَةٍ تَسْبِيحَةٍ إِمَّا مُخْتَصَرًا قُلْتُ وَهَكَذَا رَوَاهُ  
الْحَاكِمُ وَقَالَ رَوَاهُ عَنْ ابْنِ الْمُبَارَكِ كُلُّهُوَ ثِقَاتٌ ثَبَاتٌ وَلَا يَتَهَمُ عَبْدُ اللَّهِ  
إِنْ يَعْلَمُهُ مَا لَمْ يَصْغُ عَنْهُ سَنَدُهُ إِمَّا وَقَالَ الْغَزَالِيُّ فِي الْأَحْيَاءِ بَعْدَ مَا ذَكَرَ  
حَدِيثَ ابْنِ عَبَّاسٍ الْمَذْكُورَ فِي رِوَايَةِ أُخْرَى أَنَّهُ يَقُولُ فِي أَوَّلِ الصَّلَاةِ سُبْحَانَكَ  
اللَّهُمَّ ثَوَقَالَ تَسْبِيحُ خَمْسَ عَشْرَةَ تَسْبِيحَةً قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَعَشْرًا بَعْدَ الْقِرَاءَةِ وَالْبَاقِي  
كَمَا سَبَقَ عَشْرًا عَشْرًا وَلَا يُسَبِّحُ بَعْدَ السُّجُودِ الْآخِرِ وَهَذَا هُوَ الْأَحْسَنُ وَهُوَ  
اخْتِيَارُ ابْنِ الْمُبَارَكِ إِمَّا قَالَ الزَّيْدِيُّ فِي الْأَتِمَامِ وَلَفْظُ الْقَوْلِ هَذِهِ الرِّوَايَةُ  
أَحَبُّ الْوُجْهِينَ إِلَى إِمَّا قَالَ الزَّيْدِيُّ أَيْ لَا يُسَبِّحُ فِي الْجُلُوسَةِ الْأُولَى بَيْنَ الرُّكْعَتَيْنِ  
وَلَا فِي جُلُوسَةِ التَّشْتَهُمْ سُبْحًا كَمَا فِي الْقَوْلِ قَالَ وَكَذَلِكَ رَوَيْنَا فِي حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ جَعْفَرٍ بِنِ الْبُيْطَارِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ صَلَاةُ التَّسْبِيحِ فَذَكَرَهُ  
إِمَّا ثَوَقَالَ الزَّيْدِيُّ وَأَمَّا حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ فَأَخْرَجَهُ الدَّرَقُطْنِيُّ مِنْ  
وُجْهِينَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زِيَادٍ بِنِ سَعَانَ قَالَ فِي أَحَدِهِمَا عَنْ مَعَاوِيَةَ وَ  
إِسْمَاعِيلَ بِنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِمَا وَقَالَ فِي الْآخَرِ عَنْ عَوْنِ بَدَلٍ  
إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِيهِمَا قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أُعْطِيكَ  
فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَابْنُ سَعَانَ ضَعِيفٌ وَهَذِهِ الرِّوَايَةُ هِيَ الَّتِي أَشَارَ إِلَيْهَا صَاحِبُ  
الْقَوْلِ وَهِيَ الثَّانِيَةُ عَنْهُ قَالَ فِيهَا يَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ فَيَكْبُرُ ثَوَقَالَ فَذَكَرَ الْكَلِمَاتِ  
وَزَادَ فِيهَا الْحَوْقِلَةَ وَلَوْ يَذْكُرُ هَذِهِ السُّجْدَةَ الثَّانِيَةَ عِنْدَ الْقِيَامِ إِنْ يَقُولُهَا  
قَالَ وَهُوَ الَّذِي اخْتَارَهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ إِمَّا قَالَ الْمُنْذَرِيُّ فِي التَّرْغِيبِ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ  
مِنْ حَدِيثِ ابْنِ جَنَابٍ الْكَلْبِيِّ عَنْ ابْنِ الْجَوْزَاءِ عَنْ ابْنِ عَمْرٍو بِنِ الْعَاصِ فَذَكَرَ  
الْحَدِيثَ بِالصَّفَةِ الَّتِي رَوَاهَا التِّرْمِذِيُّ عَنْ ابْنِ الْمُبَارَكِ ثَوَقَالَ وَهَذَا يُوَافِقُ  
مَا رَوَيْنَاهُ عَنْ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَرَوَاهُ قُتَيْبَةُ بِنِ سَعِيدٍ عَنْ يَحْيَى بِنِ سَلِيمٍ عَنْ

۵ قال الترمذی وقد روی  
 ابن البارک و غیری واحد من اهل  
 العلم صلوة التسبیح و ذکر و  
 الفضل فیہ حۃ ثنا احمد بن  
 عبدة نا ابو وهب سالت عبد الله  
 بن المبارک عن الصلوة الی سبعم  
 فیہا قال یحکون یقول سبحانک  
 اللہ و بحمدک و تبارک اسمک  
 و تعالی جہدک و لا اله غیرک ثنوا  
 یقول خمس عشرة مرة سبحان الله  
 و الحمد لله و لا اله الا الله و الله اکبر  
 ثنوا یعوذ و یقرأ بسو الله الرحمن الرحیم  
 و فاتحة الكتاب و سورة ثنوا یقول  
 عشر مرات سبحان الله و الحمد لله  
 و لا اله الا الله و الله اکبر ثنوا رکع  
 فیکولها عشر ثنوا رکع راسه فیکولها  
 عشر ثنوا یسجد فیکولها عشر ثنوا  
 رکع راسه فیکولها عشر ثنوا یسجد